ان من البیان سحراً و ان من الشعر حکمۃً

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الکاملین ولی الاکبر الصادق

مخدوم بندہ نواز حضرت

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہٗ العزیز

المسمّٰی بہ

انیس العشاق

بسلسلۂ مطبوعات کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اقبالہم

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام اے سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسولہ النبی الامی الذی انزل علیہ القران ویوتی جوامع الکلم والایات والبرھان وعلی آلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الھادیین المھدیین فی کل وقت وآن۔

سلسلہ علیہ چشتیہ میں حضرت سلطان العاشقین المقربین سید محمد حسینی گیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز سے پہلے یعنی حضرت عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مخدوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی علیہ الرحمۃ تک کسی بزرگ نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی اور کوئی کتاب یا رسالہ نہیں لکھا۔ اس سلسلہ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ حضرت چراغ دہلی کے مریدوں اور خلفا نے شروع کیا جنمیں مقدم حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسودراز ہیں جنہوں نے چھوٹی بڑی کتابیں بکثرت تصنیف و تالیف کیں۔ اولیائے کبار کوئی کام بغیر اشارت و حکم غیبی نہیں کیا کرتے حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کا کام بھی اسی قبیل کا تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں "ہرکس کہ دراں حضرت سلوک کرد بچیزے مخصوص شد مابسخن مخصوصیم خدائے ما راد ولت بیان اسرار خویش داد ہرچند میخواہم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد"۔ اسمار الاسرار کے دیباچہ میں فرماتے ہیں "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ نعت محمد رسول اللہ است

ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش درسنت او بود و رفتن بر طریقہ او باشد از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدیٰ است و بیان سر القرب والدنی است نصیبہ گیرد" دکن میں عام طور پر زبان زد ہے کہ حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کی تعداد اونکی عمر کے سنین کے مطابق ایک سو پانچ ہے۔ واللہ اعلم لوگوں کا یہ خیال کس حد تک صحیح ہے انکے مرید اور سوانح نگار حضرت محمد سامانی نے اپنی کتاب سیر محمدی میں جس کو حضرت مخدوم کے حالات میں تصنیف کیا ہے انکی اکتیس کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ ان میں بعض اہم کتابیں مثلاً تفسیر۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تعرف شرح عربی آداب المریدین۔ شرح عربی فقہ اکبر اب بالکل مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان بے بہا کتابوں میں سے کسی ایک کا بھی کوئی نسخہ اب دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔ میں سالہا سال سے اونکی تلاش میں ہوں مگر اونکا کہیں پتہ نہیں ملا اون کی تصانیف میں جو کتابیں اب موجود ہیں انکے نسخے بھی معدودے چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔

حضرت مخدوم کی تصانیف کی اہمیت اور ان میں سے بہتوں کے بالکل مفقود ہو جانے کی وجہ سے تقریباً پندرہ سال ہوے مجھے خیال آیا کہ جو کتابیں دستبرد زمانہ سے اب تک بچ گئی ہیں اگر وہ فراہم کیجائیں اور بتدریج طبع کرادی جائیں تو تلف اور مفقود ہونے سے بچ جائیں گی ورنہ بہت جلد وہ بھی ناپید ہو جائیں گی۔ اس زمانہ میں فارسی زبان کی کساد بازاری ہے اور اس زبان میں لکھی ہوئی کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے والے اور انکی جانب توجہ کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں اس کے علاوہ تصوف جو مکارم اخلاق سکھانے والا اور سنت نبوی اور عبادت خالصاً مخلصاً لوجہ اللہ اور محبت و عرفان الٰہی کے متعلق کلام پاک اور حدیث نبوی کی تفسیر اور شرح کرنے والا علم ہے لوگوں کو اس کی جانب سے عموماً صرف ذہول ہی نہیں

بلکہ باوجود قطعی ناواقفیت اور بے بہرہ گی کے اس سے انکار اور دشمنی پیدا ہوگئی ہے
ان اسباب کے پیش نظریہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مخدوم کی کتابوں کی (جو بیشتر
فارسی زبان اور چند عربی میں ہیں) فراہمی تصحیح اور طباعت میں محنت شاقہ
اور مصارف کثیرہ برداشت کرنے سے حاصل کیا ہوگا۔ بجائے خود اعتراض
بالکل واجبی تھا مگر ہمارے پیش نظریہ خیال تھا کہ حضرت مخدوم کی بے بہا تصنیفوں کو
جو دستبرد زمانہ سے اب تک خال خال بچی ہوئی ہیں آئندہ مفقود ہونے سے بچانے
کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر ان میں سے
کسی ایک کو ایک شخص نے بھی مطالعہ کیا اور اس سے اس کے دل میں داعیۂ حق و
اتباع سنت نبوی کا شوق و ولولہ پیدا ہوجائے تو ہمارا مدعا پورا ہوجائے گا۔ میں نے
اپنا خیال چند ذی علم صوفی مشرب دوستوں کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں
نے تائید کی۔ چنانچہ میرے ذی علم متقی صوفی مشرب دوست مولانا معشوق حسین خاں
صاحب قادری المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کی (جو اس وقت
ضلع گلبرگہ شریف کے اول تعلقدار یعنی ڈسٹرکٹ کلکٹر تھے) اعانت اور تائید
سے حضرت مخدوم کی نہایت بلند پایہ عظیم المرتبت اور نادر الوجود اور تصوف
و معارف و حقائق کی جامع کتاب جس کے مثل فارسی زبان میں کوئی تصنیف
نہیں ہوئی یعنی اسمار الاسرار کو ۱۳۵۰ھ میں میں نے طبع کرا کر شائع کرنے
کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۳۵۶ھ میں انہیں کے مشورہ اور تائید
سے کتاب مستطاب خاتمہ جس سے زیادہ جامع مبسوط اور مکمل اور بہتر کتاب
مسائل آداب المریدین میں نہ عربی میں تصنیف ہوئی اور نہ فارسی میں میں نے
طبع اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اسی زمانہ میں نواب معشوق یار جنگ بہادر
ہی کے مشورہ اور تائید سے ہمارے برگزیدہ صفات عالم باعمل کرم فرما مولانا

حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ کالج نے حضرت مخدوم کے ملفوظات مسمی بہ جوامع الکلم کو طبع کرا کر شائع کیا۔

تقریباً چار سال ہوئے ہمارے صوفی مشرب جامع فضائل علم دوست کرم فرما مولانا غلام غوث خاں صاحب المخاطب بہ نواب غوث یار جنگ بہادر کا تقرر صوبہ گلبرگہ شریف کی صوبہ داری (کمشنری) پر ہوا اور روضۂ بزرگ اور روضہ خورد اور ان کے ملحقات اور جاگیرات کا انتظام اور نگرانی بھی حسب فرمان خسروی اونہیں کے متعلق کر دی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں روضوں کی جاگیروں کا انتظام بہتر ہو گیا اور دونوں روضوں اور انکے ملحقات میں نہایت مفید اور کار آمد اور خوش منظر تغیرات اور ترقیاں جلد جلد عمل میں لائی گئیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجایش نہیں ہے۔ ان مادی کاموں کے علاوہ دو نہایت مفید اور کار آمد علمی کام بھی انجام دیئے گئے ان میں ایک مفید ترین کام روضتین سے متعلق مدرسہ کا قیام ہے جس میں مجاوروں اور اس آبادی کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دی جا رہی ہے اور دوسرا کام روضتین سے متعلق ایک کتاب خانہ موسوم بہ "کتب خانہ روضتین" کا قیام ہے۔ روضۂ بزرگ اور روضہ خورد میں دستبرد زمانہ سے کچھہ کتابیں اب تک بچی ہوئی تھیں دونوں صاحبان سجادہ کی رضامندی اور اجازت سے صوبہ دار صاحب نے یہ سب کتابیں اس کتاب خانہ میں منتقل کر دیں اونکے علاوہ دوسری بہت سی کتابیں خصوصاً حضرت مخدوم اور اونکی فرزندوں کی تصانیف مختلف ذرائع سے

ع حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کے مقبرہ کو روضۂ بزرگ اور ان کے نبیرہ اور خلیفہ حضرت مخدوم سید ید اللہ حسینی المشہور بہ سید قبول اللہ حسینی کے مقبرہ کو روضہ خورد اور دونوں کو مجموعی طور پر اختصاراً "روضتین" کہتے ہیں۔

حاصل کرکے اس میں داخل کیں۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر نے بھی اپنی سب کتابیں اس کتب خانہ کو دیدیں۔ یہ کتب خانہ مستحکم بنیاد پر قائم کیا گیا ہے اس میں معتدبہ کتابیں جمع ہوچکی ہیں اور ہوتی جارہی ہیں اور شائقین علم کے لئے وہ کھول دیا گیا ہے اور ان کو مستفید کررہا ہے نواب غوث یار جنگ بہادر نے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں کی تصانیف کو بتدریج طبع کرادینے کی ضرورت کو بھی محسوس کیا تاکہ وہ مفقود ہونے سے بچ جائیں اور طبع ہوکر ملک میں شائع ہوجائیں چنانچہ انکی توجہ اور حسن انتظام سے گذشتہ تین سال میں حضرت مخدوم کی تصانیف سے ترجمہ اداب المریدین اور حظائر القدس اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک مجموعہ مسمی بہ مجموعہ یازدہ رسائل طبع ہوکر شائع ہوچکی ہیں اور اب اون کا دیوان مسمی بہ انیس العشاق جو کتب خانہ روضتین کی اشاعتوں کے سلسلہ کی چوتھی کتاب ہے طبع ہوکر شائع ہورہا ہے مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب جن کا نام نامی پہلے آچکا ہے اور جو مدرسہ اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کتابوں کی طباعت اور اشاعت میں بے حد دلچسپی لیتے آئے ہیں اور اپنے مفید مشوروں اور دوسرے طریقوں سے مجھے مسلسل مدد دیتے آرہے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

حضرت مخدوم کی اون کتابوں کی طرح جن کے خال خال نسخے موجود ہیں اس دیوان کے نسخے بھی بہت کم باقی رہ گئے ہیں گذشتہ بارہ سال کی جستجو میں اس کے صرف تین نسخے میری نظر سے گذرے ۱۱۹۴ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ قصبہ چنچولی (ضلع گلبرگہ شریف) کے ایک مشائخ صاحب نے نواب معشوق یار جنگ بہادر کو گلبرگہ میں بہت اصرار کے ساتھ تحفۃً دیا تھا مگر تھوڑے دنوں کے بعد واپس لے گئے نواب معشوق یار جنگ بہادر سے لے کر میں نے اس کی نقل

کرلی تھی اور کتب خانہ آصفیہ کے ایک جدید الخط ۱۳۲۵ھ کے لکھے ہوئے نسخہ سے مقابلہ کر لیا تھا۔ دونوں نسخے چونکہ بہت غلط لکھے ہوئے تھے اس لئے میرے نقل کردہ نسخہ میں مقابلہ اور تصحیح کے بعد بھی بہتیری غلطیاں رہ گئیں۔ دو سال ہوئے ایک نسخہ جس کی کتابت اوائل دسویں صدی کے معلوم ہوتی ہے اتفاقاً چند روز کے لئے میرے پاس آیا اوس سے مقابلہ کر کے اپنی نقل کردہ کتاب کی تصحیح شروع کی لیکن وہ کتاب بہت جلد واپس طلب کر لی گئی اور تصحیح کا کام ناتمام رہ گیا حسن اتفاق سے وہی کتاب حال میں جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں خریدی گئی اور ہمارے فاضل اور ادیب دوست پروفیسر ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب پی ایچ۔ ڈی نے جن کو حضرت مخدوم کی کتابوں اور انکی اشاعت سے بہت دلچسپی ہے مجھے اپنی نقل کردہ کتاب کا اس سے مقابلہ اور تصحیح کرنے کا موقع دیا اور میں نے شکریہ کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پوری کتاب کا مقابلہ کر کے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کر لی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے جامعہ عثمانیہ کی کتاب میں بھی گو کتابت کی بہت غلطیاں ہیں تاہم میرے نسخہ کی بہت بڑی حد تک تصحیح ہوئی اور کتاب اس قابل ہو گئی کہ طباعت کے لئے مطبع کو دیدی جائے اور دیدی گئی طباعت میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سے ایک یا دو میں کوئی لفظ بداہتہً صحیح تھا اور بقیہ دو یا ایک میں بداہتہً غلط لکھا ہوا تھا طباعت میں جو صحیح لفظ تھا وہی قائم رکھا گیا لیکن جہاں جہاں لفظوں میں اختلاف تھا لیکن وہ الفاظ معنی کے اعتبار سے صحیح تصور کئے جا سکتے تھے ان میں میں نے اپنی جانب سے تصرف کرنے کی جرأت نہیں کی بلکہ متن میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب کے الفاظ قائم رکھے اور حاشیہ پر ن۲ ن۳ یا ن۲و۳ کی علامت دے کر کتب خانہ آصفیہ اور جامعہ عثمانیہ

یا دونوں کتابوں کے الفاظ لکھدیئے۔ چند جگہ جہاں الفاظ مشکوک رہ گئے اور تینوں منقول عنہم نسخوں میں کسی سے بھی تصحیح نہیں ہو سکی وہاں استفہام کی علامت ؟ دیدی گئی ہے۔

حضرت مخدوم کے ملفوظ مسمیٰ بہ جوامع الکلم میں اونکی متعدد غزلیں منقول ہیں جس زمانہ میں انکے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی ان ملفوظات کو قلمبند کر رہے تھے حضرت مخدوم جب کبھی کوئی غزل کہتے اوسی روز یا ایک دو روز کے بعد اپنے فرزند کو دیدیتے اور وہ اس کو اوس روز کے ملفوظ میں شریک کر لیتے یہ سب غزلیں اس دیوان میں موجود ہیں۔ جن جن تاریخوں میں یہ غزلیں کہی گئیں یا ملفوظ میں درج کی گئیں میں نے دیوان کے صفحوں کے فٹ نوٹ میں وہ تاریخیں لکھدی ہیں۔

اس دیوان کے مرتب اور جامع حضرت مخدوم کے ایک برگزیدہ اور ممتاز مرید ہیں جنہوں نے دیباچہ بھی لکھا ہے مگر کمال ادب سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم کے فرزند خورد سید اصغر حسینی قدس سرہٗ نے انہیں طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے اوراق کا ایک مجموعہ جنمیں حضرت مخدوم کی غزلیں لکھی ہوئی تھیں انہیں دیا اور فرمایا اس کو ترتیب دے کر دیوان مرتب کر دو۔ اس حکم کی تعمیل میں اونہوں نے یہ دیوان مرتب اور مدون کیا اور اس کا نام انیس العشاق رکھا۔ مرتب علیہ الرحمہ نے ترتیب اور تکمیل کی تاریخ بھی دیباچہ میں نہیں لکھی ہے مگر اونکی تحریر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں انجام دیا گیا۔

حضرت مخدوم کو شعر گوئی سے چنداں دلچسپی نہیں تھی چنانچہ اسمار الاسمار کے دیباچہ میں جہاں اسکی تالیف کا باعث بیان فرمایا ہے لکھتے ہیں۔ ” چند

گہے بلکہ زیادت از مہے بر بجے کہ وجع المِ ناپاک را گنجے باشد و عرضے کہ موت را غرضے بود مبتلا بودم تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحتے را بنام ما ثبتے کرد دماغ لطیف و سبک شد گراں سنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے و شعرے شد گفتم لاحول ولاقوت الّا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ نعت کار من شود بضرورت نظر مائل بر سمر شد در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار۔۔۔" اس سے ظاہر ہے کہ شعرگوئی سے انکو زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور اسکی جانب زیادہ توجہ نہیں فرماتے تھے بلکہ جب کبھی مضامین کی آمد ہوتی یا غلبۂ حال سے مجبور ہو جاتے تو بمقتضائے "خاصیت طبیعت" غزل کہہ دیتے اسی لئے انہوں نے اپنی غزلوں کے جمع کئے جانے کا کبھی خیال نہیں کیا انکی بہت سی ایسی رباعیاں اور غزلوں کے اشعار انکی تصانیف میں پائے جاتے ہیں جو اس دیوان میں نہیں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں صرف وہی غزلیں اور رباعیاں جمع کیگئیں جو حضرت سید اصغر حسینی کے پاس محفوظ رہ گئی تھیں۔ حروف ث۔ ج۔ خ۔ ذ۔ س ص ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ گ۔ اور ل کے ردیفوں کی کوئی غزل اس میں موجود نہیں ہے یہ دیوان جملہ (۳۲۷) غزلوں اور (۲۶) اشعار کی ایک مثنوی اور ۹ رباعیوں کا مجموعہ ہے۔

شعرا کے عام طریقہ کے خلاف حضرت مخدوم نے اپنا کوئی خاص تخلص بھی معین نہیں کیا القاب اور کنیت کے ساتھ انکا پورا نام صدرالدین ابوالفتح محمد حسینی گیسو دراز تھا۔ ان میں جو مناسب معلوم ہوا غزلوں کے مقطعوں میں لائے ہیں اور ایک غزل کے مقطع میں یہ سب الفاظ جمع کردئے ہیں ؎

اے ابوالفتح محمد صدر دیں گیسو دراز مختصر کن چیذ نالی قصہ خود گرد آر

حضرت سعدی کے بعد سے شعرا یہ التزام رکھتے آئے ہیں کہ اپنا تخلص غزل کے آخر شعر میں لاتے ہیں۔ حضرت مخدوم نے یہ التزام بھی نہیں رکھا۔

حضرت مخدوم کے سوانح نگاروں کی کتابوں اور خود اونکی تصنیفوں سے معلوم نہیں ہوتا کہ فن شاعری میں انہوں نے کسی کی شاگردی کی یا اپنی غزلوں کو کسی بزرگ کو دکھا کر اون سے اصلاح لی۔ مبد رفیاض نے انکو نہایت غیر معمولی ذہن و ذکا اور ہر علم و فن کے ساتھ مناسبت اور موزونیت تامہ رکھنے والی طبیعت ودیعت کی تھی شاعری کے ساتھ بھی اونکو طبعی مناسبت تھی اس لئے جب مضامین کی آمد ہوتی تھی غزل کہدیا کرتے تھے لیکن شعر گوئی سے چونکہ زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے تبادر تو یہی ہوتا ہے کہ شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے اور اپنے کلام میں اصلاح لینے کی جانب وہ متوجہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ سولہ سال کی عمر سے اسّی سال کی عمر تک وہ دہلی میں رہے۔ جب وہ پانچ سال کے تھے حضرت امیر خسرو کی رحلت ہو چکی تھی اور اون کے بعد زمانہ دراز تک دہلی میں کوئی نامور شاعر نہیں رہا۔ دہلی پہنچتے ہی حضرت مخدوم مرید ہو کر تحصیل علوم ظاہری اور مجاہدہ باطنی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اس لئے دہلی میں فن شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے کی کوئی صورت نہ تھی ہاں ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ ۲۷ھ میں جب سلطان محمد تغلق نے دہلی کے باشندوں کو بجبر دولت آباد بھیجا اس وقت (جیسا کہ میر غلام علی آزاد قدس سرّہ نے روضۃ الاولیاء میں لکھا ہے) "در حادثہ جمعے کثیر مریدان و معتقدان سلطان المشائخ از سکنۂ دہلی بدولت آباد تشریف آوردند آمدن امیر حسن دہلوی و سید یوسف پدر حضرت سید محمد گیسو دراز و خواجہ حسن و خواجہ عمر و شیخ زین الدین قدس اللہ اسرارہم دریں محشر عام خود مصرح نوشتہ اند" حضرت مخدوم کی ولادت ۲۱ھ میں ہوئی دولت آباد آنے کے وقت وہ سات سال کے تھے ۳۶ھ میں جب وہ دولت آباد سے دہلی واپس گئے ان کی عمر سولہ سال کی تھی حضرت امیر حسن دہلوی دوسرے بزرگوں کے ساتھ جب ۲۰ھ میں دولت آباد آئے آخر عمر تک وہیں رہے اور ۳۷ھ میں جب ان کا انتقال ہوا اسی نواح میں خلد آباد کے حصار

کے باہر دفن کئے گئے۔ حضرت مخدوم کے والد حضرت سلطان المشائخ کے مرید اور حضرت امیر حسن دہلوی کے پیر بھائی تھے۔ دونوں بزرگوں میں باہم نہایت محبت اور ارتباط تھا دولت آباد کی غریب الوطنی میں باہم صحبتیں رہا کرتی تھیں اس لئے ایک حد تک یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۷۲۰ھ سے ۷۳۶ھ تک حضرت مخدوم اپنے والد کی زندگی میں اون کے ہمراہ اور ان کے بعد بطور خود حضرت امیر حسن دہلوی کی صحبت میں حاضر اور انکے فیضان ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوتے رہے۔ حضرت حسن سعدی اور خسرو کے قریب قریب ہم پلہ شاعر تھے حضرت مخدوم کو شاعری کے ساتھ فطرتاً قوی مناسبت تھی اس کو محسوس کر کے حضرت حسن نے ضرور توجہ کی ہو گی ان سے غزلیں لکھوائی ہونگی اور ان میں اصلاح دی ہو گی اور حضرت مخدوم اون کے فیض صحبت سے شاعری کے تمام اقسام و اصناف اور اس کے قوانین و رموز و نکات پر بہت جلد حاوی ہو گئے ہونگے میرے اس قیاس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ گو حضرت مخدوم شیخ احمد جام اور شیخ سعدی اور امیر خسرو قدس اللہ اسرارہم کے معتقدین اور سعدی کو غزل کا امام مانتے ہیں مگر ان کا کلام تقریباً تمام تر حضرت حسن دہلوی کے طرز پر ہے الفاظ او کلام کی صفائی اور لطافت اور مضامین کی بلندی اور طرز ادا میں حضرت مخدوم کے اشعار اونکے اشعار کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔

حضرت سعدی کا درجہ اولیاء اللہ میں بہت رفیع اور ممتاز ہے اور غزل گوئی کے وہ لفظاً و معناً بلاشک و شبہ امام ہیں۔ حضرت مخدوم کو اون سے بہت عقیدت تھی۔ اون کی متعدد غزلوں کے طرز پر انہوں نے غزلیں لکھی ہیں ایک غزل کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے اپنے جانب نہایت لطیف طریقہ پر شاعرانہ تخیل کا اظہار کیا ہے۔

نظر کردن بخوبان دین سعدی است ۔۔۔ محمد اہل دیں را مقتدا نیست

اگر سعدی ست مست چشم بازے ۔۔۔ سفیر اللہ محمد رہنما نیست

حضرت احمد جام قدس سرہ کی ایک غزل نہایت مشہور اور اظہار حقیقت کے اعتبار سے

نہایت بلند پایہ ہے۔ اس کا مطلع ہے ؎

منزلِ عشق از مکانے دیگر است　　　مرد معنی را نشانے دیگر است

یہی وہ غزل ہے جسے قوالوں نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ

سرہ العزیز کی ایک مجلس سماع میں گایا اور اس کے اس شہرۂ آفاق شعر ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را　　　ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

کو سنکر ان پر ایسی سخت اور قوی حالت طاری ہوئی کہ بالاخر اپنی جانِ عزیز کو جاں آفریں کے حوالہ

کر دیا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس غزل کے طرز پر اور اسی بحر اور ردیف و قافیہ میں حضرت

مخدوم کی بھی ایک غزل اس دیوان میں ہے اس کا مطلع اور ایک شعر یہ ہے ؎

مرد معنی از جہانِ دیگر است　　　گوہر لعلش ز کانِ دیگر است

کشتگانِ غمزۂ معشوق را　　　ہر زماں از لطف جانِ دیگر است

حضرت احمد جام اور حضرت مخدوم کے ان دونوں شعروں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں اہل نظر

اور صاحب ذوقِ سلیم دیکھیں اور لطف اندوز ہوں۔

حضرت امیر حسن علا سجزی کی ایک غزل کا ایک عجیب و غریب اور حقیقت سے سرا سر لبریز شعر

جس کا مضمون نہایت ہی لطیف پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے یہ ہے۔ ؎

دوش دیوانہ چہ خوش میگفت　　　ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

حضرت مخدوم کو یہ شعر اس قدر پسند آیا کہ اس غزل کے طرز پر ایک غزل کہی اور اس کے ایک شعر میں

حسن کے شعر کے مصرعۂ ثانی کو علی حالہٖ قائم رکھا ؎

عشق بر خط و خال مذہب و دین است　　　ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

مصرعۂ ثانیہ ایک حدیث کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے لا ایمان لمن لا محبت لہ اور

اس کی ایک ہم معنی حدیث قریب قریب تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے لا یومن احدکم حتیٰ

اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین۔

ہر علم وفن کے لئے اوس کے خاص اصطلاحات ہیں جب تک ان کے مفہوم سے بخوبی واقف نہوں اوس علم وفن کے مضامین کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے اسی طرح صوفی شعرا نے بہت سے الفاظ کے لئے جن کو عام شعرا اپنے کلام میں ان کے لغوی معنی اور عام بول چال کے مفہوم میں لاتے ہیں اصطلاحی معنی مقرر کر لئے ہیں جب تک یہ اصطلاحی معنی معلوم نہوں ان کے کلام کے صحیح معنی سمجھ میں نہیں آسکتے اس لئے بعض بزرگوں نے اپنی تصانیف میں ان الفاظ کے اصطلاحی معنی تفصیل سے بیان کردے ہیں حضرت مخدوم کے فرزند اکبر حضرت اکبر حسینی قدس سرہ نے تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ نام کی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں علاوہ حقائق اور معارف کے حضرت مخدوم کے چند نہایت دقیق اشعار کی اور کتاب اسمار الاسرار کے چند سمروں کی شرحیں لکھی ہیں یہ کتاب انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی اجازت اور ایماسے لکھی اور ان کے ملاحظہ میں بھی گذران دی تھی اس کے باب نہم کے آخر میں چند الفاظ کے اصطلاحی معنی بھی اون سے دریافت اور معلوم کرکے لکھدئے ہیں جو بجنسہ نقل کئے جاتے ہیں۔

"بدانکہ میخانہ ومیکدہ وخمخانہ باطن عارف کامل را گویند کہ دروازۂ معارف دقایق الٰہی باشد وترسام دروحانی را گویند کہ صفات ذمیمہ نفس امارہ او تبدیل یافتہ باشد وترسابچہ واردات قلبی را گویند کہ بردل سالک فرود آید وپیر خرابات معنی باطن وعارف کامل را گویند وکافر کسے را گویند کہ یکرنگ وحدت باشد وصحاربت ذوقے را گویند کہ از دل سالک بر آید واو را خوش وقت سازد وساغر وپیمانہ شئے را گویند کہ از ومشاہدہ غیبی وادراک معنی الٰہی کنند وزنار علامت یکرنگی ویکجہتی در دین ومتابعت راہ یقین وکلیسا وکنشت عالم یقین وعالم شہود را گویند ویار ودلدار وصنم حقیقت روحی وتجلی صفات را گویند غمزہ وابرو فیض باطن را گویند کہ نسبت سالک واقع شود وہر گاہ کہ لب ودہان گویند صفت حیات خواہند چشم وابرو صفت کلام الہام غیبی را گویند کہ بر سالک وارد شود وقلاش وقلندر اہل ترک را گویند یعنی آنہا یکہ از لذات ومرادات وہوائے نفس رستہ باشند وشہود وشاہد اہل جذبہ واہل ذوق را گویند وخمار وبادہ فروش مرشد کامل را گویند ساقی و

مطرب ترغیب کننده وفیض رسانندہ واہل معنی راگویند علیٰ وم مرشد کامل راگویند۔ دختر بمعنی نفس مطمینہ راگویند۔ انچہ اصطلاحات محققاں است جزوے بہ نظر ایشاں معلوم بود دریں محل نوشتم کہ طالبے را دریں اصطلاح واضح شود"

مضمون بالا بہت مختصر ہے اور اس میں معدودے چند ہی اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں اس لئے چند دوسرے اصطلاحی الفاظ کے مفہوم اور معنی کو علامہ محمد افضل الٰہ آبادی کی شرح دیوان حافظ سے انتخاب کر کے لکھدیتا ہوں۔

"عاشق شیفتۂ جمال وجلال الٰہی راگویند بعد از طلب و جد تمام معشوق حق راگویند بعد از طلب او سبحانہ بجد تمام ازاں روے کہ مستحق دوستی وے است۔ جمال اظہار کمال معشوق است جہت ترغیب وطلب عاشق جلال اظہار کمال استغنائے معشوق است از عشق عاشق شکل ووجود وہستی حق راگویند شمائل امتزاج جمالیات وجلالیات راگویند عشوہ انکہ جذبہ راگویند مکر عزور دادن معشوق راگویند مر عاشق را گاہ بطریق لطف وگاہ بطریق قہر تا بے بضاعتی عاشق مر او را ظاہر شود قربت استدراج الٰہی راگویند خشم ظہور صفات قہری راگویند ہمچنیں کینہ۔ صلح قبول اعمال وعبادات راگویند پردہ موانعے راگویند کہ میان عاشق ومعشوق بود از لوازم طریق نہ از جہت عاشق ونہ از جہت معشوق بود حجاب موانعے راگویند کہ عاشق را از معشوقہ باز دارد بنوعے از انواع معاملہ عاشق نقاب موانعے راگویند کہ عاشق را از معشوق باز دارد بحکم ارادت معشوق کہ عاشق را ہنوز استعداد تجلی نداده باشد تاراج سلب اختیار سالک راگویند در جمیع احوال واعمال ظاہری و باطنی۔ آشنائی تعلق دقیقہ الوہیت بود کہ با ہمہ مخلوقات پیوستہ است چوں تعلق خالقیت بمخلوقات بیگانگی استغنائے عالم الوہیت راگویند گیسو طریق طلب راگویند دیدہ اطلاع الٰہی راگویند بر جمیع احوال سالک از خیر وشر چشم مست ستر الٰہی راگویند بر تقصیرے را کہ از سالک در وجود آید حلیہ عالم طبعی

راگویند ناقوس مقام تفرقہ راگویند۔ بت مقصود و مطلوب راگویند روے مراتب تجلیات راگویند خط عیاہ عالم غیب راگویند لب کلام معشوق راگویند لب شیریں کلام بے واسطہ راگویند دست صفت قدرت راگویند بازو صفت مشیت راگویند ساعد صفت قوت راگویند انگشت صفت احاطت راگویند وصال مقام وحدت را گویند فراق غیبت راگویند از مقام وحدت ہجراں التفات بغیر راگویند دیوانگی مغلوبی عاشق راگویند بندگی مقام تکلیف راگویند خواب فناے اختیاری راگویند درافعال بشریت بیداری عالم صحو راگویند زلف اشارت بہ موجودات و تعینات و نیز اشارت تجلی جلالی در مراتب تنزلات و ظہورات و درازی زلف اشارت بعدم انحصار آنہا کوتاہ کردن زلف رفع قدرے از قیود گرہ زدن بر زلف محکم کردن تعینات۔ رخ اشارت بہ ذات الٰہی است باعتبار ظہور کثرت اسمائی و صفاتی از وے خط اشارت بہ تعینات عالم ارواح کہ اقرب مراتب وجود است نقطہ خال اشارت بوحدت حقیقت

اصطلاحات ابھی بہت باقی رہ گئے۔ طوالت کے خیال سے یہاں ختم کرتا ہوں۔

ذیل میں دیوان انیس العشاق سے سرسری طور پر چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ اہل نظر دیکھیں کہ حضرت مخدوم کا کلام کس قدر بلند پایہ اور اکابر شعرا کے کلام کے ہم پلہ ہے اور ان میں حقائق و معارف کس لطیف طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں ؎

گر یک نفسے شود میسر — با یار عزیز عمر آں است
ور در سر آں نفس بر آید — جان و دل و تن مگو زیان است
عشق بازی خطر کہ بر جان است — عشق بازی تمام ایمان است
لیلے نخرد بہ نیم جو ہم — مجنوں دو جہاں اگرچہ بفروخت
جز ایں دگر ندارم حاصل ازیں جہان من — ایمان میان سینہ جاناں میان جان است
جز خد اگر نبیت دیگر را وجود — سر چہ باشد استتار راز چیست

مرا روح القدس داده است پندے | که شو با قلب و قالب جملگی روح
آنانکه بجام عشق مست اند | بیہوش ز بادۂ الست اند
بر لوح وجود ہر چہ دیدند | جز نقش نگار پاک شستند
اے کہ می پرسی چرا دیوانہ | زلف خود را گو چرا دیوانہ کرد
عشقبازی اختیار ما نہ بود | ہر کرا خواہند بر سر می نہند
عاشق نہ بود بشرع ماخوذ | عشق آمد و نارو اروا شد
فراق آں قبا پوش و کلہ دار | قمیص ہستی ما را دوتا کرد
معشوق بہ پیش او خود آمد | در عشق کسیکہ یک قدم زد
چوں من تو دو صد ہزار داری | من جز تو کسے دگر ندارم
خوبرویاں از جمال اللہ نشانے میدہند | ابر را گر ژالہ خوانی نیست فرقے جز بنام
مے صافی ندارم تا کنم غسل | تیمم بر در خمار کردیم
ز آب دیدگاں کردیم وضوے | نمازے جانب آں یار کردیم
محمد ناکہ در صدر حیات است | کشادہ بین ازیں اسرار باہم
بگور من اگر وقتے بیائی | بسے اسرار ممزوج است تراہم
بو الفتح بنوش بادہ خوش باش | از غیر خدا وے حذر کن
اگر تو پند گوئی نیک خواہی | مزید درد ما را کن دعائے
اے محمد ترا میسر نیست | راہ حق بے عنایت پیرے
جوانی عشق و در پیری فراغت | تو گوئی مشک بودہ سیر گشتہ
میسر خلوتے گر با جوانے است | ہماں ساعت شمار از زندگانی
دمے با وے اگر گردد میسر | تو آں دم را شمار از زندگانی
تبسم کرد عالم نام او شد | ز یک چشمک دو صد گونہ بلائے

اب میں اس مقالہ کو اپنے بادشاہ ظل سبحانی خلیفہ الرحمانی امیر المومنین امام المسلمین عدل گستر علم پرور سلطان العلوم میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم ومتع اللہ کافۃ المسلمین بطول عمرہم وبقاہم کے ازدیاد عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہوں!

وَاٰخِرُ دَعوَانَا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ -

خاکسار
سید عطا حسین

حیدرآباد دکن
۱۴ر شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
مخدوم ابوالفتح ولی الاکبر الصادق خواجہ بندہ نواز
سید محمد حسینی گیسودراز
قدس اللہ سرہ العزیز

المسمیٰ بہ

انیس العشاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و شکر بے عد مر خالقے را کہ غنچہ دہان از گلبرگ زبان بکمال قدرت خویش خندان گردانید و تحریک آن ترجمان مکنونات سرایر و برہان مکتوبات ضمائر کرد فضلا را از فضل عمیم و کرم جسیم قوت انشا و قدرت املا بخشید تا در بسیط صحائف فضل و فصاحت و شرح لطائف علم و بلاغت نکتہ موہوم و سر مکتوم ظاہر گردانید و ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ نظم

آدم از وے شدہ بموقف عرض　　بردہ تشریف جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

یافتہ از ورش خلیل صفا　　گشتہ مخصوص اَلَّذِيْ وَفّٰى

وصلوات طیبات بر گل بوستان اوتیت جوامع الکلم و سرو گلستان عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ شہباز ولایت بلاغ و شہسوار فضائے آیت ما زاغ سید کونین مقصود ثقلین ہمای ہویت بمیم معرفت او معروف است و طاؤس ملایکہ بہ پر و بال عنایت او مخصوص نظم

بلال حبش بلبل دام او　　اویس یمن بندۂ نام او

از احسان او کعبہ را فتح باب　　ز فیض کفش یافتہ زمزم آب

بلبلان حدایق اسلام بنوائے محمدی بلند آوازاند کَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ

بوم وشان معابد اصنام کہ مخالف این آہنگ اند تعساً لھم و اضل اعمالھم
ہر کرا منشور اخلاص است در دیوان عشق   بر سرش طغرای اجر غیر ممنون می کشند
بعد توحید احد و تحمید احمد مدح شیخ خود کہ غواص دریائے معرفت و سیاح صحرائے وحدت
پیشوائے متوطنان فرودہ خاک رہ نمائے ساکنان قبہ افلاک بادشاہے کہ دنیا و آخرت
ذرہ از ساحت آستانہ اوست، و دیباچہ ملک و ملکوت نقشے از بوستان او جناب
اسلام جائے حسن انتہا حسنۃ از طیب طاقدم او یافتہ است و مملکت ہند
فا فیض انتہا مبارکہ از سین سجادہ او انعام داشتہ۔ نظم
صبح از رویش دوتا کردہ قبائے آسماں   شب ز زلفش پارہ کردہ جامہائے ماہتاب
خداوندے لم یسبح بمثلہ الادوار ما دار الفلک الدوار اعنی سلطان العاشقین
رحمۃ للعالمین ملجاء العارفین منجاء الواصلین شیخ صدر الملۃ والدین ابوالفتح یوسف الحسینی
سر فراز عاشقاں سرور سید محمد گیسو دراز

سرور عاشقان سر فراز

نماند بعصیاں کسی در گرو   کہ دارد چنیں سید پیش رو
ابقاہ اللہ متمکناً علی سریر السرور لیحق من یشفع یوم النشور مادامت الشمس
بازغۃ والطلع طالعۃ

عرض میدارد جامع این خزینہ و مولف این سفینہ کہ روزی مخدوم زادہ و شیخ
برجادہ در دریای نبوت سروبستاں فتوت جگر گوشہ حضرت نبوی شمع دودمان مصطفوی

بر سجادہ

پیشوای اہل علم و تحقیق مقتدای اہل فکر و تدقیق بانی مبانی دین و ملت قامع بیخ کفر و بدعت پناہ
مردان دینی سید محمد اصغر حسینی کہ در ایام دولت او عقود فضل منتظم است و
بنا جہل منہدم ع
شرف ذات او ہمیں نہ بس است   کہ رسولِ خدائے رانبسہ است
بندہ را طلب فرمود بر موجب فرمان لشتافتم و سعادت خدمت دریافتم اشارت کرد

بجواہر منظوم کہ از سوسن زبان مخدوم جہانیاں سرور سید محمد گیسو دراز بر عالمیان نثار گشتہ چوں گل ورا اوراق فراہم می باید آوردتا بلبلان سخن ساز و طوطیان شعر پرداز احسن اللہ طائر ہم بنوائے این ترانہ مترنم گردند۔ سر بر زمیں اطاعت سودم اما بجرد و مطالعہ سمند جولان ناطقہ بر جا ماند و غراب خیال عقل پر بر انداخت ازانکہ در ہر رمزے مراہل ظاہر را نظرے واہل باطن را فکرے و ہم ملبغا را عبرتے و فصحا را نزہتے تواند بود پس بر حکم اشارت فرائد نظم و قصائد شعر گرد آوردہ مجموعہ ساختہ **انیس العشاق** نام نہادہ آمد تا اسم بروفق مسمی باشد اللھم اجعل محبوباً فی قلوب المومنین بحق شیخی وجدہ رسول رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید ونعت ومناقب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم

تعالی اللہ عن قیل وقال — وعن حد و رسم والمثال

قریب ذاته من کل شیٔ — ولکن لیس یوصف بالتصال

بعید ذاته ایضاً ولکن — بلا وصف التفرق وانفصال

تنزه عن مکان حال منه — ولا یوجد مکان عنه خال — فیه

صلوٰة والسلام علی رسول — حمید احمد حسن الخصال

کریم راحم بر رؤف — شریف شافع اهل الضلال

علی اصحابه تسلیم عبد — ذلیل خاضع ذی الابتذال

صدوق صادق صدیق صدق — ابوبکر امام الحق وال — والی

ابو حفص هو الفاروق حقاً — وذا مستنطق من ذی الجلال

وذو النورین عثمان ابن عفان — اشد الحی اعبد باللیال — حی

ورابعهم علی زوج زهرا — ولی المومنین اعلی الکمال

هو الهادی هو الداعی هو الساقی — وذا شیخ الشیوخ بلا اختلال

هو الغوث الهمام لاهل زهد

له الخرقة بلا وهم الزوال

مناجات باری تبارک و تعالیٰ

اسے خداوندے کہ از جودش جہانرا وجود — ای خداوندے کہ از بودش ہمہ عالم بہ بود
اسے خداوندے کہ اورا شد ظہور از بود ما — بود ما موجود شد از بود و از نا بود بود
ای خداوندے کہ او ذرات عالم را محیط — عالم و آدم ہم از وے یافتہ یکبیک شہود
ای خداوندے کہ آدم شد مثالِ ذات تو — چوں محمد خود بر آمد دود خوش از چوب عود
ای خداوندے کہ خود را خود بخود نظارہ کرد — شخص او مرات شد نشست در گفت و شنود
ای خداوندے کہ جودت نیست جز عین وجود — عین تو در عین احمد خویشتن را وانمود
ای خداوندے کہ غیرے راز غیرت بر گرفت — از ہمہ رسم و خیال و وہم او را بر زدود
ای خداوندے کہ عین ما بعین عین عیاں است — ای ابو الفتح او بیاد عین ما را در ربود

ای منزہ ذات تو از مثل و از امثال ما
وی مبرا وصف تو از گفت ترسا و یہود

فی مناقب حضرت شیخ نصیر الدین محمد قدس اللہ سرہ العزیز

دل و جانم فدای آں جواں باد — کہ از وی جان غمگینے شود شاد
مبارک طلعتے میموں صباحے — کہ آید یار مخمور ده زده باد
غلام و چاکر میگوں لبے شو — بشو از بندگی ای خواجہ آزاد
نشستہ بودہ ام مخمور و غمگیں — رسید آں یار من مارا بفریاد
چہ بینم ناگہاں از در در آمد — بخندہ شست در بر بوسہ داد
برفت اندوہ و غم جملہ بہ یکبار — در آمد روح و راحت گشتہ دل شاد
ہزاراں آفریں بر جان عاشق — فدائے یار ساز د بود و بنیاد
اگر شنید بہ کنج خانہ در دل — خیال جعد یارے ہست در یاد
و گر در خانقاہ و مسجد آید — بجا آرد بے ذکار داد و راد

م محزون

مشایخ را کند خدمت تواضع | بوسد پای هر زہاد و عباد
نخواہد جز مزید عشق و درد | نجوید جز وصال یار نوشاد
خوشی و خرمی خواہد ہمہ کس | محمد درد و غم یزداد یزداد

شد است بر سینہ صدر این مصور
نصیر الحق اورا کرد ارشاد

ردیف الف

چشم او رنجور میدارد مرا | لعل او مخمور میدارد مرا
جعد او کہ خانہا ویران کند | ہم بدان معمور میدارد مرا
رہنمونی وصل ہم معشوق کرد | بخت بد بیں دور میدارد مرا
حسن او عالم گرفت است ہم ازل | عاشق و مشہور میدارد مرا
خواہم از جور تو نالم پیش خلق | عز تو مستور میدارد مرا

من نخواہم دل بہ دلبندے دہم
حسن تو مجبور میدارد مرا

در روے خوبرویاں سر نہانست پیدا | در چشم مست و غلطاں عین عنائت پیدا
جام سفال و شیشہ پر کن چہ درد و صافست | مقصود ماست مستی ہر دو ہمانست پیدا
در صحن باغ و بستان در لالہ و گلستاں | سرویست قد گلگوں نوبر جوانست پیدا
در حسن گلبناں بیں از جیب تا بداماں | در شکل سرو قدان طرز فلانست پیدا
مردم تباکہ دیدم زخمے نبود لیکن | مژگاں و ابروانش تیر کمانست پیدا

بسیار خواستم کہ نہاں عشق بازمے
ابوالفتح روستائی کو از زبانست پیدا

دوستان[1] می دہند پند مرا | دشمنان طعنہا زنند مرا
پیر گشتی و عشق می بازے | احتمال از سراست چند مرا
من مخلوق عشق بازاستم | کے بود پند سودمند مرا
من کہ آزاد سرفراز ستم | زلفِ او گشت پای بند مرا
خان و مان دلم پریشاں شد | جدا و در بلا فگند مرا
گریہ و آہ چیست ہر نفسے | دوستے کرد دردمند مرا
سوزش شمع رُخ فروزد دلہ | گر بسوزند چوں سپند مرا
آتش عشق آبرویم ریخت | خاک باد او جود بند مرا
تا بہ عشق گرم تربکنند | چوں کبابے بران نہند مرا

پروبالت مگر محمد سوخت
بیخ و بنیاد عشق کند مرا

من[2] سوختہ دل مرا جگرہا | من ریختہ تن مرا خطرہا
از دست تو اے جوان خود کام | در سینہ مرا بسے حجرہا
گشتی نہ بروز و آہ شب ہا | بدبخت رقیب بست درہا
ثابت قدمے نہ تو ای یار | بنگر بدرش فتادہ سرہا
بوسہ زدمش بغصہ کازید | دہنم شدہ پراز شکرہا
دارم ہوسے کہ اندکے تو | بخرامی و من کنم نظرہا
دیدم سگ و پاسباں آں کو | ورنی ہمہ شب کنم گذرہا

بہ خرام بہ بیں تو مرداں را
مانند دو دست ور کمرہا

دارد[3] دل من زمن خطرہا | از جان و تنم بسے حذرہا

[1] حضرت سید محمد گیسو دراز این غزل را بتاریخ ۲۹ رمضان ۸۰۲ھ روز دوشنبہ رقم فرمودند [2] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند [3] بروز دوشنبہ ہشتم محرم ۸۰۳ھ رقم فرمودند

باری کہ نہادہ ام بریں تن — من دانم و دل کجا دگرہا
از کورۂ دل شرارہ برخاست — ہفت در کہ ازاں پراز سفرہا (بدل: شرر کہ)
از دیدن خوب توبہ حاشا — من دارم بہر طرف نظرہا
بے روی کسے است آن عواں مرد — درکویش کردہ ام بسی گذرہا (بدل: پیر عشق گشت آں جواں مرد)
وقتے بغلط بگفت ایں کیست — افروختہ مہر و سوختہ جگرہا
آں جعدو سریں کہ دید بالستاد — پُر حسرت و دست در کمرہا (بدل: استاد)
بوالفتح نہ پخت خام ترماند — کردہ است اگرچہ بس سفرہا
باایں کہ خراب و زار و ختہ است — دارد دل من ازیں جگرہا

دل بستگی است جان ما را — باخانہ گیسوے تو یارا
ہر کس بہ تعلقے گرفتار — ما را بس جعد تو سوارا
شفتالکے دو سہ بعمرہا — از لعل حیات بخش ما را
مانی کہ بہی چہرہ بازانست — حیرانست ز نقش تو نگارا (بدل: دانی کہ جمال)
من منکر عشق را چہ گویم — گاو یست و خراست و سنگ خارا
فریاد ز دست تست ہر بار — ای استمگر کار روزگارا
سروے چو تو دلفریب و زیبا — در باغ نیست و در صحارا
از فضل خدا مراست معشوق — نہ دیدم صورت خدارا (بدل: زاں روئے بدیدہ ام)

زاں سرو قبا پوش و مہ روی
بوالفتح عمر است شرم سارا

لعل میگوں خراب کرد مرا — زلف شبگوں زتاب برد مرا
غرض ما خوشی و مستی بس — نیست گر صاف دہ تو دُرد مرا
ہر کسے را خدا نصیبے کرد — آفریدہ است بہر درد مرا

ـہ بروز دوشنبہ نہم ذی الحجہ سنتہ مرقم فرمودند

یک کرشمہ کہ آں بستم کرد　　از دل و جان و تن ببرد مرا

تو محمد چرا ضعیف شدی

غم آں کہ سریں بخورد مرا

عشق بازی سزد جوانے را　　کو بباز د بہ نقد جانے را

ہر کہ از جور یار می نالد　　او ندارد ز عاشقی نشانے را

غمزہ اش وعدہ کرد خونریزی　　آب او مید ہد زیانے را

ہر کہ خوبے ندید و عشق نباخت　　کور دل داں ندیدہ است جہانے را

عمر گرچہ ہزار سالہ شود　　نیست آں در حساب جز زمانے را

خوبرویاں فراغ در خلوت　　مست در بر گرفتہ جوانے را

اے محمد تو عشق بازنہ

من نہ بینیم دم سرود نے فغانے را

ما ئیم اسیر تو نگارا　　دریاب ز لطف خویش مارا

مگذار بدرد و غم بمیریم　　مسپار بدست ہجر مارا

یعنی کہ روا بود ز شرمن　　از ہجر و جفا کشی گدارا

رنجورم ازاں دو چشم بیمار　　اکنوں ز کہ جوئیے شفارا

عمر ارچہ دراز یافتیم من　　زاں جعد نشد خلاص مارا

بوالفتح غمی است ز تو چہ پرسی　　یاری نہ کند کسے وفارا

تو منکر عشق راچہ گوئی

خاریست و خریست و سنگ خارا

نشان دہ خانہ خمار مارا　　بہ از صد مخزن اسرار مارا

مبارک باد اے جمع خرابات　　شہود و ذوق من مستی شمارا

ندیدہ جانے را

پرسی

گاو یست

نشان خانہ

تو خالی ذوق و مستی را چہ گوئی | ستوری یا خری یا سنگِ خارا
توئی سلطان شہر خوبرویاں | ولیکن ہیچ نہ نوازی گدا را
شما را جنت الفردوس بادی | منم خود مستعد درد و بلا را

محمد مرد عشقش جز تو کس نیست
کہ نوشی دمبدم جامِ جفا را

نمی بازند خوباں جز جفا ہا | نباشد عاشقاں را جز وفا ہا
گر از مرغے شکستہ است بال شہپر | کجا باشد ہوائے آں ہوا ہا
کشیدہ دامن او از ناز ہیرفت | ز ہر سو مرداں گفتہ دعا ہا
اگر تو نرد عشقش را ببازی | ضرورت برخوری از وے دغا ہا
کجا بر روئے او افتاد چشم | از و دیدم ہمہ رنج و بلا ہا
مرا شاہد نمی بخشد کنارے | مرا مطرب نمی سازد نوا ہا
بدرد و درد ہجراں ساختم من | اگرچہ وصل تو ندہد صفا ہا
(حاشیہ: ن بلائے درد)
ز درد عشق درمانے بجستم | برائے آں برفتم تا کجا ہا
ہمہ کس یک زباں مارا بفرمود | کہ درد عشق را نبود دوا ہا
ز لطف و دوستی دشنام فرمای | بر آید تا ز جاں من دعا ہا

محمد گر بدرد و غم بسازی
ز رنج عشق یابی بس شفا ہا

اگر زلف تو می کند ستم ہا | لعل لب تو کند کرم ہا
(حاشیہ: لعل تو کند بسے کرم ہا)
از لعل تو قطرہ چکیدہ | در جوش ازاں شدند خم ہا
از سینہ و دل گذشت یا رب | برگشت ازاں بلے شکم ہا
واللہ کہ نسیم از تو غافل | بر باد رخت زنسیم دم ہا

از حاصل عشق نقد این شد — بستیم گرہ بدرد و غم ہا
در کوچۂ شاہداں گذر کن — می بازوراں گذر درم ہا
وزنے نخرد بہ نیم جو ہم — گرہست امیر با علم ہا
ابروئے تو ہم یکے بلا است — ہر چہ زدہ است ورنہ خم ہا
میخواند مردماں دیں را — نعزانداو ازاں قدم ہا
بروند گماں مگر کہ قبلہ است — در سجدہ شدند بانف و فم ہا
بوالفتح حدیث عشق برخواں — درکار بدار ہم قلم ہا

ساقی بخواب آلودہ ام غرقاب کن پیمانہ را — شاید ز مستی گم کنم ہم آشنا بیگانہ را
گر بر مغے عاشق شدی نبیاد دیں را کن خراب — وانگاہ آباداں بکن معمورۂ میخانہ را
عاشق غزالے گشتہ ام شد خاطرم وحشی صفت — اکنوں نماندہ است چارہ مسکن کنم ویرانہ را
یارب چہ چیز است آں عدو دعوی خدائی میکند — وزخانہ مسجد ساختہ است در کعبۂ بتخانہ را
شبہا منم با محرمے گویم حدیث زلف تو — شبہا بپایاں میرسد پایاں نشد افسانہ را
در خواب دیدم گوئیا جعد تو بر خود می کشم — بودم پریشاں خاطرے باشد چنیں دیوانہ را
مرغ ہوا اندر قفس افتادۂ بے دانۂ — بے دانہ کافتادہ بے مغزداں آں دانہ را
ای صدر پابش گیر تا سرجعد را شانہ کند — شاید خلاصی میدہد بیچارہ بت خانہ را
بوالفتح میسوزی ہمی از غیرت شمع رخاں — کاں شاہدان ماہ رو سوزند ہر پروانہ را

ذوفنونے ذو شکارے دل ربا — بردجاں از تن چو کہ از کہربا
آں یکے شاہے قبا پوش و کلاہ — با وجودم کرد پیراہن دوتا
آمدہ ہم جاں خدمتے آوردہ ام — او دہد دشنام جائے مرحبا

ن نعزیدن
ن بالش
ن شاید خلاصی ہم دہد بیچارہ پروانہ را
ن میسوزد
ن کلہ دار
ن آمدم

ای اجل یک لمحۂ صبرے بکن — تا بہ بینم روئے آں وفضل خدا
بت پرستے مشرکے ہمچوں منے — کیست مطلق گہ مقید لا و لا
شاد باش اے مجلس روحانیاں — گر تماشایش شدم سرمست سا
مرداں مے را پیالہ می کشند — من بہوئے گشتہ ام مست و فنا
خوب را دیدن نداند ہر کسے — اہل دل را شد محمد مقتدا

پیشوائے عشق بازاں نہاں
عشق بازے کہنہ در اختفا

مادرم عشق باز زاد مرا — شیر اندوہ و درد داد مرا
منکہ پروردۂ بلا و غمم — ہم بر آں خاطر است شاد مرا
اوستاد و معلم مشفق — سبق تسلیم یاد داد مرا
دوستانم یکے بگویندم — مادرم از پی چہ زاد مرا
لاجرم خاطرے شکستہ شوم — شیشۂ مے ز دست فتاد مرا

دل بوالفتح ہم بریں آسود
راضیم ہر چہ دوست داد مرا

اے عکس رخت بردہ فروغ قمر ما — افگندہ لب لعل تو خون جگر ما
رشک لب تو آرزوئے جان و دل ماست — درج دہنت حقۂ لعل و گہر ما
سرگشتہ کنی دل ز خم زلف پریشاں — چوں سرو رواں گر گذری از نظر ما
پروانہ صفت جاں بدہم خرم و خنداں — آنشب کہ تو چوں شمع در آئی ز در ما
روشن شود ت سوز دل عاشق مسکیں — روزیکہ بہ عشق تو نہ باشد اثر ما
غافل مشو از سوز دل سوختہ یارب — اندیشہ کن از نالۂ زار سحر ما
یاد آوری از دین گریاں محمد — گر باشدت اے دوست گذارے بسر ما

ردیف ب

هر کسی را در ازل شد قسمت رنج و طرب — نام من عاشق نهاد و دردمندے شد لقب
عالمے را استعاذه باشد از رنج و بلا — عاشقاں را خود نباشد جز ہمیں قسمت طلب
سرورا مارا سرفرازی ہمچو طوبی شد بلند — راست وعده نیست لیکن خلق نازد بے سبب
آرزوے داشتم در سر کہ عمرے یک دو بار — بوسه از ذوق مستی یک دو گانے ہم ز لب
لاف احیا و اماتت چشم و لعلش میکنند — مرداں گویند آمنا و ے من ز عجب
عشق آمد نکتۂ توحید را تعلیم کرد — من ہم از تعلیم او کردم ہمہ ہستی سلب

ہستی طلب

ای محمد ہر بلائے کز رہش آمد ترا
گر دمے از تو بر آید رفتی از شرط ادب

اے خدایا خانۂ خوباں خراب — زانکہ بنیاد مرادا دند آب
خوش بود خمرے کہ باشد بر خمار — مستی لعل لبش باشد شراب
خواستم گر از لبانت بوسه — یک دو ذوقی را بزن فرما جواب
بر لبش بر دم گماں آب لیک — چوں قریب او شدم دیدم سراب
لعل میگوں دہانے کہ ہم اعجوبہ ایست — ہم شراب و ہم حریف و ہم کباب
بی تو ار زنده بمانم یک نفس — می سزد بر ما کنی گر صد عتاب
ز آتش ہجراں تو من سوختم — سوختم بس سوختم رفتم ز تاب
بر سرین وحید تو دستے زدم — مرداں را شد گراں بلکہ عجاب
وعدۂ کشتن کہ دینہ کرده — گفتہ اند الخیر ای جاں می شتاب
لعل با آب دہن آمیختہ است — شکرے حل گشتہ است اندر گلاب
ای محمد عشق را مداح باش — مدح او میگو بہ ہر فصلے و باب

بوسے

لعل میگوں نیست کہ اعجوبہ آ
لعل میگونش زہی اعجوبہ ایست

زتاب

کردہ

زخوباں ہرچہ می آید ہمہ خوب | جفا و جور ایشاں محض مطلوب
سرشتِ شاں ہم از حسن و نمک ہست | ہمہ ہنجار ایشاں است مرغوب
وفائے کن بوعدہ یا خلافے | کہ از محبوب باشد جملہ محبوب
نظر بر چشم منت فرض عین است | از و اغماض باشد اکبر الحوب
اشارت بوسہ شد آنگہ چہ ناز است | کریماں ناز کے دارند موہوب
تو کان رحمتی خوش وقت واصل | تو عین مہر و مہ بیچارہ محجوب
مبارکباد مجنوں را کہ لیلیٰ | زعقل و ہوش او را کرد مسلوب
خوش آں مرغے کہ در دام تو افتاد | بطبعم درد و غم گشت است مرغوب

بدست خویش کشتن وعدہ کردی
محمد را جز ایں خود چیست مطلوب

چشمم پیالہ ایست کزو میچکد شراب | لعلِ تو نقل ماست لباں تنک کباب
ما بوسہ خواستیم تو دو شے ہمی زنی | ایں بہتر ک نباشد مارا دگر جواب
تو خندہ و دُرّ ناب زنی نغمہ ساز را | آہنگ کردہ کہ کنی جان ما خراب
بر گور ما چو بگذری اے دوست ناگہاں | یک خندہ بزن کہ برستم من از عذاب
لعلِ تو شہد خالص و وصل تو عین مے | جعدِ تو مشک و عنبر و خوئے تو چوں گلاب
مسکین عشق رانی چو کاندر راں | تا دلبرمی بہ بیند رویت مکن شتاب
از غمزہ آشنے پرس کہ خونی است یا نہ او | وانگہ بہ چشم خویش بہ بیں و بکن عتاب
ترسم کہ خلق باز پریشاں شود چو من | بیروں میا ز خانہ بدادہ بجعد تاب

بو الفتح را مگوی بجز دردمند ہیچ
الحق کہ نیست بہتر ازینش دگر خطاب

مسلوب
من
دیر تر

ردیف تا

بار گرت بر در خمار نیست — رو کہ ترا رحمت حق یار نیست

بار اگر بر در خمار نیست — خانہ خراب است بہ منجار نیست

مرد نہ تا ہمہ دل خوں نہ — مرد صفا نیست کہ خونخوار نیست

ہر کہ نہ مے خورد نہ مستی چشید — مرد خدا محرم اسرار نیست

ہر کہ شبے با مہ روئے نخفت — روشنیش عالم انوار نیست

شہر مگو منزل ویرانہ گو

چونکہ درو خانۂ خمار نیست

(ن: شہر یکے منزل ویراں بود)

مرا ایں ہر دو دیدہ جوئبار است — مگر سرو کنار جوی بار است

بیک غمزہ دو صدے دل بجاں شد — پس آنگہ تیر نیست ایں ذوالفقار است

ز شکل جعد او پرسی چگونہ است — یکے دامے کمند حلقہ دار است

خیال لعل او سرمست کردہ است — چہ بادہ است آنکہ قطرہ مست کار است

چو عشق آمد برون خود رفت عصمت — ملامت دردمندی شرط کار است

جمال و جلوۂ عاشق نہ بیند — کہ در کوئی جوانے سنگسار است

(ن: تیر نہ) (ن: یار) (ن: بہ بیند)

بحق الحق ابوالفتح آنچہ گوید

محمد ہمچو احمد حق گذار است

چو کار عاشقاں رسم دوتا نیست — بلائے سخت بس خوف خدا نیست

اگر یکتا شوی با عشق و بادہ — دوتائی شد ہمہ یک تن بہا نیست

امید وصل و ترس ہجر برخاست — یکے شد با من و مائی کجا نیست

بزن دستے یکے نخفہ بر آور — بکن رقصے نوائے خود ستا نیست

(ن: یکے شد با یکے مائی کجا است)

ترا بیگانگاں مقصود و مرضی — گناہ آشنایاں آشنائیست
صباح الخیر روئے مہر افروز — مسا الخیر جعد شب نمائیست
ترا در سر ہوائے بادشاہی — مرا ہم افتخار من گدائیست
وضوئے عاشقاں از آب خون است — بتے را سجدہ و ردعوی خدائیست

محمد عاشقی بیہودہ کارے است
و لے آفت درین عالم دوتائیست

این فصل بہار بوستاں است — این گاہ نوای بلبلان است
ہنگام کنار و بوسہ اینست — ایام وصال دلبران است
این دور شراب وقت ساقی است — این روز حضور دوستان است
ای مرغ زجفت خویش یاد آر — این شرط نشان آشنان است
گر یک نفسے شود میسر — با یار عزیز عمر آن است
ور در سر آں نفس بر آید — جان و دل و تن مگو زیان است
از ساقی سادہ لعل میگوں — یک بوسہ حیات جاودان است
یک بوسہ اگر شود اشارت — از لعل لبش ہماں جہان است
بوالفتح شدی تو پیر لیکن — میل تو سوئے بتاں ہمان است
این شیفتگی ہنوز برجاست — این نعرہ و سوز ہمچنان است
گفتی شدہ ام صبور ہیہات — ہم جان و سر تو کاین گمان است

این شیوۂ تست بیوفائی
بوالفتح اسیر جاودان است

اے محمد عاشقی کار تو نیست — زانکہ درد و رنج و غم یار تو نیست
کیست کو عاشق نشد بر روئے تو — وانکہے در کوئے تو خوار تو نیست

رسم ما حفظ وفاداری بود | جز ہمیں جور وجفا کار تو نیست
بر جبین جان ہر بیدل بہ بیں | باشدی ہم داغ افکار تو نیست
آں رقیب بدگہر گوید مرا | باز گرد از در بر و بار تو نیست

ای محمد آہ و نالہ از کجاست
دردمندی ہیچکس یار تو نیست

در دیدہ بجائے خواب آب است | دیدہ پے دیدنش شتاب است
گر نیست شراب و ذوق مستی | نزد دل من جہاں خراب است
معشوق بچشم جا نبے دید | بر عاشق بیدل این عذاب است
گر ترک مرا ہدف خطا شد | بازوش قوی ہمیں صواب است
گلگوں مراز چشم خوں شد | آں قطرہ کہ مچکد گلاب است
دشنام دہ و بزن قفائے | جاناں بسرت ترا ثواب است

بوالفتح تراست نام عاشق
ہم سید مبتلا خطاب است

قدح ساقی چو مالا مال کردست | بسوئے من ز لطف اقبال کردست
سوار مست من در یک قلاچے | چو من موراں دو صد پامال کردست
زدور او میرسد تیغے کشیدہ | دل و جاں پیشش استقبال کردست
بشارت مید ہد طایر بخونم | کہ ریزد یار نیکو فال کردست
خطاب عشق شد او را مسلم | کہ بذل نفس و جاہ و مال کردست
خیال لعل او در وہم کس نیست | زبان عاقلاں را لال کردست
پریشاں کردہ زلفیں خود ویند | محمد را لقب ابدال کردست
جمیلٌ من جمال اللہ رویش | جمال او حدیث اجمال کردست

باشد ایں (حاشیہ)

را (حاشیہ)

رُخش سُرخ و سپید است اہلارا | کہ ایں شیوہ چندیں سال کرداست

ابوالفتحا ترا نامے بلند است
مگر سروے ترا پامال کرداست

مرا ناجاں بود در تن محال است | کہ گویم جز توے را ہم جمال است
اگر ساقی تو خواہی بود مارا | بدہ بادا کہ مے خوردن حلال است
وگر یارے بدست خویش میداد | ترا تقوی دریں صورت وبال است
نباشد عشقبازی را نشانے | مگر کہ ترک جاہ و بذل مال است
نخواہم پردہ بر روئے تو ہرگز | صیانت لیک از عین الکمال است
بتا باطول عمر و عشق بازی | کمال اندر کمال اندر کمال است

ترا ہر روز بر سرے توقفست
مرا ہر دم نزول ارتحال است

بروے خوب دیدن اعتبار یست | بزلف یار بستن کار و باریست
نظر بر روے خوباں نیست منہی | سخن در بوسہ و جز یک کناریست
قد و بالاے او سرو درست است | سریں وحجد بر گُشتہ ماریست
ہوا در نفس عاشق حاش للہ | بلائے او خیال وصل یاریست
درون شیشہ رنگ آمیزی نیست | مگر بر لوح دل نقش نگاریست
جہان در ذوق مستی و تمتع | دل مسکیں گرفتار نگاریست
مسلمانان مرا فریاد فریاد | ازاں بدخوے خود بین شہسواریست
تو می نازی جمال و جاہ و خوبی | مرا در فقر و خواری افتخاریست

محمد پیر شد در عشق بازی
کہ اورا عشق بازی اختیاریست

عشق بازی خطر که بر جان است | عشق بازی تمام ایمان است
سر من زیر پای یار من است | جان من خاک راه جانان است
یار ما را دگر مشابه نیست | روی او عین روی احسان است
مردمان دیده اندر چشم | باصره گشته عین انسان است
قد او بس بلند جعد دراز | وصف او را نه حد امکان است

ای محمد ترا مبارک باد
دل و جان و تن تو جانان است

مبارک فرقتی باشد که بعد از وی وصالی هست | چه پر لذت وصال است آنکه بعد از وی سوالی هست
نداری آگه از حالم چه دانی درد و سوز من | ز صاحب حال او داند که او را نیز حالی هست
چه لذت دارد آن حلوا که خوانند آشتی خواره | خوشی دل را خورند یاران که بی و هم ملالی هست
مرا گوئی بیا بر من وی بگذار خود خود را | اطاعت را نهم گردن و لیکن شرط محالی هست
مرنج از من نگارینا که بی از زحمت سودن | ز لعل شکرین تو یکی بوسه سوالی هست
اشارت بوسه کردم چه افتد در دهان تو | نگارا خوب میگوی وی مارا خیالی هست
ز تنگی دهان تو که شکر بار می نامند | نشانی من نمی بینم و لیکن قیل و قالی هست
مرا بردار فرمودی مرا دشنام ها دادی | میان عاشقان تو مرا جرجمالی هست

مسلّم دعوی عشقت نباشد جز محمد را
که ترک جاه خود کرده است طلبی هم نه دلالی هست

آن یار یار نیست که از وی نگار نیست | آن باده باده نیست که در وی خمار نیست
هر تیر و غمزه کز طرف چشم او کشود | جانی عزیز نیست که او را شکار نیست
افتاد تا تعلق با جعد او مرا | همواره جان پریشان دل را قرار نیست
اندوهگین چرائی گریه ز بهر چیست | آن را که دوست دارم او در کنار نیست

رحمن ۱

آتشی ۲

آخر کمالی هست ۳

بوالفتح راچہ پرسی حالش چگونہ گشتہ | جز دردمند مسکین زار و نزار نیست
او پیر گشت و دہر جفاہا بسے نمود | امروز جز بکا ہے و آہے بکار نیست

بسیار دل طپیدہ و ہم ہر طرف دوید
حاصل بجز نگاپو در دو فگار نیست

طپیدن تن ہم ہر طرف دوید

شہر نباشد کہ درو خانۂ خمار نیست | گبر نباشد کہ برش رشتۂ زنار نیست
بادہ نہ نوشد مگر آں سوختۂ دردمند | بدمن مخمور نباشد کہ جگر خوار نیست
ہیئت اگر علم بدستار و تکبر کشد | ذیلش و دستار کو حریف آں زنار نیست
درد کہ درماں نمود سوز بساز د کشد | بہتر و خوشتر بود کو رخ اغیار نیست
دل کہ درو چاشنی سوز دل افروز نیست | نیست دل داو گل است او خرمدار نیست
من ہمہ شب خفتہ ام یار مرا در کنار | فارغی از دے و یار در غم بیزار نیست
خواجۂ بوالفتح را گو کہ سلام علیک | نو مرہ آسودہ کیست زحمت بیدار نیست
صبح قیامت دمید نفخ بصور آمدہ | صبح کجا نفخ کرد در بر جز یار نیست

گر سوخت
بدستار تکبر
ذیلش دستار کو حریف تو ہر نار نیست
بہتر
خود

سید گیسو دراز شد سخن تو بلند
کو نہ کن چوں کسے محرم اسرار نیست

شراب لعل بیں شیریں شرابیست | لبانش بیں عجب نمکیں کبابیست
چہ جائے طعنہ عاشق مبتلا را | کہ بے خویشے و سرمستے خرابیست
سوائے بوسہ کردم او بزد دوشش | چہ بس مرغوب و شیریں تر جوابیست
چو ترک غمزہ تیرے بر خطا کرد | بزد بر دل خطائے با صوابیست
زبانش را بجوشیدم لعابش | شکر دانے حلاے یا گلابیست

چو حرف عشق خواندم گشت مرقوم
محمد را کتاب عشق بابیست

معشوقۀ من ز نسل آدم نیست | حوری است پری است یا خود آنهم نیست
روح القدس است یا رح روحیست | نور متمثل است مجسم نیست
در وصف چگونگی و چونی | جز نقطه سر اسم اعظم نیست
خال و لب او شب است و روز است | دیدی شب و روز را فراهم نیست
شادی ز پس غم است و غم از پس او | هر یک ز دگر جدا و باهم نیست
مارا همه غم است و شادی نیست | او را همه خرمی است غم نیست

ہاں بوالفتح شاد باش و خرم
معشوقۀ من ز نسل آدم نیست

کمند جعد او دام ہوائیست | دو گوشہ ابروان کنج بلائیست
رخ تابانش شمع شهر افروز | لب خندانش چون میخانه جائیست
کنار غرق دریائے محبت | نشسته در دو غم چون آشنائیست
چه پندم میدهی ای خواجه زاہد | بروئے خوب مارا ابتلائیست
نظر کردن بخوبان دین سعدی ست | محمد اہل دل را مقتدائیست

اگر سعدیست مے چشم بازے
سفیر اللہ محمد رہ نمائیست

امروز ماہ من بطریقے در آمده است | گوئی که آفتاب ز مشرق بر آمده است
سلطان خوبرویان و سالار دلبران | حسن و فریب و نمک چاکر آمده است
از صحبتش میسر صبرے نمی شود | آئنده نازنین است خلقش سر آمده است
خوب از کسے نه بیند خوش نغمه نشنود | از مادر ازل همه کور و کر آمده است
هجران کسے نخواهد ناگه گر افتدش | با درد و سوز بودن مشکل تر آمده است
انکار در عشق و محبت کسے نه کرد | الا که زاده بود کسے از خر آمده است

۹۰۔ بروز دوشنبه بست و هفتم ذی قعده سنه ۰۲ھ رقم فرموده شد
۹۱۔ بروز دوشنبه نهم ذی الحجه سنه ۰۲ھ بقلم در آوردند

یاراں عشق باز یکے سخن بشنوید — سیمیں تنے بہ نقرہ وزر در بر آمدہ است
اسرار درد عشق ابوالفتح را بپرس — کو کہنہ درمند است عاشق سر آمدہ است

مرغ دلم بدام محبت اسیر شد
بازاو ہوا نگیر درفتہ بر آمدہ است

شراب[1] عشق را لعل تو پیمانست — بہ ہر کہ پروی ہی سرمست و حیرانست
سر زلفت کہ دام صید دلہاست — جہاں سرگشتہ دیوانہ پریشانست
لب لعل وسیہ خالے براں لب — دریں صورت جمال کفر و ایمانست
تو در عیش و خوشی احسنت انصاف — مرا گوئی کہ دردت جاے درمانست
ترا بامن ہمیں عکس و عداوت — مرا دل ہر نفس ای یار خواہانست
بلائے من دریں پیری دگر نیست — مگر کہ دل گرفتار جوانانست

محمد بر شد عیش ہمیں است
ہمیں با کودکاں در گوے و چوگانست

گرداده[2] حق ترا فراغ است — امروز ہوائے کشت باغ است
جز دلبر دیا حکایت او — وہم است و خیال و ہزل و لاغ است
وہ دیدن سوے روے اغیار — بر سینہ بار سنگ و داغ است
جز بر در تو سرے ندارم — بر کرسی و عرش ہم دماغ است
مرغ دل من بدام شخصے است — طاؤس بہ نسبتش کلاغ است
ہم سرو بلند پا سمال است — ہم کبک بداں خرام زاغ است

بو الفتح بہ نقد وقت خوش باش
گر داده حق ترا فراغ است

کف پایت ملاے باجلالت — لب لعلت شراب بے ملالت

[1] بروز یکشنبہ بست و سوم ذی الحجہ ۱۲ سنہ رقم فرمودند
[2] جمعہ دوازدہم محرم ۱۳ سنہ رقم فرمودند

حکایت امرد شاب احسن الوجه　　نباشد جز وجودت را مثالت

جہاں تا بود خوباں نیز بودند　　نبودہ است ہیچ خوبے بر کمالت

نباشد سرو زاں حسن رفتار　　نباشد قامتے بر اعتدالت

بسے حور و پری دیوانۂ تو　　بسے انس و ملک ہم در خیالت

دمے بے تو حیاتے حاش للہ　　زمانے بے تو بودن وہ خجالت

ترا علمے کہ روے یار نہ نمود　　مخواں علمش کہ ہست عین جہالت

شبے با ماہ روے خوش غنودم

محمد بودہ ام در ذوق و حالت

مرا با عشق بازی عشق باز یست　　نہ با ہجراں و وصلت کارساز یست

جمالش عشق ما را مبتلا کرد　　چہ باشد وصل ہجراں ایں چہ باز یست

اگر با درد درماں ہست کارے　　حقیقت داں کہ ایں عشق مجاز یست

ز عاشق گریہ و عجز و تاسف　　ز معشوقہ تکبر سر فراز یست

فدائے یک نظر ہر دو جہاں باد　　بر آں غمزہ کہ غمازی غاز یست

کنار و بوسہ عاشق را ہوس نیست　　وگر ہست عشق نیست ایں دیر گداز نیست

لب تو با لبم آلودہ گر شد　　نگارا نیست غم جانم نماز یست

حدیث عشق عاقل را چہ نسبت　　چہ عقل بوعلی و فخر راز یست

محمد عشق کار پاکبازاں است

محمد عشق بازی بے نیاز یست

میگوں لب مرا صفا نیست　　آں یار عزیز را وفا نیست

گر تیغ زند حلال او راست　　ور دم بزنم مرا روا نیست

ای ترک ز غمزہ تیر برکش　　سینہ ہدف است ترا خطا نیست

ے حضرت اکبر حسینی ایں غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز سہ شنبہ بست و پنجم ربیع الاول ۸۰۳ھ شریک کردند۔

عشق آمد و عقل رخت بربست — درد آمد و طایر ہوا نیست

فریاد ازاں جوان خودکام — میگویدن نیک را جزا نیست

میگوے لکونیک

من عاشق و مبتلائے اویم — ہرچند ازو بجز جفا نیست

تو وعدہ بکن خلاف میباز — کایں وعدہ بجز برائے ما نیست

آں بہ سیرہن وجود دربر — درعالم دوستی دوتا نیست

بوالفتح اگر تو عشق بازی

ورنزد حریف جز دغا نیست

لب میگوں او پیمانۂ ماست — شکال جعد بندیخانۂ ماست

شکستہ خاطرے دارم خرابے — کنوز غیب در ویرانۂ ماست

خیال زلف در شب آتاریک — بہ تنہائی سرافسانۂ ماست

سرافرازی چہ می بازی برین جعد — فراہم زلف تو از شانۂ ماست

نباشد سرو را ہرگز گل و بار — وے با بار و گل در خانۂ ماست

اگر عشاق را دانی نوائے — کمال نغمہ ور فرغانۂ ماست

بہر جا کہ لطیف و خوب طبع است

محمد عاشق و دیوانۂ ماست

دل و دیں در خیال آن جوانے است — کزو تاراج شد ہر جا کہ جانے است

زگردش چشم او ایں دیدہ آمد — کہ ہر لحظہ شفائے ناتوانے است

درون خانۂ خمار بہ نشیں — کہ از اندوہ و غم دارالامانے است

اگرچہ غمزہ اش ترکیست خونریز — لب میگونش را شیریں زبانے است

گر از ہرہ کہ رویت نیز بیند — کہ مژگاں ناوک اندابرو کمانے است

ہلال ابرواں دیدم بشامے — کہ قرص بدر نزدش نیم نانے است

یقین زاں سرو و لب برہم نہادہ — شدہ بے شک گمانے درگمانے است
لب و دنداں و آں رخسارۂ او — گواہی میدہد کز حق نشانے است
محمد پند دہ بو الفتح خود را — خدا را در نہاں پیدا جہانے است
عجب دارم ازیں مردم کہ گویند — کہ در چشم بتاں سر نہانے است

بحق الحق بدیدم آشکارا
کہ مردم چشم من عین فلانے است

مرا با ایں جہاں کارے نماندہ است — خراب است شہر و خمارے نماندہ است
ہمہ عالم گرفتہ است درد و اندوہ — جوانے مست و میخوارے نماندہ است
ازیں وحشت کہ رہ جانم گرفتست — دلم را مونس و یارے نماندہ است
نہ بینی خوبرو باں را وفائے — بجز یارے جفا کارے نماندہ است
درخت خوش وے ازبیخ افتاد — دریں گلبن بجز خارے نماندہ است
نمی کارند جز خار مغیلاں — بجز خار خشک بارے نماندہ است
نہ بینی شادئی در دف و در چنگ — رباب بشکستہ زنارے نماندہ است
جہانے خفتہ اند در خواب غفلت — دے ہشیار و بیدارے نماندہ است
دکان دعوت و ارشاد بربند — ضرورت شد خریدارے نماندہ است
بجز وضع و دروغ و افترا نیست — بلے دنیا و دین دارے نماندہ است
دریں ظلمت سرا روشن چنیں شدہ — محمد ہیچ رہ کارے نماندہ است
ابو الفتح ازیں عالم سفر کن — دمیدہ است صبح اسحارے نماندہ است

الا گیسو دراز اطول و عرضے
جہاں را ماندہ است آسے نماندہ است

دہان تنگ او رازے کشادہ است — کہ ہر لفظے شکر پارے فتادہ است

گرفتہ درد — شکستہ — دینے

بسے پیر فلک را بود تولید | زگیتی چوں تو فرزندے نزادہ است
شکال جعد او مشکل بلائے | کہ پاے دل کسے زو کم کشادہ است
خوشم از دل تراکیں دوست دارد | خوشم از چشم کو عین ودادست
زبانِ من چہ بس شیریں زبانیست | ہمیشہ نام تو ورد گفت و یاد است
بگو دشنام یا فرما شنائے | کہ عاشق را ازیں خوش اعتباد است
پناہِ کُہ سپری چوں نگیرم | کہ تکیہ اوست بروے اعتماد است
بہ نخل سرو قدے راستم من | بلند است او کہ پاے استاد است
ابو الفتح تو نرد عشق می باز | بگرداں مہرہ بر تو اعتقاد است

محمد راز تو نے آرزوے
مگر بینی کہ سر بر در نہادہ است

مارا نظرے براں جواں است | کو چشم دل است و عین جان است
لعل لب او دمے مکیدم | از آب حیوٰۃ خوش نشان است
شیریں سخنے است آں جوان را | گوئی شکر نیست پر دہان است
از شہد و شکر کہ بادہ سازند | از لعل لبش ہمیں چکان است

غلطیدن چشم او نظر کن
مخمورے مست و ناتوان است

ہر کرا جانش نیست جانان نیست | ہر کہ بادہ نخورد مستاں نیست
عشق بازی چہ خوب و خوش کاریست | لیکن ای یار سہل و آسان نیست
عشق بر خال و خد مذہب و دین است | ہر کرا عشق نیست ایمان نیست
در نیابد حریم عشق کسے | آنکہ بیروں ز خویش و خویشان نیست
کو کہ تن را سپرد پر چوگاں | جز کہ مشتاق زخم چوگان نیست

ن ل
ترا می دوست دارد

خط س

نیکواں رحمت خدا ہستند — باب رحمت کشادہ دربان نیست

لعل او ختم سلسبیلے داں — بر سبیل است فلاں و مہماں نیست

نیست کس را براں سبیل سبیل — آنکہ او پست نیست و بجان نیست

ن: آنکہ او پست نیست بجان نیست

برہمن وش بہ پیش جان آرم — حکیم دوست را چو فرماں نیست

ایں سریں ملبند و جعد دراز — جز کہ مار سیاہ و کہساں نیست

ن: سیاہ ثعباں

جعد او بر سریں چو ابداے است — طور را برشدہ پریشاں نیست

درد بر درد بہ ترا ہمہ درد — ہیچ گونہ امید درماں نیست

گرچہ پیری ز عشق توبہ بکن — منکر عشق جز کہ ناداں نیست

ای خوشاں مرد آنکہ گردی کرد — آخرالامر ازاں پشیماں نیست

آنکہ بے منقبش تواں آسود — جز ہمیں روے خوب عجباں نیست

ن: خوبرویاں

ای محمد بدرد عشق بمیر
وصل احباب کار آساں نیست

بے درد و سوز عشق ترا اعتبار نیست — آنرا کہ درد نیست خود او در شمار نیست

با درد و سوز ہست دلم را موانست — بے مونس عزیز دلم را قرار نیست

از لذت وصال نصیبے اگر رسید — بخ بخ بداں لذیذ وے بے نگار نیست

مرد قمار باز کہ جان و جہاں بباخت — بازندہ اوست جز زباں افتخار نیست

ن: جز کہ بداں

کشمیر و یا چگل کہ بخوباں نشاں دہند — جائیکہ زاو تُست مثالش و یار نیست

تا چند ہمچو سرو کسے سر فرازے — دانم کہ شاخ ایں شجرے زیربار نیست

گر بوسہ دہی ز جمالت چہ کم شود — بخلے مکن کہ حسن و نمک پائیدار نیست

بر حسن خویش بیش منازای جوان من — حسن و شباب را بخدا اعتبار نیست

در وصف جعد او چہ زباں را کنم دراز — زیرا حدیث زلف ترا اختصار نیست

بو الفتح پیر گشتی و شرمے نمی کنی
جز عشق روے خوب ترا ہیچ کار نیست

سرو را ہر بار سر افراز چیست — چنگ را این ساز و این آواز چیست
گر بخواہم بوسۂ از تو بدہ — بر خیال و ہم چندین ناز چیست
این جہاں را سر بسر دیدم نگوں — سفرۂ بی مائدہ است در باز چیست
گر ز مہری و وفا بوسے زدی — خوب کردی وانکہے این کار چیست
جز خدا اگر نیست دیگر را وجود — ہر چہ باشد استتار راز چیست
عشق گر عین وجود با بود — عاشق و معشوق را انباز چیست
گر ترا با یار خود شد اتحاد — آں توئی و این منی را راز چیست

لب بلب ہے دم تنک تر بس بہک
قل محمد لا یجوز و جاز چیست

ہر کہ آمد دید چشمت مست رفت — ہر کہ دید آں مست را از دست رفت
دل کہ بت رویاں ز من بربودہ اند — بر مثال ناوکے از شست رفت
ہر کجا سروے بہ بستانی برست — پیش بالایت چو آمد پست رفت
دل مرا صید دو گیسویش شدہ است — مرغ جانم از قفس بر جست و رفت

شب خیال لعل او آمد رواں
ہر چہ جز تو بود از دل شست رفت

دولت عشق را زوالے نیست — وصل معشوق را ملالے نیست
عشق را شبہ و یا نظیر مداں — عشق را صورت و مثالے نیست
عشق ہم خویش خویش را زادست — پدر و مادر عم و خالے نیست
عشق را درۂ الیتیمے داں — صدف و بحر در خلالے نیست

عشق را عیب عین علینی نیست | عشق را بادوئی وبائے نیست
عشق را مامور زامرے نبود | عشق را حرمتے جلائے نیست
از لبش بوسۂ بخواہم من | وہ چہ خواہم کہ جز خیائے نیست
ہر دو لب حلقۂ وخط وسط | قاب توسین جز این مثالے نیست
آنکہ از خویشتن بدر شدہ است | دعوئی وصل از ومجائے نیست
منم آں عاشقے کہ بے غرضم | جز یکے بوسہ ام سوائے نیست
حاصل عشق ہست بیہا تے | طلب عاشقاں وصائے نیست
عشق از وصل وہجر بیرون است | عشق را فصل واتصائے نیست
عشق مرغے است از قفس بیروں | جز کہ او صورت وشکائے نیست
آب اندر سحاب ژالہ بہ بست | صورت فعل وانعائے نیست

ای محمد سخن ز عشق مگوے
عشق در رسم قیل وقائے نیست

مرد معنی از جہانے دیگر است | گوہر لعلش ز کانِ دیگر است
ز اولِ شکرانہ سردارم بہ عشق | تا نگوی کیں فلانے دیگر است
یار ما را روے چوں ماہِ تمام | بر رخ زیباش شانے دیگر است
جد گویم کار سر باز یست عشق | عشق باز را نشانے دیگر است
عشق حاصل نیست از تعلیم کس | ایں سخن را ہم بیانے دیگر است
بر سرِ ہر کنگر زلفش سریست | چوں ہمی بینم جوانے دیگر است
کے تواں گشتن بگرد زلف وروے | زانکہ شانرا پاسبانے دیگر است
آنکہ در راہِ یقیں سر سودہ اند | ہر سرے صاحبقرانے دیگر است
کشتگانِ غمزۂ معشوق را | ہر زماں از لطف جانے دیگر است

ن عشق مامور

ن ہر دو لب حلقہ است خط وسط
ن توسین را بخزین

عالمے را دل بشد از غمزۂ   این چنین تیر از کمانے دیگر است

باگروہے شد محمد خوب دید
کاں عزیزاں را نشانے دیگر است

این ناز و کرشمہ ات کہ آموخت   صد پارہ دے شدہ کہ اندوخت
من سوختہ ام ز مہر شمعے   این آتش غم دگر کہ افروخت
تن چوں نے خشک شد ز ہجراں   دل ز آتش درد خویشتن سوخت
لیلے نہ خرد بہ نیم جو ہم   مجنون دو جہاں اگرچہ بفروخت
با حسن و نمک بداست مخلوق   آں شیوہ و شکل را کہ اندوخت
این دوش زدن بناز و غمزہ   لب خندہ کردنت کہ آموخت

جانے کہ ز عشق باز باشد
بوالفتح گلے است یا کہ کیموخت

شراب عشق در میخانہ نیست   کہ او را جامے و پیمانہ نیست
بود جائے یکے حجرے درازے   کہ او را عاشق دیوانہ نیست
سرود عشق را چوں قول عشاق   نوائے نیست ہم فرغانہ نیست
در یغ آید کہ خوبے شستہ باز آ   چرا مرغ دلم را دانہ نیست
ضرورت میشوم رسوا بہر سو   جز ایں چارہ دگر بہانہ نیست
بود شمعے کہ در عالم برافروخت   کہ بہر سوختن پروانہ نیست
زہے حجرے کہ دارد شہسوارم   کزاں افسانہ خالی خانہ نیست
دو سہ قطرہ ز لعل او چکیدہ است   خمے نہ بود کز و نیشانہ نیست
مرا دیدہ شدہ زاں چشم غلطاں   کز و در ہر طرف مستانہ نیست
کسے از جور یار خویش نالد   مگر حیدر ست غم مردانہ نیست

نسخہ: تن چوں کہ خشک شد ز ہجراں
نسخہ: بر
نسخہ: بہانۂ

محمد تاب آں گیسو ندارد
کہ تار موے او را شانہ نیست

مائیم خرابی و خرابات — مائیم شراب و بار وطامات
خوش شستہ شرابہا نوشیم — لا فیم زنیک و گرز ترات
صد تقویٰ و زہد را فروشیم — یک جرعہ خوریم از حموضات
نوشیم چو مدام بادۂ گرم — لابد کہ بلا فسم از کرامات
در حالت بے خودی و مستی — گوئیم اگرچہ صد دلالات
جز وصف لبت ہر انچہ باشد — از ہر دہنے کہ ہست خرفات
جز قامت او کہ چوں الف نیست — قد دیگر نیست عین الآیات
دستے بمیان او نہادیم — چیزے بمیاں نہ بود ہیہات
دیدم کہ گلستان و گلخن — پس گلخنیاں شدند سادات
بر خواجہ مے فروش رفتم — گفتم قدحے بسوے ما آت
خندیدہ بسخر گفت با من — دستار فروش و ایں دیغات
آں مسجدے نیست در کشادہ — تا ائی تو بجمس اوقات
ایں شاہدے بنام خویش است — می بایدت باخت اختیالات
تقویٰ و صلاح و کفر و ایماں — یکجانہ شوند خالق ولات

بوالفتح محمدی تو آخر
بر شاہد اول سلام و صلوات

یکدم بیا در برش از دل شنا ہا خواستست — بہر فرید حسن تو از جاں دعا ہا خاستست
زاں چشم مست او نگر غلطیدہ مردم ہر طرف — واں غمزہ را بنگر کز و ہر سو بلا ہا خاستست
ای شمع رخسارش ترا کز تو جہاں روشن شدہ — وے لعل میگونش چو گل از تو صفا ہا خاستست

لا سے نفی

تو

انگور بستانش بہ ببیں بالب حکایت میکند ہردم بہم آمیختہ از سرہوا ہا خواستت
تو مہرہ بازی میکنی دانم مقامی بیشہ اکنون نماندہ معتمد از تو دعا ہا خواستت نماند مقام
سر در کنار او بنہ با آنکہ چنگے میزند تا گوشمالی را زند از من نوا ہا خاستت

بو الفتح گر عاشق شدی میسوز اکنون دمبدم
از سینۂ عاشق ہمیں درد و بلا ہا خاستت

قربان آں کمانم کو عین ابروان است سرگشتہ آں لبانم کو صاف مے چکان است
چشمش چہ شوخ دیدہ است ہر لحظہ ہر طرف بیں مردم خراب کردہ است او فتنۂ جہان است
من گلبنے نہ دیدم بے رنج زخم خارے کبکے چنیں نہ باشد سروے مگر روان است
سیلاب چشم عاشق غرقاب آب طوفاں کوہ سرین جودی آنجا قرار جان است
مینوش بادہ ہردم بر سینہ شاہدے شاں زندیق و ملحدے شو دنیا ہمہ جہان است
جز ایں دگر نہ دارم حاصل ازیں جہاں من ایماں میان سینہ جاناں میان جان است

در دل مرا خیالے لب بر لبش نہادم
بو الفتح را بپرسی گوید ہماں گمان است

مست و خراب نیم شب سینہ کشان در آمدست جامہ بسر کشادہ تر خوے چکاں بر آمدست
سرو بہار آمدہ است سیب و انار بار او ہرکہ بدید در روش از تہ پا سر آمدست
بر سرکہ سرین او دارد وے دلبری طلب مہر گیا وراں زمیں ہر طرفے بر آمدست
ہرکہ نہ دیدے او ہیچ ندید در نہاں ہرکہ نیافت عشق او کورے وہم کر آمدست
طعن چہ میکنی فلاں سید دردمند نیست ہرچہ بگویم بگوئیں سخنم در آمد است تست
عشق ببازی و ہوا جمع نمی شود بتا ہرکہ ہوا طلب کند کو زخرے بر آمدست

گر تو محمدی منی منکر عشق ما مشو
مرد کہ عشق باز نیست بندہ بدست خر آمدہ است

او بنانہ خر آمدست

جامے کشیدہ ایم کہ گاہے صفانداشت | یارے گزیدہ ایم کہ وقتے وفانداشت
تیرے بیشے دروں سینہ و دل نعینہ پر شدہ است | دروے برآمدہ است کہ یکدم دوانداشت
(و دل نعینہ تر شدہ است)
ای زاہدا مگو کہ تو از خوب چشم بند | تکلیف لایطاق خداہم روانداشت
از جور یار گر تو بنالی روا نبود | معشوقہ نبود کہ جور و جفانداشت
خوش باش ای عزیز کہ از درد و غم منال | این عالم فناست وقتے بقانداشت
از تکیۂ سرنیست کہ کوہے است قایم | جز این دگر وجودے پیش التجانداشت
بیچارہ لولی کہ سر و پاش برہنہ است | وقتے کلاہ بر سر و در بر قبانداشت

بوالفتح را خطاست تمنائے وصل شاہ
بیچارہ مفلسے کہ جز این ابتلانداشت

عاشقاں را شراب بیہود است | عاشق از لعل یار آلود است
ہر کہ جاں را بدست یار سپرد | فارغے بے نیاز و آسود است
از پئے وصل یار ہرچہ کشید | صدق و یا کذب جملہ محمود است
ہر کہ عاشق نشد قبول نیافت | مردک خوار و زار و آلود است
جور محبوب و طاعت عشاق | دین دیرینہ رسم معہود است
ترک من مست نقل می جوید | ہم جگر نیم تر بیش موجود است

ای محمد تو ملحدے شدہ
روے امرد ترا چو معبود است

عالم حسن را بقائے نیست | شاہد شوق را وفائے نیست
طالب وصل مرد بے شرم است | کہ از و تلخ تر گدائے نیست
درد آشام را چہ لذت و ذوق | جام فخار را صفائے نیست
زاہد پیر ہست بے تدبیر | کودک طفل را رہائے نیست

شخص طاؤس وجان روبہ را　　جز وجود دگر بلائے نیست
چنگ لشکستہ را رباب مساز　　مطرب کہنہ را نوائے نیست
ہر کہ ناپختہ سوخت خام بماند　　بار دیگر ورا بزائے نیست
آئینہ گشت ہیچو تیغ ساے　　مصقلہ ضائع است جلائے نیست
پارسائی و عاشقی ہیہات　　عاشقی جز کہ ناز خوائی نیست
ہر کہ با درد ساخت وزار بمرد　　درد او راد گرد وائے نیست
زینہاراں تو نرد عشق مباز　　شیوۂ آں بجز دغائے نیست
شارب خمر را خمار بلاست　　جز خموشی دگر دوائے نیست
گر بمیری بدرد عشق بمیر　　مرغ جاں را جز این ہوائے نیست

اے محمد ترا خدائے ہست
جز خدایم دگر خدائے نیست

ہر کہ با خوباں بدخو آشناست　　غرق در دریاے رنج وابتلاست
سرو من من راست میگویم ترا　　مبتلائے غمزہ درعین بلاست
بیدلے گر نالد از تنگی دل　　دار معذورش کہ در وش را دواست
پاکبازانے کہ می بازند عشق　　در جمال حق نظر دار ند راست
حلیہ سبوح و قدوس است عشق　　من کجا و عشق بازی از کجاست
دوش میگفتند مستے می گریست　　گاہ مستی را نمی بینم بقاست
عشق را گر صورت و معنی بدے　　صورت او آدم و معنی حواست
ای ابوالفتح محمد عشق باز　　جملہ محجوب اند عاشق را لقاست

در مندے گر کند فریاد و شور
قول اِلاّ مَن ظُلِم گو بدرواست

شراب عشق را پیمانہ نیست | حدیث درد را افسانہ نیست
عجب باشد اگر شمعے برافروخت | کہ گرد او یکے پروانہ نیست
ز شہر خویشتن وازیار دورم | خراب از خاطرم ویرانہ نیست
کسے کو قد موزونِ ترا دید | عجب باشد کہ او دیوانہ نیست
عجب جامے است ایں لعلِ لب تو | کہ بے او ہیچ خم خمخانہ نیست
سرائے خوبرویانم گذر شد | تعالیٰ اللہ چو تو ہمخانہ نیست

محمد درد مینوشی مخور غم
دریں مقتل چو تو مردانہ نیست

میان جان من جز تو دگر نیست | زہے ذوقے کہ کس را زیں خبر نیست
بجز عارف کہ بیند روئے خوباں | چہ بیند آنکہ را نور بصر نیست
عجائب خلوتے دارم میسر | من و آن یار ہست و کس دگر نیست
حدیث قد و جعد آں جواں مرد | چہ گویم قصۂ او مختصر نیست
گر او در بر ترا بارے بہ بخشد | ترا مردن بجز کہ پیش در نیست
بترک مست من گفتم کہ نقلست | بجز دل ہیچ شئے حاضر نیست
نباشد عاشقاں را ہیچ محرم | کہ تن را از وصال دل خبر نیست
نصیحت گوئے ناداں را چہ گویم | کہ مولانا بجز کہ کور و کر نیست

محمد عاشقی و پارسائی
محال است حاش للہ او بشر نیست

ہر کہ دل را بزلف یار نہ بست | از بد و نیک ہر دو کون نرست
ہر کہ از لعل یار جامے خورد | ہر نفسے ہمچو من بود سرمست
ہر کہ بند شکال جعدے شد | گرہ عقد عقل را بہ گسست

از سرِ صدق ہر کہ زد قدمے — دست ز آفات رنج و فتنہ بہ بست
گشت در باغ وصل گلبنے کردم — چوں تو سروے دراں طرف کم رست
ہر کہ جاں را بہ عشق جاناں داد
ہمچو بوالفتح با فراغ نشست

ردیف حا

نظر بر نیکواں نیک است ممدوح — نباشد منکرش جز زشت و مقبوح
اماں نے مسید ہد لعلِ لب او — مرا کہ غمزہ اش کردہ است مجروح
بشوخی بر لبت دستے زد ستم — نبودہ است جز گمان و وہم ممسوح
تو اے زاہد مگو عشاق را پند — کہ بد دین می شود آں شخص منصوح
چرا مجنوں خوش است فارغ از غم — مگر لیلی عروسی گشت منکوح
غریقِ عشق را باکے نباشد — ز طوفانِ بلا و فتنۂ نوح
مرا روح القدس داد است پندے — کہ شو با قلب و قالب جملگی روح
جمالِ ماہ و مہر حسن حورا — بہ پیشِ بت رخِ من جملہ مقبوح
محمد را رہ راحت بہ بستند
درِ درد و بلا کردند مفتوح

نباشد [حاشیہ]

ردیف دال

مرا سودا ز زلفش کرد ایں سود — کہ جان و دین و دل تہمت نیست و نابود
مرا از حاصلِ عشقش چہ پرسی — کہ جز درد و بلا و غم نیفزود
زہے لعلے کہ آں سرمست دارد — دو صد جرعہ ز ہر یک لعل بہ بود

سودائے زلفش [حاشیہ]

گوئیا — دو چشمش گوئی عین پیاله است | که مردم سرخوش است و دل بپالود
خیال شمع رخسارے جگر سوخت | چو پروانه برآورد از دلم دود
گدائے بر در شاہِ جہانگیر | گدائی کرد و سلطاں صدقه فرمود
قفائے چند با دشنام بسیار | گدارا عزت و دولت بیالود
سرین و جعد او دیدم بلا شد | کمر شکست و عقلم نیز فرسود
دو چشمش دیده شد مردم بحیرت | بشوخی ہر کجا جانے است بربود
دارم بلا — محمد یار وعده کشتنم کرد | بکن یک منتے یارا ابتلا زود

محمد عشق بازی پاکبازی است
که ہر که جان و دل درباخت آسود

میگوں لباں صفا ندارند | شیریں سخناں وفا ندارند
از دل شدگان چه باز پرسی | دردے وارند دوا ندارند
در سینه بجز خیال معشوق | چیزے دگر روا ندارند
معشوق اگرچه داد دشنام | جز مدح و ثنا دعا ندارند
در پنجهٔ زلف او اسیراند | امید شدن رہا ندارند
جاں را تو فدائے خاک پاکن | ایں سنگدلاں رضا ندارند

پروردهٔ عشق خویشتن را
جز منتظر بلا ندارند

دو چشمِ ناتوان او مرا رنجور میدارد | دو لعل مے چکان او مرا مخمور میدارد
دو گیسوے دراز او که کرده است خانها ویراں | مرا دیوانه میسازد پریشاں دور میدارد
دو کوہان سرین او گراں سرمایۂ ذوق است | شکسته خاطر خسته بداں مسرور میدارد
می بیں — قد و رفتار او بنگر لب و رخسار او بنگر | خرابی دل ما را بداں معمور میدارد

نمی خواہم دل خود را کہ گردد مبتلائے کس — ولیکن نرگس مستش مرا مخمور میدارد
ندارد آگہی از دل ملامت گوے بیحاصل — ولیکن مردم عاقل مرا معذور میدارد

محمد خوب می بینی نہانی عشق میبازی
مگر کہ جادۂ شیخ تو ترا بر زور میدارد

جادۂ شیخی

سرو استادہ ماند چو رفتار تو دید — طوطی خموش گشت چو گفتار تو شنید
واں خط مشک فام کہ شد گرد در روی — روشن مگر کہ سبزۂ تر گرد گل دمید
جعدش گہے گذاشت نشست بر سر — مارے سیاہ ہست کہ بر کوہ سر کشید
نور صفائے عارض آں مہ کہ لحظہ کرد — صبحے بہ صدق و صادق روشن چو روز دید
شمع رخے چو دوش صفائی خود نمود — پروانہ وار گرد سرش جان من پرید
لعل لبش بہ بیں کہ چہ مدہوش میکند — از مے فروش پرس کہ مے از لبش چکید
بیمار بودہ ام صنما کشتۂ فراق — عیسی صفت خیال تو روحے بدل دمید
ایمان و کفر سرد و گہے یکقدم شوند — ما را ز لعل و خال تو اکنوں خبر رسید

خام
کر

بوالفتح وار ہر کہ شد او عاشق ستے
صد گونہ رنج و محنت درد و بلا بدید

کشید

نسیم صبح گل را تازہ جاں داد — عروس درد را روبند بکشاد
بہار آمد جہاں را تازہ تر کرد — زنگینی گو کسے فرزند نوزاد
سلام اللہ علیک ای خواجہ خمار — بہار آمد رواج کار برداد
گرو کا نے بذیل مطربان است — نوید وصل بر شاہد فرستاد
رفیقاں را ہمی آگاہی کن — شراب و شاہد و ساقی شد آباد
پیاپے کردہ پیماں پر بیا شام — ز بہر ذوق مستی را کن ایجاد
بوصل دلبرے بسپار جاں را — نگہ کن تا شوی از خویش آزاد

چنان آسوده و فارغ همی زی | مثال کهنه پیرے خورده الحاد
کجا کارش کشد واللہ اعلم | نشد بارے بہ نقد وقت دلشاد
ہمہ رنج و بلا و محنت و غم | نصیب ما شده است اے خواجہ فریاد

خبر بر دوستان ما رسانید
محمد پیر شد و العشق یزداد

محمد عشق می بازی خوشت باش | بذوق درد می سازی خوشت باد
ترا از کودکی عاشق شد است نام | خطاب سوز بر سازی خوشت باد
مرا در عاشقی نام بلند است | تو خود سرو سر افرازی خوشت باد
مرا در درد و غم لا سے تمام است | تو بر حسن و نمک نازی خوشت باد
اگر از اہل دل ہستی نظر باز | و گر با خوب ہم رازی خوشت باد
شبے و ماہروے و کنج خلوت | یکے از دیگرے رازی خوشت باد
میسر گر شود بوسہ سبک تر | نہی دنداں و لب گازی خوشت باد
جہاں را روشنی از جبہۂ تست | بماہ و مہر انبازی خوشت باد
شکار تو ہمہ شیران خونخوار | بترک غمزہ می نازی خوشت باد
توی سرمست یار تو در آغوش | چہ راحت ہا کہ پردازی خوشت باد

نہادی وصل و ہجراں را بیک سو
بنقد وقت میسازی خوشت باد

آنانکہ بجام عشق مستند | بیہوش ز بادۂ الستند
گہ در ورع و نماز کوشند | گہ بادہ خورند و بت پرستند
بر لوح وجود ہرچہ دیدند | جز نقش نگار پاک شستند
از کرسی و عرش درگذشتند | در غرفۂ لامکان نشستند

از رد و قبول ننگ دارند — از ہجر و وصال دست شستند
دیباچہ دفتر وجود اند — عنوان ازل ابد شدستند
از کن فیکون رستگانند
آیند و روند خویش ہستند

فروغ شمع را پروانہ باید — سلاسل جعد را دیوانہ باید
حریف مجلس ما سادہ بہتر — ندیم و شاہد شنگانہ باید
نوید کشتنم گر کرد معشوق — مبارک باد این شکرانہ باید
مرا بر وجہ خوبان دہ براتے — تو صاحب دفتری پروانہ باید
چگونہ مدمن می مست گردد
محمد ملک او میخانہ باید

سجودے پیش ہر بت رو نشاید — نہادن سر بہ پیش یار باید
زپس انداز چوں جعد و سرینے — سوی المحبوب آنچہ پیش آید — ۲ پشیت
بیا تا یکدمے ذوقے برانیم — نمیدانیم فردا تا چہ زاید
شکال جعد را محکم چہ بندی — ہمی ترسی در فتنہ کشاید
اگر عاشق شدی ای خواجہ عاقل — ہزاران درد و غم محنت فزاید — ۳ اگر تو عاشقی
خنک شامے و بس روشن صباحے — کہ سر خوش مست یار از در در آید
نظر بازی محمد اہل دل راست
دلے دارای کہ تا خوبی رباید — ۴ باید

بحمد اللہ امید ما بر آمد — صباحی مست یار از در در آمد
بہ بستہ در کشادہ بند یکتا — برغبت با فراغت در بر آمد
قدم آنجا بسر شد اے بت من — سراسر آرزوہا در سر آمد

چہ می پرسی مرا بت می پرستی | بت من بت گراں را بت گر آمد

ابو الفتحا ل عشق چوں دید
مرا معشوق من عاشق تر آمد

چو درد عشق درمانے ندارد | مزید شوق پایانے ندارد
تو منکر عشق را اسمے مفرما | کہ ایں گمراہ ایمانے ندارد
چہ داند طعم خمر و ذوق مستی | مغ و ترسا کہ پیمانے ندارد
پریشاں کردہ جعد و سر سینے | پس افتادہ است سامانے ندارد
بباید داد دل با دادہ دل را | کہ بے جانیست جانانے ندارد
بود زیبا ز پیرایہ معطل | چو صاحب حسن احسانے ندارد
اگر چشمے نہ بیند مردم خوب | بہ بیں کاں دیدہ انسانے ندارد
چگونہ چشم بر بندم ز خوباں | کہ باب القلب دربانے ندارد
محمد میکند دعوی محبت | بریں گفتار برہانے ندارد

ابو الفتحا بغیر بذل و ایثار
وصال یار امکانے ندارد

ہر کہ از درد من خبر دارد | دست بر سینہ یا کمر دارد
آہ من ہر کہ در سحر بشنود | تا دم صبح چشم تر دارد
شوخی[1] چشم و فتنہ باز رود | ہر کہ در کوے او گذر دارد
ہمچو من مبتلا شود یکبار | ہر کہ بر روے او نظر دارد
ترک غمزہ اگر کشاید تیر | سینہ را اہل دل سپر دارد
کبک رفتار اگر[2] بلند پری | مرغ دل را پریدہ پر دارد
جعد او با سریں چہ می[3] بازد | مار بر گنجہ کشیدہ سر دارد
بروز دوشنبہ ہشتم ذی قعدہ ۱۳۰۲ھ زیب قلم شد

[1] شوخی چشم فتنہ باز بود
[2] از
[3] چہ می نازد

ای ابوالفتح عشق را بشناس

مرد عاشق کجا خبر دارد

دیدگان[1] را شراب خواهم کرد | جگر و دل کباب خواهم کرد

ترک خود میهمان بخواهم خواند | خدمتی جان شراب خواهم کرد

دست بر جعد او نخواهم زد | خانمان را خراب خواهم کرد

لب او باز بان هم جوشم | شکرے در گلاب خواهم کرد

ناصبوری خیال ذوق برد | نام او لعل ناب خواهم کرد

نفس را گر دریغ آید جان | نفس را اغتساب خواهم کرد

خون دل را ز دیده خواهم ریخت

ناخنت را خضاب خواهم کرد

تا که[2] با ماست جان ما بوجود | یار از ما نمی شود خوشنود

من ز اندوه و درد و غم نالم | یار از لطف خود همی فرمود

تو کجا و وصال او ز کجا | هم برین درد شاد باید بود

وصل را از خیال بیرون بر | هر که با درد ساخت او آسود

راه وصلش دراز بی پایانست | مانده شد هر که راه را پیمود

با تو نقد است درد همواره | نقد بهتر نه وعدهٔ بخلود

ای محمد نه مونسے هست نه یار

هست اندوه درد و غم موجود

برد[3] دل را جوان ترسازاد | عقل را کند عشق از بنیاد

همه جا عدل راست انصافے | نیست در شرع عشق جز بیداد

لعل شیرین بکام خسرو ده | که شیرین[4] را سپرد بر فرهاد

[4] کوه شیرین سپرد

[1] این غزل را بروز دوشنبه بستم ذی قعده سنه ۲ مرتعلم آورده اند [2] این غزل را نیز بروز دوشنبه بستم ذی قعده سنه ۲ برقم فرموده اند [3] این غزل را بروز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۲ مرافاده فرموده اند

مرغ دردام عشق اگر افتاد | زین قفس می نگرد داو آزار
هست امید راست خواستنش | هرکه تیرش بخورد او افتاد
هرچه او را شود مزید جمال | درد و اندوه من همی یزداد
ذوق دشنام یار برد از من | راحتِ ذکر و لذتِ اوراد

ای محمد بجز تو کیست دگر
بندۂ وقت باش از همہ آزاد

نمیدانم که آں بدخو بریں مسکیں چہا بازد | سوار مست می آید سمند حسن میتازد
غبار از سینہ می خیزد و خاں درد میسوزد | مگر آں شہسوار من بمیداں گوی میبازد
ہمہ عالم نظر دارد بجاہ و مال خود آخر | چہ عیب است گر جواں من بحسن خویشتن نازد
تعالی اللہ نگارینا چناں موزوں و زیبائی | نداند جز خدای من چنیں نقشے دگر سازد
لب لعل و سیہ خالے جبش باروم یکجا شد | زہے مسکین دل بیدل و لشکر یکطرف تازد

اجازت بوسہ گر یابد محمد عاشق بیدل
ہمہ معذور می دارش ز مستی گر لبش گازد

ترا از حال من آگہ نباشد | سبیل درد راہم رہ نباشد
کسے را گر ہدایت عشق کردہ است | ہمی گمرہ طریداللہ نباشد
بباید خود رود بے موجبے عشق | ولے در عاشقی گمرہ نباشد
بجان و دل اگر حکمے کند یار | حریفِ سوز غم را نہ نباشد
جفای یار بر چشم و سر ماست | ز جور یار نالہ رہ نباشد
بریں شکل و روش سرو ندیدم | چنیں حسن و نمک در مہ نباشد
چہ کو دارد زنخدان تو ما را | براں غوری بہ بابل چہ نباشد
بہ عاشق ہرچہ از معشوق آید | بجز بخ بخ بجز خہ خہ نباشد

Margin notes: ۱ نا: نیست امید زیست وخاستنش — ۲ نا: بندہ وقت از جہاں آزاد — ۳ نا: نگارا — ۴ نا: تواند — ۵ نا: کو را

۱ سید اکبر حسینی ایں غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبہ بست و پنجم ربیع الاول ۸۰۲ھ مدرج کردند
۲ ایضاً ایضاً

اگر طوفان آتش سر بر آرد　　بتاب او تنے چوں کہ نباشد

محمد نیستی مردان عشقش

دوائے درد تو جز وہ نباشد

امروز آں نگار حجابے دگر نمود　　عارض زدہ است وسمہ و پردہ زرخ کشود

یک خندہ نے کشادہ جہاں را حیات داد　　یک چشمکے بہ بست جہاں را نمک فزود

رخسار گلبن است لبش شکرے نمود　　اے اہل دل بگوے تو بر مصطفیٰ درود

سوز فراق شمع رخے جان و دل بسوخت　　پروانہ وش برآرد آتش ز سینہ دود

ہر جا کہ ہست اہل دلے مبتلائے او　　ہر جا کہ خوبروے او را کند سجود

خال رخش کہ دید کہ از دین خود نگشت　　ترسا شود مسلمان مسلم شود جہود

یک بوسہ کہ یافت از آں لعل مے چکاں　　مستانہ گشت ہر دم در رقص و در سرود

گر اہل ہند بیند ترک خطا ختن را　　از دین بت پرستی توبہ کند ہنود

از قامتش چہ پرسی سرویست راست او　　جعد و سرین چہ گویم مارے بکوہ جود

یک چشمکے نہانی بو الفتح را بہ بخش

بے کوری رقیب علی رغم آں حسود

مرا باماہ روے یارئے بود　　شبے ہم یکدگر شب کاری بود

از و ناز و کرشمہ سرفرازی است　　ز من بیچارہ عجز و زاری بود

نباشد بدورش عزت کسی را　　مرا بارے دراں کو خواری بود

اگر دربان نہادہ پیش من چوب　　ولیکن با سگش خر خاری بود

بیک بوسہ دو جامی پر بہ پیمود　　حریف و شاہد و میخواری بود

اگر چہ غمزہ تیرے بر جگر زد　　ز لطف لعل او دلداری بود

محمد نیک ژولیدہ خماریست　　مگر با مہ رخے بیداری بود

؎ حضرت سید اکبر حسینی ایں غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبہ بست و پنجم ربیع الاول سنہ ۸۰۳ھ درج کردند

دردِ عشق

حدیثِ عشق من افسانہ شد — مثالِ سوزِ من پروانہ شد
ہر آں کو دید زلفِ پاکش آنرا — سر او گشت و ہم دیوانہ شد
عجب قہرے کہ دارد عشق یارب — یکا یک آشنا بیگانہ شد
فلاں زاہد لبِ میگون او دید — شراب دردِ او پیمانہ شد
شبے جعدش بخفیہ بر کشیدم — عجائب قصہ در ہر خانہ شد
چناں رنجور از دستِ تنِ من — کہ بہر درد و غم نشیانہ شد

محمد راز حالِ او چہ پرسی
ضعیفے ناتواں غمخانہ شد

گر یار مرا کنار آید — در وقتِ خزاں بہار آید
گر ناز و کرشمہ ببازم — او عجز کند کنار آید
بر بستہ در و کشادہ سینہ — ہر خندہ بوسہ بار آید
منتے بمراد نار سیدہ — اندر برِ ہوشیار آید
او خواہد و من نخواہم اورا — من عاشق و او بکار آید
کاریست میانہ دو مردم — کز سیوں می ہمہ فگار آید

بیوم

یارے کہ بکار کار ناید
آں یار بگو چہ کار آید

مائیم بیک خیال خورسند — مائیم بہ بند یار در بند
صد شکر خدائے آسماں را — مارا کہ دریں خیال افگند
نتوانم بے جواں خود زیست — اے خواجہ مدہ مرا چنیں پند
اے زاہد پند گوے اسکت — نتوانم دل زیار بر کند
بگذار کہ روئے خوب بینم — ذوقے بکنیم روز کے چند

بیہودہ مخور غم جہاں را — روزے دو سہ خوش بباش بخند
درعشق اگرچہ درد ہجرانست — صد ذوق و خوشی درو ست اگند

بوالفتح بگوے کای محمد
مائیم بیک خیال خورسند

مسلمانان مرا فریاد فریاد — نکردہ است آن مراگاہے دلم شاد
ہمہ کس در خوشی و ذوق و مستی — مرا مادر برائے درد و غم زاد
ز تو جور و ستم تسلیم از من — قضا را ایں چنیں تقدیر افتاد
ز من از لذت دشنام خوباں — پریشاں شد ہمہ تسبیح و اوراد
مرا از آتش ہجراں امید است — کہ سوزد خاک سازد تا برو باد
غبارے او فتد شاید براں در — بدیں دولت بگردم از غم آزاد
چناں از سقف چشمم میچکد آب — ہمی ترسم فرود افتد ز بنیاد

صفاک اللہ ز درد و محنت و غم
سلام اللہ محمد راست یزداد

جور و جفا و یاری با یار یار باد — درد و عنا و سوزش و غم برقرار باد
آں سرو قد مارا واں موور از مارا — عمرے بروز و سال و مہ بیشمار باد
آنکس کہ رنج دارد رنجور خواہدم — شادی بروزگاش و قوت بکار باد
مائیم و درد عشق کہ با وصل نیست کار — وصلش ہوس نداریم و غم برقرار باد
شادی بروزگار جوانان عشق باز — گر وصل ہست رنج و رنج ورنے بکار باد
دو چشم آہواں را غمزہ است شیر گیر — ما را سوز و درد و غمت افتخار باد
ہر در برے کہ درپس آں گہ سرین بود — در کوے عاشقانش ہمی سنگسار باد
او را ہمیشہ عزت و با سرکشی غنا — ما را ہمارہ بر در او افتقار باد

بروز پنجشنبہ ہشتم ذی الحجہ ... مرقلم آوردند

بو الفتح را چہ پرسی زاندوہ درد و غم — پروردۂ ہمیں است ہمیشہ استوار باد

آں وعدۂ وصال کہ کردی وفا بکن

جان و دل محمد در انتظار باد

دل و جانم فدائے آں جواں باد — کزو جان و جہانے گشتہ دلشاد

خرابی ہائے ما زاں لعل میگونست — خرابی ما شود زیں بادہ آباد

ندارم رنجشے از زید و از عمرو — مرا از دست خود فریاد فریاد

من آں بندہ نیم کز بندگیت — بتحریر تو خواہم گشت آزاد

من از تو رو بدیگر کس نیارم — تو خواہی جور کن خواہی بدہ داد

ترا حسن و نمک ہر روز افزوں — مرا اندوہ و غم یزداد یزداد

محمد باشد ے زیں غم دلی ہم

مگر کہ وارہم زیں محنت آباد

جعد موزوں بدام ما بکنید — لعل میگوں بکام ما بکنید

گر لبے بوسۂ زند بہ لبے — بوسۂ را بنام من بکنید

ای جواناں چو بادہ بخش کنید — فضلۂ زاں بکام من بکنید

چشم آہو کہ گرد شیر شکار — حیلہ سازید رام من بکنید

وعدۂ وصل کرد چاشت گہے — چاشت را زود و شام من بکنید

نامۂ گر بسوئش بفرستید — بر سر نامہ نام من بکنید

بہر دیدن ہلال ابرو را — ناتواں و ید نام من بکنید

ای جواں پیر را بکن رحمت — ذوق مستی مدام من بکنید

شاہدے را کنیز کم سازید — مے فروشے غلام من بکنید

تازید مست خوش محمد تو — لعل میگوں بکام من بکنید

درختِ عشق بے گل بار نبود ثمر تلخ است گل بے خار نبود

بوقت کارگر یاری نه کرده است ترا آں یار ہرگز یار نبود

شبے گر مه رخے در بر بغلطد بجز ذوق و خوشی در کار نبود

عجب کارے اگر عشقے ببازی پس انگه درد و غم انکار نبود

ن: افگار

کسے کو عاشق است فارغ نباشد

خوشی شسته محمد وار نبود

مرا زلفِ تو ہر بارے دہد بند که ہم در بند شاداں باشد و خورسند

ن: پیند / باش

دہم دشنام مارا گو تنائے زنم چندے قفا تو خوشتر ے خند

بدستِ خویش اگر تیغے برانی بفرق تو شود بر دستِ اسپند

ن: براہم

من از غم بوده ام ساحل گرفته بیاید عشق و در غرقاب افگند

دل من مبتلائے آں جوانے است که سروِ راست رفتار است کز بند

ن: جوان است

محمد پیر گشتی توبه کن ترا تا کے بچه بازی و تا چند

چه گویم با تو من اے مرد ناداں ندارم من دل و جاں آرزومند

مگر که گاه مردں آیدم خصم بصورت امردے خوب خداوند

کشیده آستیں بالا بخصمی کمر بندے ز زر کرده کمر بند

زہے جاں کندن شیریں در آنحال چنیں جاوید دولت بر که بخشند

اگر جاں را بدستِ او سپارم زہے عاشق که من باشم خردمند

مرا در گور مونس نیست جز وے

که از وے جمله غمہا شد پراگند

دل استاد من ہر چه مرا از لطف فرماید مداماں گیرمش در بر که ہر چه از دوست می آید

چنیں حسنے که تو داری نمک چندیں ترا که ہست ہمه عالم فدا سازی بحق الحق ترا شاید

بحمد اللہ چنانستی ہمہ کس ور ثنائے تست | وگر نادر رود حیسے کہ خوباں ایں صنعت باید
اگر عاشق کہ دگر عاشق کہ از گاہے بیارد ناز بازی | ندانی کوز نو سیرت ز فرط عشق گر زاید
نیاز و ناز بازی را از گاہے ملامت گوئے بیجا صل نہ یداست حسن وزیب | زباں آلودہ تر دار د بدانکہ ژاژ میخاید
بہر ساعت کہ می بینم مزید ابتلا باشد | بلائے درد و غم لا بد بہر روئے دگر آید

محمد مرد غفلستی چرا دیوانۂ عشقے
کہ ترک جان و دل گفتن مرا خواجہ بفرماید

دل از سودائے زلف یار نا سود | ازیں سودا ندیدہ ہیچ کس سود
زیانش را خوش آنکو سود بگرفت | مگر آں شخص ازیں سودا بیا سود
نظر بر چشم خوباں فرض عین است | کہ روشن می نماید عکس مقصود
ز ہیبت عشق از دو زرخ مداں کم | بر آرد از دمار عاشقاں دود
پناہ سایۂ سروے نشینم | کہ سدرہ ہست ہمہ آں ظل ممدود
ترا گر حسن ہر روز است افزوں | مرا ایں درد و غم اندوہ افزود
ز وصل او زمانے برنخوردیم | ولیکن درد او ہمواره موجود
محمد عشق بازی شیوۂ تست | شود ہاں عاقبت کار تو محمود

نود گشتہ است عمرت اے ابوالفتح
رسیدہ بانود در حکم مقصود

یار من شہر نگیں است چہ تواں کرد | کودکے نازنین است چہ تواں کرد
طلب وصل زو میسر نیست | دلبرے پرز کین است چہ تواں کرد
او نداند کرشمہ کردن لیک | خلقش ایں چنیں است چہ تواں کرد
بوسہ چوں بخواہم از لب او | غمزہ اش در کمیں است چہ تواں کرد
چشم از اں رخ چہ گونہ بر بندم | دیدنش عین دین است چہ تواں کرد

ہیبت
نابود
خلق او

پند گویا ز پند خود باز کے | بے رخش دل حزین است چہ تواں کرد
نقش او بر جبین جان و جہاں | ہمچو خاتم نگین است چہ تواں کرد
عالمے از جمال او برخورد | خواجہ شیطان لعین است چہ تواں کرد

از پئے کہ سرین وحید دراز
میر ماو اسپین است چہ تواں کرد

خوبرویاں اگرچہ بسیار اند | شیوہ و شکلہا بسے دارند
ہر کسے شد اسیر ہر شکلے | ہر یکے در خیال و پندارند
آنکہ عاشق جمال مطلق شد | از تعین شخصے بیزارند
جز یکے در میاں نمی بیند | واں یکے در یکے یکے دارند
خال و رخسار او فریبے رہند | کفر و ایماں ہمارہ درکار اند
دیدۂ اہل درد و غم زدگاں | ہمچوں ابر بہار می بارند

ایں شخص
یقین دہند
فریب دہند

اے محمد تو عشق بازنۂ
عاشقاں ہر نفس گرفتارند

ہر کہ در بحر عشق غرق افتاد | گوہر شب فروز دتش داد
نام مجنوں بلند لیلےٰ کرد | حسن لیلےٰ رواج مجنوں داد
خوب را اے خدا اے خوار مکن | شاید بے مفلسے رسد بمراد
در فغانم ز دست آں خودکلم | می کند ظلم و می نہ بخشد داد
عشق آمد مرا ز دولت او | محنت و درد و سوز و غم زدہ داد
می کشم جور و می خورم اندوہ | پیش ہر کس نمی کنم فریاد
باچنیں روے خوب و خلق دگر | مادر دہر کود کے کم زاد
نیست جائے کہ نیست از و خشنود | نیست آں تن کہ نیست ازو دلشاد

اے محمد زکن مکن بگذر
یار را بندہ باش خواہ آزاد

شراب عشق را خفیہ بنوشند | متاع زہد را پنہاں فروشند
زمانے خوش بوقت خویش باشند | برائے دی و فردا ہر چہ کوشند
چرا بجرے بوقت خود نگردند | چرا چوں چشمہ کوہے بجوشند
زہے ذوقے خہے مستی بلے وقت | کہ مے با یار نوشند و خروشند
برائے یک نظر بر روے خوباں | بسے پیتاں محنت را بدوشند
دلا بر خواست حق میدہ رضائے | کہ بر راندہ قلم بیہودہ کوشند

محمد یک نفس آرام وانجام
کہ پستانِ عقیمہ را ندوشند

خداوندا خداوندا بدہ داد | مرا از دست من فریاد فریاد
جہاں جملہ بکام ما عجب نیست | ہمیشہ درد و غم یزد او یزداد
خیالِ جعد او بس کنج شیں را | پریشان میکند از کار رو او راد
دلم تا شد اسیر آں دو گیسو | ز بند بندگی شد پاک و آزاد
ز دم دستے بسودم نار پستان | ازیں راحت دلم باسینہ بکشاد
تعالی اللہ کہ عشق سرو قداں | بگویم راستی بو الفتح یزداد

ہمہ عالم بذوق و خورمی خوش
محمد مادرت از بہر غم زاد

کش برسن قرار آں دل نماند کش سر امن و قرار بود | گوئی ہمیشہ غم زدہ روزگار بود
لب بر لبش ز دم کہ از اں بر خورم مگر | آنجا ہمہ خیالے و وہے بکار بود
از حاصل محبت و عشقش چہ پرسیم | درد و بلا و محنت و رنج و فگار بود

زہے ذوق خم مستی

خیالِ جعد او بس کنج شیں را

خیال جعد او بس ...

در بوستان عشرت خود کرده ام گذر — میوه گلے نبود ہمہ خار خار بود
بودم بیک شراب کہ یک بوسۂ لبت — مست و خراب کرد ترا خود خمار بود
تیغے کہ دوش بر سر من بر زدی زخشم — کاں سر ز تن برفتہ درین انتظار بود
عمرے کہ بر در تو ابوالفتح خوار زیست
باشد کہ سروری وہمہ افتخار بود

شمع رخسارے مرا پروانہ کرد — لعل میگونے مرا مستانہ کرد
جور او بشنید ہر کہ در زماں — دفترے بنوشت خوش افسانہ کرد
اے کہ می پرسی چرا دیوانہ — زلفِ خود را گو چرا دیوانہ کرد
آشنائی با فلاں کس کم کنی — کاشنا را او ز خود بیگانہ کرد
من سرود حجلہ میگفتم شبے — آں عروس مست من فرغانہ کرد
کیست کو جانہا پریشاں می برد — یار دانم زلفِ خود را شانہ کرد
من نخوردستم عرق نے آب جو
ای محمد لعل او مستانہ کرد

محمد عشق را ہنجار باید — طریق جادہ بس ہموار باید
بروں شد را بہ بینند و دروں ہم — گریز گاہ را دروار باید

به بیند چوں درون ہم

اگرچہ خوبرویاں نیک خوبند — جفا و ناز ہم درکار باید
ازاں لب بوسہ گر شد اشارت — ازیں سو کارے افگار باید
مرا شیریں زبانی ازکجا شد — لب معشوق شکربار باید
محمد عشق بازی شرط کار است
ولیکن عشق را ہنجار باید

جز جعد تو اے جوان دلبند — در خانہ دل بلا کہ افگند

شمع رخ من ہمارہ می سوزد | جان و دل من فدات کے اسپند
ہر شام مراست گریہ و رنج | تو صبح صفت کشادہ می خند
آں جعد و سرین است کوہ و مار است | مارے است سیہ بکوہ الوند
ایں مردن من زعشق تا کے | ویں ناز و کرشمہ تو تا چند
با ذیل تو دل چناں بہ بستم | چوں خرقہ صوفیاں بہ پیوند
تو عیب بتاں چنیں مچینی | گر زشت مزاج تنگ چشم اند
حسن و نمکے کہ در تو افزود | سوز دل من بکرد صد چند

بو الفتح سخن ز لعل کم گو
بنراو د آنچہ ہست در آ و ند

حسن تو اے نگار مرا عشقباز کرد | شکل تو اے سوار مرا ترک تاز کرد
اے ہر کہ دید قبلۂ ابروے آں جواں | از قبلہ باز گشت بستمش نماز کرد
آں قد ہمچو سرو رخ لالہ فام تو | از کشت و باغ ہر دو مرا بے نیاز کرد
وی بادہ خوردہ ہست و پریشاں ہمی گذشت | دنبال او نمودم و او احتراز کرد

الطاف دوست عام و لیکن مرا خصوص
دشنام چند داد ز خلق امتیاز کرد

اگر یار ما ہستی خردمند | مدہ دیوانہ و سرمست را پند
مرا در گریہ و اندوہ مید ار | تو با بیگانگاں خوش باش می خند
ز من آسودہ تر دیگر نباشد | کہ ہستم من بدرد و رنج خورسند
شکال جعد تو بندیست محکم | کہ در ہر پیچ اش چند یست در بند
کمند جعد تو دامے دراز است | بہر حلقہ دو صد شہباز افگند
جفا و ناز تو ایں گریۂ من | نظارہ کن میان روزکے چند

سرینت — فامت — گرفتم — ابو الفتح را

نہ من مانم نہ تو نے ناز و گریہ | بماند جز کہ بو از عود و اسپند
شدم پیر کہن در عشق بازی | مرا توبہ نمی بخشد خداوند
اگرچہ آشنائے بحر عشقیم | ندیدم عشق را اندازہ آوند
سرم در گرد پائے مادرے باد | کہ زادہ چوں تو زیبا روے فرزند
چو مرغ وحدت اینجا کرد پرواز | ممکن کن را بیکبارہ پراگند

یکے کفرے دگر بنگر نہانی
محمد با بتاں خوش ہست و خورسند

کہ دید آں چشم تو وانگہ بہ غلطید | کہ زود ستے بجعدش بس بہ پیچید
کرا با جعدِ تو افتد سروکار | ہمارہ چوں سیہ مارے نہ گردید
کہ زد بوسے بہ لعلِ تو نشد مست | شدہ دیوانہ در میخانہ گردید
گدائے بر سرِ کویت گذر کرد | کہ از ہر دو جہاں یکبارہ برید
حریف من شبے سرمست آمد | سرے بر زانوم بنہاد و غلطید
بخفت و بخت من بیدار بودہ است | چگویم تا چہا چشم دلم دید
شدم در باغ و باغی خفتہ بودہ است | چگویم تا چہ گلہا جان من چید
ہمہ دیدم صفا و روشنائی | مگر نورے ز روئے یار در زدید
محمد را بپرس از عشق بازی | کہ او از جد خود احمد بپرسید

بگفت ای کودکِ شائستۂ من
زہے کارے کہ آں فرزند گزید

آں جواں من جواں ارجمند | من یکے محتاج و مسکیں دردمند
من کیم تا لاف یاری اش زنم | ای ہزاراں بر رخش چوں من سپند
رسم رسوایاں مرا خوش آمدہ است | نیکنامازا اہدا بر ما بخند

تا عشقیم
را او ما
دارد

تا کہ جعدش سر
بپیچید

کیست کو بر پائے سروے پست گشت — تا کرا باشد چنیں بختے بلند
ذل وخواری کس نکرده است اختیار — بر درت تقدیر حق ما را فگند
عشق بازی اختیار من نبود — ہر کجا خواہند سر خود نہند
ما بہ پیش کس فرو ناریم سر — لیک جعدت تو مرا شد پائے بند
ہر کہ عاشق می شود دیوانہ ایست — تو بزنجیر سر زلفش بہ بند

سید بو الفتح یا وہ مے رود
گرد آور زاں دو جعدم چوں کمند

گرچہ ہستم سر فرازے ارجمند — بندہ گشتم من ترا اے دل پسند
دوستی سرو قد گلعذار — گلبن عیش مرا از بیخ کند
من اسیر و مبتلائے ماندہ ام — نیک خواہانم چہ می گویند پند
پیر مردے عاشق یک کودکے است — بالضرورت گشتہ است او ریش خند
مرداں خود جان خود در باختند — بہ رخ خود برقع میداری تو چند
از خیال خال زلف و روئے تست — صوفیاں کاندر سماعے می جہند

ای محمد گر تو عاشق گشتۂ
ہمچو من دیوانہ باش و ہم لوند

آتش عشق و محبت در دلے کافروختند — جان و تن با سینہ و دل ہمچو کاہے سوختند
در بر ہر کس قبائے و کلاہے بر سر است — ژندۂ درد و بلا را بہر ما ہم دوختند
اوستاد عشق و پیر درد از مہر و کرم — صبر بر جور و جفائے دوستاں آموختند
اے خوشا مرداں جوانمرداں راہ عشق او — از برائے درد و غم را دین و دل بفروختند

ای محمد ہمچو پروانہ بسوز از شمع رخ
آتش عشق و محبت در دلت افروختند

ل ہر کرا خواہند بر سر می نہند

ل است

ل سر فرازد ارجمند

بیچارہ دلے کہ مبتلا شد | تو تش ہمہ محنت و بلا شد
اے ہرچہ کہ بود ناسزایش | عشق آمد و ناسزا سزا شد
عاشق نہ بود بہ شرع ماخوذ | عشق آمد و ناروا روا شد
این آتش عشق سوخت جملہ | یارب ہمہ خیر و شر کجا شد
اے ہرچہ کہ بود دُرد و تاریک | عشق آمد و روشن و صفا شد
ما جملہ جہاں بیک پیالہ | دادیم کہ درد را دوا شد
یارب کہ چہ دارد آں عشق | بیگانہ کہ بود آشنا شد
مرغے کہ صبور بود و زاہد | عشق آمد و مرغ در ہوا شد
عشق آمد و رفت ہرچہ باماست | کاں غم و محنت و بلا شد
اے یار بیا کہ من برفتم | جان و دل و دین ہمہ ترا شد
اے ہرکہ نباخت عشق بازی | او زادہ نادرستش چرا شد
تا لذتِ درد عشق گیرد | بر زینت خم ابتلا شد

گر دار زبان خود محمد
کایں قصۂ حریم کبریا شد

شرابے خورد و خوبے خوب تر شد | ہر آنکو دید او را بے خبر شد
ز شوخی چشم مستان است غلطاں | رخش چوں لالۂ تر تازہ تر شد
خراماں میرود سینہ کشیدہ | ہر آنکو دید دستش در کمر شد
سیہ خطے کہ گرد رو بر آمد | تو گوئی سبزہ گرد غنچہ بر شد
دگر ہم نسبتے کردم تو بشنو | تو گوئی کلفہ بر روئے قمر شد
ہر آنکو قبلۂ ابروئے او دید | ور امحراب بر سمت دگر شد
گر از لعلش چکید یک قطرہ مے | جہانے مست گانہ بے خبر شد

ہر آں تیرے کہ زاں غمزہ کشاید جگر نیشانہ سینہ چوں سپر شد

جمالِ تو دگر حُسنے نمودہ

محمد را غزل وزن دگر شد

زچشم مست تو عین الیقین شد کہ ہر کہ دیدہ اش بے عقل و دیں شد

ہزاراں آفریں با دا بریں دل کہ با درد و غم تو ہمنشیں شد

اگر لطفے کند لعلِ لب او چرا غمزہ ترا اکبری و کیں شد

پر از کبری

زبوے جید و جیب و دامن او چمن با مشک و عنبر شرمگیں شد

سلام اللہ ای ساقی غمہا بدہ پر پر کہ قسم ما ہمیں شد

من از سودا ے ایں خود سود کردم زیان جان و جاہ و مال و دیں شد

محمد از کہ شد رنجور و لاغر

غمم شادیست و رنج من ہمیں شد

دل عاشق اسیر یار باید تنش آزردہ و افگار باید

لبش خشک و دو چشمش تر ببینی بزنگ زعفراں رخسار باید

باہ سرد و سینہ گرم یابی تنش لاغر نزار و زار باید

غذاے او نباشد نان و آبے بخوردن خون دل در کار باید

ہواے گلستاں او را نباشد خوشی و کشت او در خار باید

دلش غمگین و سینہ پارہ پارہ تنش رنجور و پر آزار باید

بیاید تا کشد او جام مستی براے درد و غم ہشیار باید

ہمارہ عاشقاں صائم بمانند بخرمائے لبت افطار باید

محمد عاشقاں گمراہ باشند

براے گمرہی سرکار باید

تعالی اللہ چنیں بر من خدا کرد ۔ کہ محبوب مرا از من جدا کرد
چگویم بر کہ ظالم از کہ پرسم ۔ نہ ہم گردن کہ ایں حملہ خدا کرد
مسلماناں مرا فریاد فریاد ۔ حزینے ہم بدرد من دوا کرد
شبے با ماہ روئے بودہ آم خوش ۔ طلوع صبح ما را در بکا کرد
فراق آں کلہ پوش قبا دار ۔ قمیص ہستی ما را دوتا کرد
ز درد و غم نبود ستم شعورے ۔ وے آں نظرۃ الاولے بلا کرد
ہوائے وصل تو ما را سبک ساخت ۔ لطیفے ناز کے مشکل ہوا کرد
نکردست ہیچ کس با من وفائے ۔ مگر کہ درد و غم با من وفا کرد

کہ مرضم ہم
خوش غنودم
قبا پوش و کلہ دار

ز درد و غم محمد بر خوری تو
بہ برخورداریت مادر دعا کرد

آں چشم مست او کہ دلم را خراب کرد ۔ تن را نزار ساخت جگر را کباب کرد
چشمش نگر کہ ہر طرفے لحظ می کند ۔ غلطید نفش بہ بیں کہ جہاں را کباب کرد
یکبوسہ با کنار از و کردم التماس ۔ دو شے و چشمکے زد و ہر دو جواب کرد
از لطف خود نہاد زباں در دہان من ۔ آوند خشک سوختہ را پر گلاب کرد
وعدہ بکشتنم کہ نمودی درنگ چیست ۔ رحمت خدا بر او کہ بکارم شتاب کرد
تیرے کشادہ بود بسمت شکارئ ۔ بر سینہ ام خطا شد و ترکم صواب کرد

خراب

اللہ ے چشم روسیاہ چہ تر دامن است شوخ
بوالفتح را یک نظرے بین خراب کرد

تا این

یارا آمد بوسہ ستم زد ۔ شہ آمد و طبلکے کرم زد
خوش وقت کسے کہ جام عشقش ۔ برخورد و پیالہ دم بدم زد
سر ہر کہ بدرد و غم برافروخت ۔ در ملکت عشق او علم زد

ای ہر کہ بدید لعل میگونش | خمارہ تمام را سلم زد
او دفتر عشق ہر نوردیست | بر ہستی و نیستی قلم زد
او قایل صدق و راست کاریست | آنکس کہ وجود بر عدم زد
معشوق بہ پیش او خود آید | در عشق کسی کہ یک قدم زد
از لطف کسی کنار بخشید | وانگہ لب بر لبم بہم زد
از صحن نبرد گوی او برد | خود را کہ زکمترانش کم زد
ما ہیچ حدیث را ندانیم | عشق آمد و جملہ را و کم زد

بوالفتح مست آن خیالم

دوست آمد و بوسہ ستم زد

دلت تا بر رخی چون مہ نباشد | زدرد و سوز غم آگہ نباشد
ہمہ در مہمانی یار گردند | بوقت درد یک ہمرہ نباشد
اگر با کودکی پیرسی نبازد | بریشش جز ہمہ قہقہہ نباشد
پس از دیری وصال یار یابند | زبس لذت بجز خرخہ نباشد
گزیند گر بکار ما جدائی | بجز اندوہ و درد وہ نباشد
جمالی این چنین بی عاشقی نیست | عروسی این چنین بی شہ نباشد
ہزاران آفرین بر صانع تو | چنین صورت بدرد زہ نباشد
ہوائی خود اگر مرغی پریدی | ببام آن مہ من رہ نباشد
اگر بوسی ز لعل او بخواہم | از وجز غمزہ وجز نہ نباشد
ولی کاقند فروکوی زنخدانش | بوسعت عیش آن خود چہ نباشد

محمد عشق بازی نیستی تو
ترا از درد و غم آگہ نباشد

منت خدای را که مرا عشق باز کرد | از دل قرار برد و تنم را گداز کرد
چشمش که فتنه باز و غمزه که خون خورد | جعدش که دل رباید و قصه دراز کرد
هر کس که دید قبلهٔ ابروی آن نگار | محراب را گذاشت و بهانسو نماز کرد
هر کس لب خراب ترا جام باده کرد | سر سینه را کشید بسی سرفراز کرد
تو عشق را مدان که کم از دیو با پریست | بر هر که شد مسلط گمراه ساز کرد
ای خواجه مقام که از جان و سر بخیز | کار قمار باز بحق پاکباز کرد
هر محنت و جفا و ستم بر تو میرسد | در بوسه بدانی او زخم کاز کرد

بوالفتح عشق بازی وانکه گمان زلهر
او عشق باز نیست از و احتراز کرد

منت خدای را که مرا عاشق آفرید | بهر غمان و گریه و اندوه برگزید
شبها گذشت روی عنودن ندید چشم | گوئی که آشنائی زین آشنا برید
هر یک برای چیزی حق آفریده است | ما را برای محنت و درد و غم آفرید
دلال شوق عشق چو بازار گرم یافت | جان و دلم بداد و دلالش بها خرید
تیری که ترک عشق بسمت دلم کشاد | دل عزو بی نمود که جان را بهر کشید
بلبل بباغ غنمند و از درد گل گریست | از آب چشم بلبل گل هر طرف دمید
در سر اگر ندارد بر چشم رسم عشق | ابروی را بگو که چرا تیر تو خمید
بر در فتاده کشته معلوم نیست قاتل | منکر چه می شوی تو که بر نعل تو چکید

بوالفتح شیخ کهنه و این نخفه تر بهین
بر شوخ کودکی که بر غبت شده نوید

ما را حیات بی تو میسر نمی شود | جز نقش تو بسینه مصور نمی شود
تقدیر خواست چون تو مثالی دگر کند | آخر بفکر دیده میسر نمی شود

ن: هر کس که آن خراب

مرید

چیزے بانتہاے کمالات خود رسید | بر وے مزید نقصان دیگر نمی شود
حق التحقیقت است که الله قادر است | نقصان عقل ماست مقرر نمی شود
بے نور آفتاب و بے روشنی چراغ | ایں کلبۂ ظلام منور نمی شود
ایمان وکفر ہر دو ز ایند زانکہ | طاعت گناہ ہر دو برابر نمی شود

مارا دلے کہ بود بدلبر سپردہ ایم
نساخ رانسخ مکرر نمی شود

بوالفتح

مرا با جعد تو کارے چہ افتاد | دل وجان و تنم قربان تو باد
خیال وصل تو با د صبا ہم | مرا خوش کردہ میدار ند بر باد
پریشاں کرد گیسوے تو دل را | بغارت برد ہر از کار و او راد
سرِ یں وقد تو طوبی است و بستان است | کہ در شنید بجز ابدال و اوتاد
دل من برد و کرد اغماز و انکار | مسلمانان مرا فریاد فریاد
نہالِ قدّ او یا رب بلائے است | مرا برکند او از بیخ و بنیاد
بخندا ے زاہد و شیخ و مذکر | مرا بارسم رسوایاں خوش افتاد

ترا ہست عشق بازی رسم معتاد
محمد تو ہین خواد از خدا داد

ولغیان

دل وجانم فدائے آں جواں باد | کز و ہر جانبے شوراست و فریاد
یکے گوید کہ دل از دست من برد | دگر گوید کہ جانم داد برباد
چہ نالم پیشِ تو از ظلم و جورش | چہ گویم گر ستم کاریست و بیداد
چہ بنائی جفا ہر لحظہ زاں چشم | نہادی خانۂ بیداد بنیاد

بدست بیوفاے ام گرفتار
ابوالفتحا مرا فریاد فریاد

بے نیازی ناز بازی میکند | تو نیازی جاں گدازی میکند
جملہ دیہہا را بیغماہی برد | لشکری ترک و تازی میکند
سرورا پامال می سازد بباغ | بر گلستاں سرفرازی میکند
عشق او بر جان مسکینم بتاخت | با کبوتر باز بازی میکند
لعل بخلے میکند یک بوسہ را | دل بہ وہش کارسازی میکند
عاشقے کو جعد او را میکشد | دست بر مارے درازی میکند

اے محمد مرد عشق او نہ
بی نیازی ناز بازی میکند

درد ے کہ دوا پذیر باشد | دل لوٹے وبجاں گزیر باشد

درجاں دبجوے بجاں گزیر باشد

جانے کہ ز عشق مبتلا شد | او روشن دل بصیر باشد
چشمے کہ ز خوب باز بستہ است | بینا نبود ضریر باشد
یک لحظ نظر ز خوب روے | اندک نہ بود کثیر باشد
از دیدن چپ و راست غم نیست | محبوب چو در ضمیر باشد
مجنوں نہ کند نظر بخوبے | لیلیش چو بے نظیر باشد
او سخرہ کودکاں بدخوست | گر عاشق مرد پیر باشد
از گشتن پائمال غم نیست | گر سرو ریت دستگیر باشد
شاہے و شہنشہے است آں دل | کو جعد ترا اسیر باشد
بر دست کشی چہ زہرہ داری | گر جعدے پائے گیر باشد

بوالفتح تو خوار آں درستی
ایں خوار وے امیر باشد

ہر کرا درد عشق قوت شود | نفی ہستیش با ثبوت شود

دنش (سه)

زلف او را مثال افعی داں | ہر کہ دل بستے زند بموت شود
گر کشاید زباں لب شیریں | افصح الناس در سکوت شود
بیت و شعرے کہ ذکر جعد درا نیست | خانہ اش افضل البیوت شود
کہ سپر بنا ہر آنکہ در پی تست | پیشگی سنگسار کوت شود
مہر و مہ را نظیر و فرقے نیست | ور بود در روشنی روت شود

اے محمد ز وصل و ہجر رہد
ہر کرا درد عشق قوت شود

عشق بازا شراب باید خورد | مست و مدہوش ہمچو باید مرد
گر بخواہی ہمارہ باشی مست | لب خود بر لبش بباید برد
نیست مقصود بادہ جز مستی | خواہ صافی بنوش و خواہی دُرد
غیرت کبریا بر آید گر | چہ نبی و ولی بزرگ چہ خورد
عاشقاں را بدہ محمد پند | کہ شب و روز بادہ باید خورد

اے نظرباز اہل دل کہ توئی
میر بوالفتح گو ز میدان برد

عاشقے کو شراب بر نخورد | خویشتن را بدست می سپرد
پردۂ کبریای عزت را | زور مستی وے فرو بدرد
عاشقے صادقے است و نادر | کز پے یار خود ز خود ببرد
عاقبت خیر بادہ نوش ہمانست | مست و بیہوش در خمار امرد
ہمت تو ترا روا دارد | کہ دو دین و آں جہان بخرد
طائر ہمت تو تیز پرست | ہم ازاں در درآورد بپرد
اے محمد بلند ہمت باش | عشق را قوت کرد تا بخورد

(سه) مدہوش در خمارہ مرد

بلبلے باش گلبناں رابوے
نے خرے کا خرے فتادہ چرد

گر یار رہِ صفا گذیرد　　دردِ دلِ ما دوا پذیرد
آنکس کہ شہیدِ عشق گردد　　زاندوہ و درد و غم نمیرد
سر حلقۂ پیشوائے رندانست　　آنکو پسِ جعد یار گیرد
بوالفتح امیدہا برآید
گر یار رہِ صفا گذیرد

حسن رخ تو جمال افزود　　جان و دل و دیں تمام آسود
یک لحظہ بچشمکے کہ دیدی　　جاں را برسید عین مقصود
سرمست خراب کرد آں لب　　از دور اشارتے کہ بنمود
اے وائے ہزار وائے بر تو　　گر یار تو نیست از تو خوشنود
عشق آمد و رفت عیش و عشرت　　صد محنت و رنج و غم بیاود
بنیاد نہاد عشق بازی　　جز درد و بلا نبود مقصود
اے عاشق خوش بکش ملامت　　عشاق ہمارہ اند محمود
بوالفتح نشان عشق فرما
چگویم زو نہ حد است و نہ محدود

ہر چہ در عاشقیت پیش آید　　گرچہ نوش است و گرچہ نیش آید
بر سر و سینہ و دو دیدہ بنہ　　زیں سپس کم نہ بلکہ بیش آید
پیشۂ عشق ہر کہ شیوہ گرفت　　درد او را بجائے کیش آید
اے جواں مرد عشق بازی ہست　　عشق را شیر ہمچو میش آید
اے محمد خدائے را بہ پرست

مرد عابد بروں ز خویش آید

ردیف را

نے ممکن وصف وجای تقریر آں کیست کہ مسیر و دبہ نخچیر

از دست کمند گیسوانش پائے دل دوستاں بزنجیر

استاد معلماں بابل نپیرایہ دختران کشمیر

اینست بہشت کہ می شنودی کز دیدن او جواں شود پیر

در باغ وجود سادہ بنگر صد گونہ بہشت گشتہ تصویر

یارا سر ما و آستانت رفت است بریں حدیث تقدیر

سودائے بتاں ز سر فرونہ ورنے خرِ لے شوی توای پیر

خر لے

بیچارہ و مبتلا ست بوالفتح

تدبیر شِش چیست ترکِ تدبیر

بس جعد و سرین آں ستمگار ادبار نمود روئے اے یار

ادبار نمود روئے ادبار

از لعل لبش گہ مے چکانست سرمست شدیم بلکہ ہشیار

دانستم ذوق مستی مے کردیم ز توبہ توبہ صد بار

گر ہست ہوائے کشتن ما مارا بدست ہجر مسپار

آہستہ ترے براں سبکتر تا گیرم ذوق در دل بسیار

من سر بہ نہم تو تیغ میراں لیکن بہ ہزار ناز و انکار

ایں راندن تیغ ذوق راندن میخواہم از خدائے جبار

ہر دو ابدی شُو محمد با محنت و درد و غم گرفتار

شو و

تو ہر چہ کنی بدیدہ و سر دارم دلکے ہمی وفادار

بروز دو شنبہ نہم ذی الحجہ ۳۲ سنہ مر برائے کتابت دادند

ایں عالم پر زخوبرویاں است
الحق کہ بہ پیش تست اقرار

شاد باش اے عاشق دیدار یار — فارغ از نابود و بود روزگار
غرقہ در دریاے مستی و خوشی است — آنکہ او میگوں لبے دارد کنار
ہر کہ با خوباں نشست است خاست است — از سر زہد و صلاح و رسم و عار
جعد او دیدم رسیدہ بر سرین — وہم بردم کہی بر رفتہ مار
ہر چہ از یارے رسد خوشتر بود — گرچہ باشد محنت و درد و فگار
جرعہ یابم اگر از جام عشق — جان و دین و دل کنم بروی نثار
اے کہ پندم میدہی از یار دل باز آر — باز می آرم وے بے یار دل آید چہ کار

ہر کہ با خوباں نشیند خیزد از جان و جہاں
عاشق و دیوانہ گردد گم کند صبر و قرار

بامداداں چوں نباشد دیدن رخسار یار — مژدۂ شادی نماند تازگی روے یار
گلبناں را بر فزاید دلبراں را حسن و ناز — عاشقاں را وصل باشد بیدلاں را غمگسار
تو نظر بر خوب داری قد و قامت بنگری — من نہ بینم در میاں جز حسن و صنع کردگار
آں سرین و آں کمر آں جعد تو دانی کہ چیست — آں یکے کوہے ست و دوم کاہ و سیوم ہست مار
قدسی گر صورت بازی نمودست مر ترا — شاید ت سازی تو او را حاصل آں روزگار
گر تو دنیا می پرستی عاشق موے نہٴ — ہاں بگو استغفر اللہ ای محمد از دو کار

پاک باز و پاک باش و پاک ساں و پاک دار
نیست اندر ہر دو عالم جز یکے اندر شمار

آمد گہے انکہ یار با یار — گیرند کنار و بوسہ در کار

پس دیر سے آمدہ ز دوری — زاں سینہ بسینہ سود اہر بار

(حاشیہ: نشست / زیادہ؛ بازی نمودے / گر ترا)

سہ حضرت سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ ششم صفر سنہ ۸۰۳ھ و نیز در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۰۳ھ درج فرمودہ اند

صد راحت زاں دو بوسہ افزود — گیرم کہ ز کار بود نہ آزار

از سرو براستی بگویم — چوبے است دراز بے گل و بار

از قامت یار من چہ پرسی — پر بار گلے است خالی انخار

سروے است و لے چو ماہ روشن — ماہے است و لے بسے نمک دار

عشق آمد و غم بر آمد — بربست فراغ رخت را بار

بوالفتح مپرس از محمد

مسکین و پر غمے گرفتار

مائیم بدرد دل گرفتار — مائیم اسیر آں جفا کار

مائیم بو ہم لعل مفتوں — مائیم و خیال خال آں یار

سودا زدگان زلف اویم — حیراں شدہ گاں آں ستمگار

مائیم سلیم و دل شکستہ — زخمے بزد ست آں سیہ مار

افسوں چہ کنم اثر ندارد — ماہے بگزید عشق اے یار

ما ہم بہ ہوس بہ بر گرفتیم — بر شکل دو زلف یار زنار

مے نوشد و مے فروشد آں ست

بوالفتح محمد است مے خوار

آں جواں راست قد کژ رفتار — جگر و دل بخوردہ چوں گفتار

آں جواں کہ سرین است ہر کہ بدو — رو کند او نماید استدبار

غمزہ اش ترکے است خونریزے — لعل او ہست ساقی خوں خوار

گشتہ ام من اسیر زلف یکے — سخت استوار بر جفا و فگار

جعد او خانہا خراب کند — سینہا را ہمی گزد آں مار

پدرش تا کدام بد بختے است — مادرش تا کہ ہست آں بدکار

گاز بود ن آزار ۱
بکار بود ن آزار ۲

ما را ۱
دو جعد ۲

ن صبور ۲

کرد بو الفتح بس گناہ عظیم
یک نظر شد بلائے او ہر بار

ترا حسن و نمک با زیب بسیار | کرشمہ ناز ہم ہستند در کار
ترا جعدے سرافراز بیت سرکش | خرابے کثر روے سختے سیہ مار
بہ بیں ہر دم کہ چشم چو نہ غلطانست | نباشد این چنیں شخصے وفادار
بیک چشمک دو عالم را ببازد | مگر غمزہ کہ ترکے ہست خوں خوار
نہ بُد در ملک بالا ہیچ سروے | خراماں رہ روے چوں کبک رفتار
سر زلفش عقیل عاقلاں را | بجولانی شدہ ہر سو گرفتار
اگر خندہ زند لب را کشاید | شود پیدا چو دندان گہر بار
دہاں بستہ شود ہر قابلے را | مثال گنگ باشد گاہ گفتار
کسے کو خال و خد تو بدیدست | بدانست کفر و ایمان است در کار
کدام است او کہ با من عشق سازد | کر آں دل کہ خواہد وصل آں یار
ردائے کبریائی در برِ من | ازار بے نیازی کردہ اظہار

شنیدی ایں غم آنزا بر آمد
بر آں کوہ سریں افتاد چوں خوار

غم تازا کہ بر آمد
غم ما را چوں آمد
بر آں جعد شبہ

بدام جعد آں شب کرد بر کار | مبادا شکل من دیگر گرفتار
چہ شیریں بازی است ایں عشق بازی | نباشد گرد رو تلخی گفتار
ہمہ شب با جوانے مست خفتہ | کنار و بوسہ ہم بود در کار
زہے ذوق و خوشی و روح راحت | زہے مستی خمارش نے نہ افکار
وقار و قربا شد بس بلندے | ترا گر گہ سریں گرد سنگسار
ببازی عشق ور دردی نوشے | تو خود را در جہانِ انس شمار

منم تنها و تنها باد زلفش — سرے نیست گویم باکه اسرار

گرفتاری ما آزادی ماست — ترا من بنده گشتم ز احرار

ترا سودائے جعدے گر بسر افتاد — ازاں حلقه بروں شد سخت دشوار

مپرس از من محمد چونہ تو

گرفتارم گرفتارم گرفتار

درختے دیده ام سروے . . . — که بارش بسته بادام و انار

زہے حسنے که دارد آں جوانمرد — دل و ناز و کرشمه بسته بسیار

سیه خالیست بر لعل لب او — حبش با روم شد زاده بیکبار

زخوباں هرچه می آید همه خوب — دریغا نیست کس زیشاں وفادار

بهار آمد جہاں را تازه تر کرد — بجائے گل به بسته در دلم خار

محمد را ز حال او چه پرسی

گرفتارم گرفتارم گرفتار

من ندارم هیچ دلبندے مگر گیسوے یار — من نجویم هیچ دلجوے مگر لعل نگار

من ندارم هیچ دلجوے مگر گیسواں شمع رخ — من ندارم جز پناه بیکسی و شرمسار

عشق پیچاں کهنه شود دادو دوائے کم بود — هر زمانے میفزاید محنت و درد و نگار

صد هزاراں عزت و دولت بود جانا مرا — گر بمیرم بر درش آزرده و خوار و نزار

گر بدست خویش خون من بریزی دوست — ور تو فرمائی بود هم کار و بار و بارکار

زاهدا طعنه مکن رو خوب را کن لحظه — تا بدانی روز افتاده چه دارد روزگار

اے محمد بارها من گفته ام من بارها

زنهار از عشق بازی زنهار زنهار

ندیدم همچو تو یارے ستمگار — نیابی همچو من دیگر گرفتار

من ندرم هیچ دلسوزے مگر آں شمع رخ عشق کهنه چوں

؎ ایں غزل صرف در دیوان نمبر (۳) یافته شد آخر الفاظ مصرعه اول مطلع را کرم خورده

ندیده چشم تو الا که غلطید | هر آں مردم که کرده لحظه یکبار
چرا شد مبتلا جان و دل من | ترا حسن و نمک گر هست بسیار
نهادم سر چو بر در رحمتے کن | بنه بر فرق من کف پاے یکبار
لب میگون او مے خوارۂ لبت | که جام عشق از وے گشت بر کار
محمد جان و دل را تو سپر ساز | که ترک غمزه تیرے میکند بار
مثال قاب قوسین است لعلت | میانش حلقه کرده خط پرکار

ابوالفتحا بگو بس کن محمد
زباں گرد آر از اظهار اسرار

دل بدل آرام ده جاں بجاناں بسپار | خانه بیغما بنه رو بخرابات آر
یک قدحے پر بنوش لذت مستی بگیر | تا بشناسی که چیست مقصد و مقصود کار
خانه طاعات را نیک مرفع کمن | کشنکک ترهات ها سخت مشید برآر
زاویه زور را ز ابر تزویز باش | زاهد و عابد بگرد هیچ یکے زار و خوار

گرچه محمد شدی مثل حسین و حسن
دل بدل آرام ده جاں بجانے بسپار

دل بخرابات خرابی بسپار | بر سر خم خوش به نشیں برقرار
شاه خرابات نگردی به صدق | تا نشوی بر در خمار خوار
جامۂ تقوے بیکے جام خر | باز تو دستار گرو نه قدحے دست آر
حاصل دنیا بجوے هم بخر | باده بخور وقت به مستی گذار

بوالفتح ترا نیست جز این شیوه
خمر خوری غم مخوری از خمار

غنیمت دار خود را اے برادر | دمے با روے زیبا خوش برآور

خیال وہم را در گوشہ نہ | بنقد وقت خوش باش اے برادر
دمے چند اے پسر داری شمردہ | بمستی وخوشی آں را بسر بر
ترا باید کہ غلطی در بر دوست | وگرنہ او فتادہ باش بر در
بساط زر را بر پیچ وگرد آر | کہ دکان رفت سیم است ونے زر
اگر سر را ببازی خود حریف است | سرت بازر نمی دارد برابر
قد موزون او نخلے است سروے | لب میگون او شہد یست شکر

محمد چوں ندیدی غیر حق را
بکن تحریمہ گو اللہ اکبر

ہر کرا با جعد او فتادہ کار | ہمچو من دیوانہ گشت وبیقرار
ہر کرا او بار وا قبال است بکار | رست از افکار واز رنج وفگار
گرز جور یار نالیدن رواست | معنی فاصبر چہ شد اے شرمسار
با جوان من شبے خوش بودہ ام | بوسہ بود ویکدو کازی باکنار
او ہمی از ناز می نالید زار | عشق من افزوں ترے شد پایدار
گلبن جانم ہمیں شد تازہ تر | بوستاں را تازگی دادہ بہار
لعل میگونش مرا یک جرعہ داد | مست گشتم لیک مستے ہوشیار
مدمن خمرم ولیکن مست مست | مست مستم لیک مرد ہوشیار

شاد باش اے سید بو الفتح ما
عشق می باز ولیکن باوقار

ہست در سر مرا ہوس بسیار | میرے در حضور حضرت یار
یار اگر وقت کار یار نشد | نیست اندر حقیقت او خود یار
ہر چہ خواہی بکن تو بر سر من | کردہ ام من بہ بندگیت اقرار

کاو

یادگار

سالہا شد کہ عشق می بازم — نیست حاصل مگر کہ درد و فگار
عشق آمد و جود رخت بہ بست — ہیچ نگذاشت جز کہ نالہ و زار
بر دل تاں اگر غمے نبود — بر دل بندگان خویش گمار
کنم از عشق یار توبہ ولیک — زلف بے جانش نیست بر ہنجار
فہم و عقلم کہ باقی است با عشق — ہست اعجوبہ دگر ایں کار
عاشقے گر وصال در یا بد — درد و غم در دلش بود بسیار

اے ابوالفتح ہر کہ عشق بباخت
از ہمہ کارہا شد او بیکار

ندیدم ایں چنیں یارے ستمگار — ندیدم ایں چنیں خوبے دل آزار
بریں شکل و شمائل خلف وعدہ — نزاید مادرے کودک دگر بار
ہمہ بیگانگی با آشنایاں — ہمی از دوستاں ہموارہ آزار
ندارند دوستاں از وے نصیبے — مگر درد و بلا و رنج و افگار
بلائے من بہ بینید اے عزیزاں — دل و جانم شدہ او را گرفتار
ببردہ جان و دل منکر شدہ زاں — کجا گیرد کسے کیں گرد ایں کار
ندارم پائے گیرے دست آویز — بماندم من اسیر آں ستمگار
چہ گویم تا چہ فتنہ شوخ دیدہ ست — مرا بوسہ دہد چشمک بر اغیار
نباشد ایں چنیں سروے بباغے — چنیں موزوں و زیبا کبک رفتار
ندانم تا چہ افسوں خواند بر من — ہمہ شب ایں دو چشم مست بیدار
محمد دست او فریاد فریاد — گرفتارم گرفتارم گرفتار
مرا ہموارہ عجز و گریہ زاری — ترا ناز و کرشمہ ہست در کار

ابوالفتحا چہ می نالی ز جورش

بگو یدکہ کجا کرد ایں کار
یا گریزد
ندانم

کنوں ہاں بس کنی گفتار وکردار

ہر کرا با جعد او افتاد کار — رفت از خود شد خراب و بیقرار

حالت دشوار ما را بنگرید — تا چہ پیچیدست ما را روزگار

لعل او میگوں است و من در مستیم — نقل گازے ہست زاں لب بے نگار

شاد باش آں شراب لعل او — مست می سازد و مرابی آں خمار

وصف آں لعل و دہان او شنو — لعل او میگون و دہن شکر نثار

در پس کوہ و سرینے ہر کہ رفت — مدبرے است او مدبرے پس نگار

قد موزوں شکل زیبا روچو مہ — رخ چو لالہ لب چو پستہ گل عذار

چشم خنداں جبہہ تاباں تر ز خور — ای محمد تو زباں را گرد آر

آں حریفے نیست کو در وصف تست

تو نہ کانجا نرا باشد شمار

بن نگار

بن از بے خمار

اگر معشوقہ خپیدست در بر — تمنا ہا ہمہ گردد میسر

زہے جاہ و جمال و سر فرازی — کہ گر میرم نہادہ بر درش سر

مرا خواہی بخواں خواہی ز خود راں — نخواہم من کہ برگیرم سر از در

ز خون من بکن صورت وصالے — بکن شخصین را یکجا مصور

قد شیریں تو از نیشکر ہست — رخت تاباں تر از بدر منور

بتا پیرایہ زیبائی از تست — جوانی ہم ز تو آراستہ تر

کرشمہ ناز تعلیم از تو گیرند — فریب شان ز تو گشتہ مقرر

شراب بیخودی آں لعل میگوں — کز آں یک قطرہ است آں جام احمر

نبودہ در پیالہ ہیچ مستی — نبودی کز مثال بدر افسر

محمد خوب را ہم تو شناسی

بن خسپیدست

بن جلال

کلام است از خدایا از پیمبر

ترا حسن و نمک حق داده بسیار — مرا از جان و دل کرده گرفتار
دہانِ تنگ تو گوئی نمکدانست — لب شیریں تو گوئی شکربار
ترا قدے است چوں سرو روانے — کند در گلستان چوں کبک رفتار
گدائے بر درت آمد بہ محتاج — مرا تو آں گدائے خویش شمار
اگر بیند رخت آں شیخ زاہد — فرود آید ازو آں جملہ پندار
کجا آں بخت و آں دولت کہ حق داد — کہ میرم بر درت با رنج و آزار
بیاراں گرد بستانے نگردم — کہ کوئے تو مرا بہتر ز گلزار
مبادا بر دلے دردے کہ ما راست — ندارم مونسے نے یار و غمخوار
محمد راز حال او چہ پرسی — کہ مسکینے و رنجورے است بیکار
مرا صوم دوام است اے برادر — بوصل یار خواہم کردن افطار
نباشد ہیچ خوبے بے جفائے — ندیدم گلبنے بے زخمۂ خار
اگر شعرے کنم در مدح لعلش — مجاور گردمے در کوئے خمار

ابو الفتحا ترا وزنے نباشد
مگر نظمے نویسی بہر آں یار

عشق بازی نیست بازی ای پسر — عشق بازے ہست کارے با خطر
عشق بازی گفتہ ام اے دوستاں — عشق بازی راست مخلوقے دگر
جان و دین و دل بباز د یک نفس — منتے بر خود نہد بار جگر
سرو قدے ماہ روئے گل عذار — سیم ساقے مہ جبینے لالہ بر
یک شبے ما ہر دو یکجا خفتہ ایم — بود بوسے و کنارے یک دگر
ہرچہ او فرمود من دادم بدو — من ازو خشنود او خشنود تر

عاشق و معشوق نامے کردہ ام — ہر دو یک شخصے است واندو وا بصر

ہر کسے را بہر کارے آفرید — عشق بازی را بدر دیک پسر — برو دیگر نفر

فارغ و بے درد بودم از کجا — اوفتادہ بر جمال او نظر

ایں دو چشم یک ملائے بزرگ است — عشقبازی نیست کارے مختصر

ہر کجا کار نیست یارے ہم بود — عشق را یارے نباید کم نظر

از محمد پرس حال عاشقاں

عشق را باید جوانے کم حذر

اگر سودائے زلفے ہست در سر — غم سود و زیاں اے خواجہ کم خور — زلفت

چہ باک از طعنہ و طنز رقیباں — اگر معشوقہ خوش خوست در بر — رقیباں

بیا تا کید گر عیشے برانیم — در بستہ رقیبے شستہ بر در

ہمہ عالم مرا و را ساعتے باد — کہ شنید یار سیمیں تن برابر

توئی ہموارہ در گفت و تجلی — زرے محروم ماندہ کور وایں کر

زہے عیش و زہے ذوق و زہے وقت — کہ گشت باغ ہم بوے میسر

محمد را فرود آری چو در گور — زہے روح و زہے راحت سراسر

ندانی گر یکے مردار مردہ است — گو

بجاناں داد جاں شد زندہ از سر

مے انگور شد زمن مشہور — خانہ می فروش ہم مذکور

شاہدا زار رواج ما دادیم — جاہ و جان باختیم ہم از دور

عاشقاں را ملامتے نکنید — عاشقانند در جہاں معذور

خوب را بیں وے بہ نیک نظر — ورنہ باشی سیاہ رو و بے نور

پرتو حسن یار حیراں کرد — جن بود ست یا فرشتہ و حور — یا فرشتہ یا حور

غمزہ اش از کمیں بزد زخمے   چشم رنجور گشت دل مخمور
شاد باش آں دہان تنگ کزو   ہم بوہم گمان است دل مسرور   شاداں
سرورا تو بلند ہمت شو   از چہ بر حسن می شوی مغرور

یا محمد ہمیں حکایت گو
بادہ صاف ساغرہ منظور

سوار مست می آید کلاہ کج نہادہ سر   دہن تنبول پر کردہ قبائے حسن اندر
ہر آنکو دید یکبارے بسوگندت ہمی گوید   نزاید مادر گیتی جوانے ایں چنیں دیگر
بحمد اللہ چنانستی کہ ہر کس ذرہ ثنائے نست   ولے افسوس می آید نداری تو وفا در سر   ہوا
لب میگون تو یارا ہمہ کس یکزباں گویند   کہ لعلت پاک پاکیزہ چکد زو بادہ احمر
نمک حسنے کہ تو داری جہانے مبتلائے تو   نداری باکسے ہر خوش نخوانی ہیچ را در بر
وگر در بر میسر شد زہے دولت زہے عزت   وگر نہ زینہار از تو نگیری سر زپیش آں در
ہزاراں آفریں بادا ہزاراں شاد باشیہا   کہ من معشوقہ دارم نہ شنید باکسے در بر

محمد آرزو دارد کہ خوانی بندۂ خوشم
خداوندا میسر کن مرا ایں دولت اکبر

اے چشم شوخ دیدۂ مردم تو شرم دار   در ہر طرف چہ غلطی ہر لحظہ مست دار
ای شیخ واے مذکر واے زاہد کہن   بہر خدائے راکہ زمن پند گرد آر
تضیع وقت کم کن و تشویش را مدہ   تو خود بوقت خود شو و ما را بما گذار
روزیکہ عرض محشر آزادگاں شود   جز مرد عشق بار نیابد درایں شمار
اے طالب نجات تو دانی داین نجات   با آتش محبت مار است کار و بار
ای عورت عتیقہ واے سر دیار سا   در عشق بے نزاع بود مرا بوسہ وکنار   عفیفہ

تو با خوشی و عیش و فراغت بباش خوش

بو الفتح را محنت و درد و غمان سپار

من بگیرم جویباران سرو قدے در کنار
راست گوئی ہست سروے در کنار جویبار

کشتنم را وعدہ کردی موجب تاخیر چیست
منتظر بر در فتادہ ماندہ ام مشتاق وار

از لب میگون او گر قطرۂ مے میچکید
عالمے سرمست گردد کس نماند ہوشیار

تا سرین و جعد او دیدم پریشان گشتہ ام
بر سر ہر کوہ و بازارے و کوہ و کوہسار

جان و دل ایثار کردم بلکہ دین را باختم
یادگارے زان رخان ما را نماند جز نگار

تا چہ خونہا خوردہ ام از بہر آن شیرین لبان
وہ زبان چرب و شیرین ہم نبودہ سازوار

ای ابو الفتح محمد صدر دین گیسو دراز
مختصر کن چند نالی قصۂ خود گرد آر

ہر چہ از دوست آیدت بپذیر
گر دہد رنج و غم بسینہ بگیر

گر ترا دوست دوست میدارد
نیست جز این دگر ترا تدبیر

بندۂ بندگان حضرت شو
در صف عاشقان بباش اسیر

جعد او خانہا پریشان ساخت
وہ کہ ہر جانبے از وست نفیر

اے کہ از روے خوب بستی چشم
چشم بندی مکن خراب کردہ بصیر

عشق بازی اگر ہوس داری
درد و غم را بدل بساز خمیر

عشقبازی ہوا پرستی نیست
عشق سلطانست بی شریک و وزیر

ردیف زا

شعاع آفتاب مہر افروز
بر آمد صبح گہ روشن تر از روز

فروغ شمع از پروانہ پرسند
چہ گوید جز مزید سوز پر سوز

بروز جمعہ نہم ذی قعدہ سنہ ۸۰۳ رقم فرمودند

بقدر ہر وجودے جامہ دوزند | بلا و غم لباس ماست در روز[1]
مرا زیں سرو قامت روے گلگوں | بہار تازہ ہر بار است در روز[2]
بہر سینہ[3] است دل را تیر غمزہ | چگونہ جاں رود زاں ترک فیروز
گزشتہ است و بینہ فردا تا بیاید | بنقد وقت خوش می باش امروز

محمد خیرہ کردہ ست دیدۂ عقل
شعاعِ آفتاب مہر افروز

اگر چہ پیر[4] فرتوتی کہن ساز | محمد با جوانے عشق می باز
کنارش گیر و در بر کردہ مے دار | بہشتے کردہ با حق باش ہمراز
دلا وردیدہ فیضے ہم ازاں گیر | بہ پنہانے حریفے کردہ دم ساز
صفت پیری چو آہن سرد باشد | بآتش عشق گرمش ساز بگداز
بدل کن ضعف پیری را بقوت | جوانے باش سرمست و سرافراز
جوانے را برکن ایہا الشیخ | کشیدہ سینہ پانہ بصد ناز
بسا سینہ بسینہ لب بلب نہ | بگیر از وے نفس چوں نفخ اعجاز
برہنہ کرد پیراہن بروکش | کنار گیدوئی و بوسہ باگاز

ابوالفتحا ہمین است عاقبت خیر
ترا با بہشتیاں کردند انباز

شادی[5] بر روزگار جواناں عشق باز | فارغ زبود نابود واز خویش بی نیاز
دل بر یکے نہادہ از دیگرے خبر | گاہے بدوق بوسہ وگاہے بدرد گاز
بت را چہ می پرستی ای شرک پلید | ابروے یار من بہ بیں واں سمت کن نماز
عین العیان بہ بینی آں عین بی ربی عین | یکصورت حقیقت در پردۂ مجاز
خانہ خراب کردی بے جنبش ہوا | ای سید محمد واے گیسوے دراز

ن: ہر روز
ن: نو روز
ن: سپر
ن: بدل وز دیدہ فیض آں جواں گیر
ن: کشیدہ سینہ او پانہ بصد ناز
ن: درخم گرد و ابرو

[1] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ غرہ ذی الحجہ اندراج یافت [4] در جوامع الکلم در ملفوظ روز دوشنبہ نہم ذی الحجہ ۸۰۲ھ مراندراج یافت

بالو لئے پریشاں در گوشہ گلستان ساز دوسے آں ترانۂ عشاق را بسانؔ

سعدی نظر ہوشاں با خرقہ در میانغ

دادست بحق بندی آں پیر بچہ باز

در جوانی با جواناں عشق باز پس زعمر خویش برخور سر فراز

عمر با در بندگیت شد بسر نیستی تو خواجۂ بندہ نواز

خوند کاراں بندگاں را پرورند نیست از تو جز ہمیں سوز و گداز

از لب تو خواستم یک بوسۂ چند شیوہ چند مکر و چند ناز

سرو ہم در حسن و زیبائی سرشت بیش حسن قد تو چوبے دراز

گوشۂ ابروئے تو چوں قبلہ ہست شک ہمیں افتد از انم در نماز

پند تو در دل ندارد چوں اثر اے مذکر چند خائے ژاژ باز

عشق بازی بر محمد فرض شد

فرض عین است با لحقیقت نے مجاز

نازنینا بغر و عفت و ناز ہست بسیار را کرشمۂ و ناز

ہفت زیب و فریب بیشترک پاک و پاکیزہ باز سر افراز

سر قدا بلند ہمت باش مو در از اوردو دریچہ فراز

از ازل تا ابد نہاں میاں پردۂ بر جمال خود انداز

گر تو راضی شدی بیک نظرے عزت و رفع گشت آں اعزاز

خوبرویا تو خود پرستی کن خود بخود باز ہم بخویش بسانؔ

ایں سیہ روئے چشم اگر بیند سوئے تو من کنم از و اغماض

ور بہ گرد د دلیر و شوخ شود با شد او ہر طرف نظر انداز

من نخواہم کہ کس ترا بیند

بہک

جوانے

سرو ہم از حسن زیبائی سرشت است

ہست زیبا و فریب بیشترک

ای ابوالفتح ہم بخود پرداز

ردیف شین

تو شمع حسن را پروانہ می باش
لب میگونش را پیمانہ می باش

کمندِ جعد او بر حلقہ دامے است
میان حلقہ اش تو دانہ می باش

بہ پیش سرو قدش پست میگرد
شکال گیسویش را شانہ می باش

ترا ساقی اگر جامے نہ بخشد
شراب عشق را میخانہ می باش

وصالش گر در یغے دارد از تو
حدیث درد را افسانہ می باش

پریشان کرد زلفش سروراں را
فراہم گشتہ تو در خانہ می باش

ترا گر کہ سر بینے بپستر انداخت
تو سنگین دل شو و بیگانہ می باش

چرا سوزی محمد از فراقش
تو شمع حسن را پروانہ می باش

ابوالفتحا نہ مستانہ سرخوش
لب میگونش را پیمانہ می باش

گر بنوشی شراب صاف بنوش
ور بپوشی لباس صوف بپوش

گر بخندی بذوق وصل بخند
ور بگرئی بدرد ہجر خروش

زہد و تقوی بہ ہیچ نفروشد
گر فروشی برائے بادہ فروش

ہمچو دریا شو و قرار بگیر
ور بہ شوری جو چشمہ کوہ بجوش

ذوق ہستی اگر تو یافتہ
رو سبوئے شراب گیر بدوش

بادہ نوشی بہر سرِ بازار
مست غلطان شدہ ورفتی از ہوش

اے محمد راحسن ابن زدیر
آشکارا شراب صاف بنوش

خواجۂ حسن و نمک را ای محمد بندہ باش | سینہ و سر سر و پا بر درش افگندہ باش
گر بر اندازد رت آں شاہ من بسیار بار | وانگرو ی زینہاراں باز باز آئندہ باش
تیر ترک غمزہ اش گرچہ خطائے میکند | آں ہمہ بدبختی خود را بدل شرمندہ باش
زلفش ار تاریک کرد وست جان و دین و دل ترا | تو بوقت خویشتن روشن تر و تابندہ باش
جعد را گر او کشاید خط آزادی دہد | تو ازاں خانہ برون نائی ہمیں ربندہ باش
مرداں بر درد و رنج تو اگر گریہ کنند | قہقہہ زن ہر زمانے تو خوشی در خندہ باش
گر بدرد عشق میری کن مبارکباد خویش | ہمچو ادریس ہمبر زندہ و پایندہ باش
در تو سرے ہست مدفون لیک مکنون از تو ہست | تا کہ ظاہر بر تو گردد صحن دل کاوندہ باش
نیک خواہے گر نصیحت میکند از کار عشق | باز نائی اے برادر عشق را بازندہ باش
جاہل و عامی مشو بر حسن نوخطاں بہ بیں | خط و کتبہ دست آر و عالمے خوانندہ باش
بادہ نوش و خوش بزی و عیش میراں دمبدم | در جہاں ست درد و اندوہ تو بیا فرخندہ باش

در جہاں ست درد و اندوہ تو بیا فرخندہ باش

اے ابوالفتح محمد عاشقی خودکامی است
تو چو درویشی درویشاں از و بخشندہ باش

کہنہ پیرا شراب کہنہ بنوش | نو برے را در آر در آغوش
گر بخواہی مدام باشی مست | لعل میگونش را بلطف بجوش
ساعتے تیز و ہوشیار مباش | نقد اگر نیست صوف و خرقہ فروش
بادہ را آں قدر بباید خورد | تا شوی ہمچو من بروں از ہوش

اے محمد مدام بادہ بنوش
باش پیوستہ با خود و خاموش

ردیف میم

تن خاکی من اینجا دلم در مرکز جانم — دلم در مرکز جانست و جاں آنجا کہ جانانم
تن و جان و دلم گم شد نہ اعجوبہ شدہ کارے — کسے بیجاں سخن گوید من آں گویاے بیجانم
اگر زاہد شدی یارا لباس پشم در پوشم — وگر زنا ربندی ہمی دیں را بگرہ دانم (شوقی)
اگر در خانقہ آئی منم آں پیر دیں پرور — وگر در میکدہ باشی غلام می فروشانم
اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — وگر در بتکدہ آئی من آں قیس رہبانم
اگر در مدرسہ داری جدل گفت و شنید ہم — نکات علم پردازم خلافے را بدر شانم
سخن در منطق ار گوئی مرا آنجا کلامے ہست — کہ فخر رازی و طوسی شود شاگرد دربانم
منم واضع اصول دیں محمد کیست و بو یوسف — سخن در شافعی کم کن کہ من استاد نعمانم (واضح)
اگر تو بدعتے داری خلاف سنتے سازی — جمال الدین محمد راز سر طلبم رئیس رانم (حیدر)
اگر در اختر افتی منم استاد چیرہ دست — چہ سازد ہا کہ من سازم چہ صورت ہا فراہم
اگر در ساز موسیقی نواے نغمۂ آری — من آنکہ میر بوئی ام صری باوف و سکبانم
منم سر طائفہ اینک مرا نامے و بانگے ہست — ترانہ صورت و بانگے ہم غزل با قول فرغانم

اگر تو چاکری چندے نہم بر دوش خود غاشہ (چاکر چندی)
وگر تو میر سلطانی من آں سلطان سلطانم

بیا تا یکدمے فارغ نشینیم — گلے چندی ازیں گلزار چینیم
چہ دانم تا چہ فردا پیش آید — بیا تا روی یکدیگر ببینیم
شود ہم خاک راہ یار گردیم — بود ہم در تہ پایش زمینیم
ترا ما کمتریں حبشی غلامیم — اگر میر خطا یا شاہ چینیم
سخن از خال و لعل او چہ گویم — بسے تاریک و بس تاریک بینیم
کجا بینیم روئے یار محرم — کہ سایم بر کف پایش جبینیم
چہ دانی تا چہ لذت دارد اے یار — حکایت دو ستان ہم نشینیم

محمد گرنہ مرد درد عشق ام
بداں کہ کودکے طفلے حزینم

تما ما گشت گلزارے گزیدیم　　گلے چندے ازیں گلزار چیدیم
نوائے بلبلاں در گوش کردیم　　ہوائے گلبناں در غوش دیدیم
نشانے یافتیم از بوئے آن جیب　　نہانی سرّ از سروے شنیدیم
جوان ماست سروے کبک رفتار　　کہ بیخ دوستی در دل کشیدیم
نشان عطر از بویش نسیم است　　مثال جیب گل داماں دریدیم

خرامے کرد سرو ما بہ گلزار
جمال گلبناں پامال دیدیم

جز راہ خرابات دگر کوے ندانیم　　ما مرکب ہمت بجز آں سوے نرانیم
ما دامن الحمد و تحیات نگیریم　　با کعبۂ آفاق عمارت نکنانیم
جز نقطۂ تلبیس دگر نقش نبینیم　　جز نکتۂ طامات دگر حرف نخوانیم
جز کاسۂ پر خمر دگر دست نگیریم　　جز شاہد پر شیوہ دگر پیش نشانیم
جز نرد لباسات دگر مہرہ نبازیم　　در خانہ ششدر نہ کہ شہباز جوانیم

مارا تو محمد چہ شناسی و چہ دانی
آخر ز کجائیم و چہ چیزیم و کیانیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم　　دیوانۂ زلف آں نگاریم
گیریم نہ ایم در عداوے　　خود راز نگار در شماریم
با کلبۂ زندرا نسوزیم　　میگون بے چو یار داریم
می بازد جعد با سر نیش　　زنہار ازاں سیاہ ماریم
در باغ وفا چو گل فروزیم　　در کشت وفا جوے بکاریم

۲ با ہر دو جہاں چہ کار داریم

۳ وجود گل فروزیم

گر از سر جان خود بخیزیم　　گیریم لبش هوس بر آریم

صد عزت و دولت است ما را　　افتاده که پیش در تو خواریم

تا صید کمند جعد اویم　　فتراک بر بستهٔ نگاریم

در مجلس دوستان گلستیم　　بر سینهٔ دشمن تو خاریم

مانا مه نام و ننگ گشتیم

رسوا و فضیح و شر مساریم[۱]

در روے تو آں جمال دیدم　　در صنع خدا کمال دیدم

ابروے ترا سجود آرم　　چوں قبلهٔ اہل حال دیدم

اہل سخنم و لے زبانم　　در وصف لب تو لال دیدم

یک روز بگشت باغ رفتم　　بر قد تو یک نہال دیدم

ترکیب وجود آں جواں مرد　　بر نقطهٔ اعتدال دیدم

گویند بسر و نخل ماند　　من طوبے را مثال دیدم

گر حکم کند بجاں ابو الفتح

از جان و دل امتثال دیدم

پیش[۲] از دیرے جمال یار دیدم　　رخ زیباے آں دلدار دیدم

شبے با ماه روے خوش غنودم　　دو چشم بخت خود بیدار دیدم

خوشی و خرمی افزود دولت　　غم و اندوه را در بار دیدم

بزیر سایهٔ سرو ے نشستم　　نہال آسودگی پر بار دیدم

بساط کامرانی را گزیدم　　دگر لو[۳] بالقاں را خوار دیدم

بہر باب در فرحت کشاده　　درون خانهٔ خمار دیدم

محمد دیر باز از یار دوری

ن۳ اگر تو بالقاں بعیار دیدم

[۱] بروز جمعه ۲۳ شوال سنه ۱۰۰۲ھ رقم فرمودند [۲] بروز دوشنبه بست وهفتم ذیقعده سنه ۱۰۰۲ھ رقم فرمودند
[۳] این مصرعه در هر سه نسخهاے منقول عنها و نسخه جامع الکلم مشکوک نوشته شده است

دیار یار را دیار دیدم

گر با سر زلف تو بنازم چہ کنم ۔ ور با غم و سوز تو نسازم چہ کنم

از یار اگر بلا رسد می شاید ۔ چوں بوسہ زنم اگر نگازم چہ کنم

در بستہ اگر بناز و بازی شینم ۔ گر دست دراں سونہ فرازم چہ کنم

گر دست رسد کہ سر نہم در تہ پات ۔ اکنوں نہ کہ خود بخود فرازم چہ کنم

آں سرو توئی کہ سبزہ آرد بار ۔ کو سرو بگو کہ من درازم چہ کنم

گر گوید خواجہ کاں فلاں بندۂ ماست ۔ انگہ چہ سزد بگو کہ در گدازم چہ کنم

محمود اگر نمی خرد بندۂ خود ۔ ای خواجہ اگرچہ من ایازم چہ کنم

گفتم بغلط بری نمیگذارد خود

شرمندہ شدم ہمی گدازم چہ کنم

شبے[1] با ماہ روئے خوش غنودم ۔ ہمہ شب در کنار و بوسہ بودم

لبے با لب بہم چسپیدہ ماندہ ۔ ہمیں سینہ بسینہ یار سودم

چہ لذت داشت آں دشنام وآں داد ۔ کہ گاہ اعتناق از وے شنودم

در افتادی میانِ ما گذشتہ ۔ مرا می گفت بد من می ستودم

در آں حالت محمد را بہ پرسند ۔ مغم ترسا و یا مسلم یہودم

منم او او من و من درمیان نے ۔ بحکم او وقت در رقص و سرودم

محمد چہ گرازاں می خرامی

شبے با ماہ روی خوش غنودم

عشقبازی نیست در علم و تعلم ۔ عشقبازی نیست در بحث و تکلم

عشقبازی نیست در چوں و چرا ۔ عشقبازی نیست در رسم و ترسم

عشقبازی نیست در فرو وقارے ۔ عشقبازی نیست در جاہ و تعظم

[1] جمعہ بست و ہشتم ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۸؁ھ [2] سہ شنبہ ہژدہم ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰؁ھ

باز — سخت — اوداد

ابوالفتح — گرازاں

عشقبازی نیست در فقر و غنائے | عشقبازی نیست در مال و تنعم
عشقبازی نیست در جور و جفائے | عشقبازی نیست در رنج و تالم
عشقبازی نیست اندر روح و راحت | عشقبازی نیست در ظلم و تظلم

عشقبازی را ندانی کہ چیست
عشقبازی را محمد گشتہ اعلم

بیا تا یکدگر آسودہ باشیم | بسے سینہ بسینہ سودہ باشیم
دو سہ بوسہ بہ لب ہا گازکے نرم | شال شکر و پالودہ باشیم
اگر با دلبرے در بر نگیریم | چرا زندہ چنیں بیہودہ باشیم
نبکید یگر گذاریم از پئے ذوق | یکے گردیم تا خود بودہ باشیم
نزاہت قدس و پاکی برہمہ شد | ہماں ساعت کہ ما آلودہ باشیم
بقید زہد و تقوی گر بمانیم | سخن از لعل او نشنودہ باشیم

محمد بادہ با سادہ بنوشیم
بیا تا یکدگر آسودہ باشیم

بیا ای دوست تا فارغ نشینم | زمانے روئے یکدیگر بہ بینم
چہ دانی تا چہ فردا پیش آید | ازیں گلزار گل یا خار بینم
مغانم از جہاں دیدار احباب | ازیں عالم ہمیں توشہ گزینم
بہ نقد وقت یکدم خوش نشینم | براہے ماندہ برچہ خیزبینم
بسے یاراں کہ پیش از ما رسیدند | کہ ما زیں ماندگان واپسینم
مسافر تیز رو راہی شتابد | وے باکم وان کمترینم

محمد را غنیمت دار بوالفتح
کہ روزے چند با تو ہمنشینم

بجا ماندہ

ما پیر و ضعیف و ناتوانیم | با زلف بتاں نمی توانیم
پنجہ فگنیم دست درازیم | وز عشق ہوائے بوسہ رانیم
گر لعل لبت ز لطف بخشد | یک بوسہ دو روز مست مانیم
یک روز شمار ایں جہاں کن | در روز دوم بہشت مانیم
ایں عالم کارواں سرائست | تا ظن نہ بری مقیم مانیم
یک روز زغم چو فرد آئیم | واں روز دیگر خوشی برانیم

بوالفتح غنیمت است محمد
تا روز کے چند میہمانم

ماروزنا کے

ترا چشمے بشکل عین با دام | ترا بینی چو خوشہ سیم خام
ترا جعد و کمر یکجا ست باہم | عجب مارے کہ شد با مور ہم کام
ترا قامت چو نخل نیشکر راست | ترا عارض مثال نقرۂ خام
ترا ایں سینہ گوئی صحن باغے است | دراں افتادہ یابی سیب ہر کام
خد و خال تو یکجا کفر و ایماں ست | مدہ مر عاقلاں را سخت الزام
سرین او مثال کوہ لبنان است | کہ گشتہ است ملجائے ہر خاص و ہر عام
بلے ابدال را آنجا نظرہا ست | گرفتہ است قطب ہم آں سوئے آرام
نباشد عارفے را خود مفرے | ہمانجا یافتہ دل را برآرام
لب تو شوخی کردست زبانی | مثال قاب قوسین است آں جام
قد زیبا درخت موسوی داں | کہ میگوید انا اللہ ہمچو اصنام
تو سر خویشتن خود فاش کردی | ندا دادی وے بر خاص و بر عام
مرا در چشم مے کردند غرقہ | چگونہ من نہ گردم مست و بدنام

محمد را نماند ایں جا مجالے

زبان حق کہ کرد است بندہ انکام — بر زلب کام

از فضل خدا امیدوارم — آید مہ من شبے کنارم
بے تو نفسے کہ زندہ مانم — جاناں بخدا کہ شرمسارم
چوں من تو صد ہزار داری — من جز تو کسے دگر ندارم
واللہ کہ مرا ہزار فخر است — افتادہ کہ بر در تو خوارم
جز ناز و کرشمہ نیست کارت — جز زاری و عجز نیست کارم
سوگند غبار آستانت — گر جز تو دگر کسے است یارم
صد فضل بود و صد بزرگی — خود را کہ غلام تو شمارم
شد در سر من کہ جعد او را — تاریک شبے بدست آرم
از ناز و کرشمہ او بگوید — من اسم کنندہ بوسہ بازم — یارسلم

بو الفتح بخط بندگی بایست — ایست

خود را شناس قدر یارم

ہمہ شب گرد کوئے یار گردم — شدہ بر آستانش خوار گردم
ز دیدن خوب توبہ کردہ بودم — ترا دیدم ز توبہ توبہ کردم
مرا مقصود جز مستی دگر نیست — تو خواہی صاف بخش خواہ دُردم
بگفتی خواہمت کشتن بلا زود — ز ذوق انتظار آن بمردم
کنوں از کن مکن فارغ شد ستم — بدست یار جان و دل سپردم
مرا از لذت دشنام خوباں — بغارت می شود تسبیح و وردم

مدامم مست در ذوق اے محمد
کہ از انگور آں لب می فشردم

جاہ و جمال و مال و جوانی و ننگ و نام — با ناز و با کرشمہ و با شکل احترام — بنیک نام

کلام تاثیر[۳۰]

باصد ہزار عزت و باصد ہزار ناز[۲۰]   با وی مجال نیست کہ ہر کس کند سلام[۳۰]

رو رو کہ مفلسی و گدائی و فضیحتی   شوخی ترا نشاید کردن دریں مقام

دنبال وصل او چہ دہی عمر را بباد   خود را مسوز در ہوس این خیال خام

او را و کیل ہر نفسے در خیال آر   بر وے بگو سلام و ازاں سو بجوی پیام

آنکس کہ از جمال و محبت نظارہ کرد   از غیب وصل و ہجرت نمود است اعتصام

بوالفتح قصہ ہای محبان ہمی نشست

در قصہ محمد بنوشت والسلام

درد تا درماں شود جاں را بجاناں بسپرم   پس من از خود بیروں شدہ حسن رخش را بنگرم

او کند ناز و کرشمہ من ستم در بر کشم   ور پیرہن آید حجاب آں پیرہن را دردرم

گر مرا دشنام گوید من کنم مدح و ثنا   گر مرا از خانہ راند باشدے سر بر درم

گر مرا تو بندہ خوانی ور بگوئی آن ماست   جاں بشادی خوش سپارم و از دو عالم بر پرم

من بجمع خاطرم زیرا پریشان تو ام   تا کہ خوارم بر در تو بادشاہم سرورم

گرچہ ہستم مفلسے اما چو من دارم ترا   من ز قاروں تر غنی ام نے ز دینار و درم

ای محمد پیر گشتی از جواناں توبہ کن

نیست خود نزدیک من یک طاعتے زیں بہترم

عاشقاں بدنام و رسوا خوبرویاں نیک نام   دلبراں مرغ ہوا و بیدلاں افتادہ دام

عجز و زاری و خرابی پیشہ عاشق بود   شیوہ ناز و کرشمہ حسن را کردہ است تمام

کردہ تمام

پیش قد قامت تو ہر کجا سرویست پست   ہر کجا خوبے بود حسن ترا باشد غلام

نیست در دل جز خیال خد و خال آں بخواں   نیست در سینہ بجز وہم و گمان خام خام

من ترا خود بندہ ام چاکر شدن معنی چہ داشت   آرزو دارم کہ بینم روے تو یارا مدام

جعد سرکش را بدیدی خانہا کردہ خراب   شکل رفتارش نگہ کن سرو آمد در خرام

هر که خوبان را نه بیند کور دارد چشم دل | وان دگر احمق نه بیند حل گوید یا حرام

خوبرویان از جمال الله نشانے مید هند | ابر را گر ژاله خوانی نیست فرقے جز بنام

عشقبازی نیست آن بازی که مهره نرد باز (که نه مهره باز)

هر که غلطاند بغلطد چون محمد والسلام

عمر عزیز شد تمام هیچ هوس نشد بکام | صاف نماند در دهم آه شکسته گشت جام

مرغ هوا هوا برفت باز نه او فتاده دام | در دو فانی کند کار مگر شود تمام

عشق نقاب رخ گرفت وصل نمی کند سلام | شاهد اگر کنیز شد باده فروش شد غلام

عیش و خوشی بهاره هست مستی و ذوق شد مدام | هر که لب و دهانش دید بست زبانش از کلام

وی هوس که پخته شد سوخته مانده ایم خام | هر که بپے درد و غم نشد هست نانے بے ادام (عشق که درد و غم نشد هست چو نانی بے ادام)

من بکنم سلام و مدح او ندهد مرا جواب

خوار و نزار و زار بین بوالفتح تو والسلام

بعیش خوش اگر زیم بسختی گرچه من میرم | معاذ الله که این دل را من از دلدار بر گیرم

اگر زیم بهر شسته وگر میرم به پیش در | بزیر پا نهم این سر بحسن العاقبت میرم (بخیر)

لب و گفتار آن خنده فرو بسته زبان من | من اندر عشق بازیها اگرچه کهنه پیرم

بفرما ترک را غمزه خدنگے را کند سازاو | شکارے بسته پا دیدی من آن مانده نخچیرم (بپر سازد)

نشد دیگر هوس پخته بماندم سوخته خامے | بزن آتش برین سینه همین ماندست تدبیرم

ابوالفتحا چه پنداری رود از خاطرت مهرش

بزیم مبتلا زیم بمیرم مبتلا میرم

ما هست نه ایم نیست هستیم | کافر نه ولیک بت پرستیم

گیریم که تو بها شکستیم | در دین یگانگی درستیم

از عشق نشان نمید هد کس | هر چند که هر طرف بجستیم

در مرطرفے شتاب رفتیم ہرگز بفراغ دل نشستیم
از بہر کمند جعد پیچاں ما دام وجود خود شکستیم
او را ہمہ ناز بے نیازی ما دست ز خویشتن بشستیم
گر یاد نہ کرد لطف یارے پیغام بدست گر فرستیم
یک بوسہ آں نگار فرمود گازے بزدیم و خود بجستیم

در راہ فنا قدم سپاریم
بوالفتح بگو کہ نیست ہستیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم با ہر دو جہاں چہ کار داریم
بے یار اگر دہند جنت آں را بجوے نمی شماریم
گر سر ز تنے کنند مارا سر از قدم تو بر نداریم
گر یک نظرے فتد براں رو یک لحظہ طرف دگر نیاریم
دو چشم من است چو ابر باراں از روئے بتاں چو نو بہاریم
یکبار اگر بہ لطف بینند یکبار چہ صد ہزار باریم
خود را بہ رہ گذر جوانے خاکی شدہ تن بدو سپاریم
اے مرغ تو عاشق ہوائی مائیم و ہوائے آں نگاریم
ایں خود نہ بس است جاہ و عزت پیش در تو فتادہ خواریم
دیدم لب آں نگار میگونش ہموارہ بنوشش در خماریم
ما پیر شدیم و مو سپیدیم اے وائے کہ ما سیاہ کاریم
گر از در خویش باز راند ما ہیچ درے دگر نداریم

بوالفتح صفت باہ و زاریم
زیرا چہ سیکے گناہ گاریم

گم کردہ ہر آنچہ ہست مائیم | ہیچیم کہ ہیچ را نشائیم
بر ما نظرے کہ ما غریبیم | بنما کرمے کہ ما گدائیم
از ہر دو جہاں یکے نداریم | ما مفلس ماندہ بے نوائیم
ما را تو بگوئے غائبانہ | ما خود ز کجا و خود کرائیم
از ہر دو قدم بروں فتادہ | نی آں خدائے و مصطفائیم
جز درد بدست خود نداریم | فارغ ز طبیب واز دوائیم
مرغیم نہ آشیان و چینہ | ہموارہ پریدن ہوائیم
بوالفتح قرار نیست ما را | آوارہ چہ ابتر و فدائیم
از دشمن و دوست فارغائیم | ما را چہ بقا کہ در فنائیم
ہرگز بحساب ور نگجیم | گاہے بشمار در نہ آئیم
رنجور وشیم و زار ماندہ | ما را چہ دوا کہ عین دائیم
اے فضل خدا تو رحمتے کن | بر ما چہ بلا کہ خود بلائیم

اے خواجہ چہ لازمی تو ما را
لا از ہر چہ بپرسیم کہ لائیم

از ہر چہ بپرسیم
باشدم آں روزگارم

ہر آں روزے کہ در مستی گذارم | مبارک باشد آں روزے بکارم
غم فردا و دی از دل بدر شد | بنقد وقت خوش دل می سپارم
سر افرازم بہر جا تاج دار ست | کہ خود آں بندگانش می شمارم
مرادانی خدا دولت چہ داد ست | ز زخم روزہ ہر روزے فگارم
زہے دولت زہے عزت کہ حق داد | فتادہ بر درِ او خوار و زارم
مرا مستی و ذوق افزود امروز | مرا گفتہ است فلانے شرمسارم
ندارم من از و خواہش دگر چیز | تمنا ہست بوسے با کنارم

گرفته میروم پس کو بسر سینے | ضرورت گشتہ ہر سو سنگسارم
زہے وقتے برانم من بباز آ | بدستے جام و دستے زلف یارم
چو دیدم ابروانش عین قبلہ | بسمتِ او نمازے میگذارم
چو من دیگر نیابی عشق بازے | کہ من در عشقبازی مرد کارم

دریں میداں محمد راست جولاں
کہ شہبازے و یکے شہسوارم

وصفِ لب او دگر چہ گوئیم | من عاشق مبتلاے اویم
گردم چو ہبا ز ناز واز سر | گر من دل و تن بمے بشویم
معشوق ہمہ شب است با من | در بادیۂ حرم چہ پوئیم
فردا کہ شود نشور مردم | من قالب خویش را بجویم
گر بوے ترا دراں نیابم | منکر شدہ لعنتش بگویم
من عکس ہیم کہ عین شخصم | بیرون و درون کجات جویم
بر من چہ نہی گرانی جور | مسکینم و بیکسم فرویم
باریک کمر کشادہ سینہ | ای حعبد دراز بیک خویم
در رہ گذرِ تو خاک گردم | در آتش و باد و آب رویم
ایں پیرہن وجود یکتاست | صد پارہ شدہ است ایں دو تویم
من آبم و تو مداں سبوے | دریا ام تو مداں کہ جویم
قدت کہ بلند راست سرو است | ز اندیشۂ آں نشست سرفرویم

بو الفتح خلاص نمیتوں نیست
در بند فتادہ چہ گویم

قرار ۱۲

آں شہ کہ قبا بہ بست محکم | بس کژ کلہاں شدند درہم

نسکالہ و دلفریب و خوش خو | میخوارہ و خوش مزاج بے غم
صبحے کہ جبین او بہ بینی | آں روز تو روشن است و خرم
لعل لب او چو برگ تنبول | دندانش چو لولوئے منظم
رفتارش سرو دید استاد | طوطی شدہ پیش نطقش ابکم
عالم ہمہ مبتلائے خوبانست | بیچارہ و کمترینہ من ہم
بر ریش دل من از لب تو | یکبوسہ بہ از ہزار مرہم
ہم عشق بتاں و پارسائی | ہر دو نشوند جمع باہم
بوالفتح بگوئے حجتے راست | برخواں تو حدیث زید اسلم

مارا تو ز عاشقی مکن عیب
کایں کار محمد است و آدم

دلے دارم شکستہ زار و مغموم | تنے دارم قوی رنجور و محموم
رفیقاں دوستاں بار او داعے | کہ رحلت عنقریب است گشتہ معلوم
بدرد عشقبازی گر بمیرم | بحسن العاقبت شد کار مختوم
مرا با تو بیے افتادہ است خوش | تو راہ خویش گیر اے شیخ مخدوم
نہ بیند کہ ہر کہ روئے خوباں امروز | شود فردا ز حور العین محروم
لباں چوں حلقۂ پرکار گشتہ | کشیدہ در میانش خط موہوم
از یں یک دو نمودن ایہا الشیخ | بشد اسرار از تو سین مفہوم

اگر ہست نیست الا عشق بازی
دگر جملہ ابوالفتح اند معدوم

شراب بیخودی در کار کردیم | ہمہ عالم فدائے یار کردیم
ز توبہ توبہا کردیم بسیار | ز وقت ورد استغفار کردیم

ن رفتار تو دید سرو استاد

ن معلوم

ن بحسن عاقبت

مے صافی ندارم تا کنم غسل — تیمم بر در خمار کردیم
ز آب دیدگاں کردیم وضوے — نماز سے جانب آں یار کردیم
بسے بر زاہداں سخرے نمودیم — کرامت ہائے شاں زاخوار کردیم
بکنج زہد خود ایشاں چہ دیدند — کہ ما رسوا بہر بازار کردیم
بزہد و پارسائی شہرہ بودیم — کنوں بیزاری و انکار کردیم
خمار از روے خوباں برگرفتیم — کشادہ پردۂ اسرار کردیم
صباحے بر در خمار شستیم — دو سہ جامے ازاں در کار کردیم
کلہ را بر سبوے مے بنہادیم — بجاے سبحہ ہم زنار کردیم

محمد رخت ہستی را بہ بستیم
براق نیستی را بار کردیم

شراب عشق در پیمانہ کردیم — سمیر درد را افسانہ کردیم
کنیم آہنگ سادہ نغمۂ را — سرود خوش نوا فرغانہ کردیم
اگر بر شمع رخ پروانہ واریم — ضرورت بہر او پروانہ کردیم
ز لعلش جرعہ گردست افتد — مجاور بر در میخانہ کردیم
سر سوداے سر ساماں نداریم — سر زلف بتاں را شانہ کردیم
کہ تا گردیم قوت مرغ عشقش — بصحن دل فتادہ دانہ کردیم
کہ ما با آشنائی یار کردیم — ز خویشاں وز خود بیگانہ کردیم
چو ما اندر صف مرداں ستادیم — ضرورت پا شدی مردانہ کردیم
چو می بازیم نرد عشقبازی — دغا را مہرہ ہر خانہ کردیم
اسیر حبد خوباں گشتۂ تو — کہ افتد در گلو دیوانہ کردیم

بحر عشق

محمد عشق را آنجا رسانیم

که در اقلیمها فرزانه گردیم

من عاشق جوانے مغ زادهٔ شدستم — اکنوں نماند چاره الا که مے پرستم
از ہر کجا که باشد مے را بکار دارم — گه طاقیه فروشم و خرقه گرو فرستم
آئین عشق بازی جز اتفاق نبود — و ینے که یار دارد من ہمبر انش ہستم
گر یار زہد ورزد من شیخ خانقاہم — ور شستہ مے فروشد آں سو سبو شکستم
رویش چو آفتابے دیدم بگاه صبحے — اکنوں شده فریضه تا مہر را پرستم
بر پشت خنگ باده کش در کشش است ساده — شرم از کسے ندارم دیوانهٔ خود ستم

گفتند ای محمد یار تو بیوفا ہست
گفتم چنانکه ہست او من مبتلاش ہستم

سمیر درد و غم را ما بجوئیم — حدیث درد دل ہائے بگوئیم
مگر که درد ما درماں پذیرد — مگر که حرف غم از دل بشوئیم
کمیں آمد اگرچه پیش جستیم — پس افتادیم اگرچه پیش پوئیم
چه پندم مید ہید اے نیک خواہاں — که ما خود عاشق ہر خوب روئیم
نظر دادند تا ما خوب بینیم — زباں دادند تا ما حق بگوئیم
چه کار آید مرا حور بہشتی — که در حسن بتاں مانده فروئیم
مرا دیوانه می خوانند خلقے — کنوں از خویشتن دستے بشوئیم

محمد عاشق است یا آنکه معشوق
بماندم اندریں حیرت چه گوئیم

زہے عزت که پیش یار میرم — بلے افتاده خوار و زار میرم
خیال دیگرے گر خاطر آید — ز شرع احمدی بیزار میرم
اگر گلزار گردم برہنه پا — ضرورت ہم به زخم خار میرم

ن: باشم
ن: عاشقی یا آنکه

اگر زخمے زنند زاں غمزہ آں ترک
شہیدم گر بداں افگار میرم

کسے میرد دریں عالم بیک بار
منم کز غمزہ ات صد بار میرم

بقائے عمر بادت جاودانی
مرا نگذار بر در خوار میرم

خلاصی از غم و اندوہ یابم
اگر بخشند مرا مردار میرم

مگر آزاد گردم از دو عالم
اگر در بند زلف یار میرم

بکہ نسخہ
ہوس

نہاد اصل ایماں بر دو نکتہ است
محمد ہمبر آں اقرار میرم

من آں مستم کہ با ناز و نیازم
من آں رندم کہ در صوم و نمازم

نہ آنکہ سید الفقہاست نامم
ہمارہ در توصل ور گدازم

شراب من نہ از انگور و شکر
مرا معشوق نہ بلیلی ایازم

مرا یک کودکے شوخے است معشوق
نہ او جن و بشر زیں خفیہ رازم

ہمارا میکند دعوئ خدائی
ہمی گوید ز ہر کس بے نیازم

محمد احسن الصورت بخواند
منم بر ابن عمراں سرفرازم

بشوخی گر زیم سرے بر آید
فرو افگندیش بر دل بسازم

چہ باشد لیلی و مجنوں کدام است
نہ من محمود نے ترک ایازم

نہ آنکہ ابروے من قبلہ ہست
ز بہر ماست ہر صوم و نمازم

بروز رخ من فرستم خود بہ بخشم
بسوز ہجر وصلت می نوازم

نہ کہ ملاح دریا نیست با من
نہ آنکہ بحر و برم نہ جہازم

مرا خود بر سر کوہ سراندیل
امانی بادشاہی در حجازم

مرا تحقیق شد عالم حقیقت
ہمیں معنی در آں صورت مجازم

منم آں گلبنے خوشبوے بے خار
من آں سروم کہ بر گل سرفرازم

نسخہ
میگدازم
نسخہ نے

محمد بس کند گفتار کردار
نہادم بر لب شیرینش گازم

زمانے گر ازیں ہستی بر آئیم | جمال قدس را در خود نمائیم
دمے بر صدر عرش دل نشینم | ورائے قدس قدوسی بر آئیم
برہنہ از لباس حق گردیم | ردائے کبریا از بر کشائیم
پیاپے جام جاں پرور بنوشیم | سرود خود شناسی را سرائیم
ہماں نافہ کہ ہیچو نسیم در جیب | ہماں کس را کہ ہیچو اہسیم مائیم
بہ نقد وقت خود سازیم امروز | برائے وعدۂ فردا چہ پائیم
محمد با حقیقت آگہی شد | سرابے داں کہ از عکس ہوائیم
اگر ہستیم مثل ژالہ ہستیم | اگر اندر گداز یم آب و مائیم
ہمہ روز و ہمہ شب نیست کارے | مگر خود را بمدح خود ستائیم

نباشد با کسے مانند ما را
نمیدانی گرائیم و چہ مائیم

دل از من بردیار من چہ کنم | جاں بجاں رفت و خشک تن چہ کنم
من نخواہم کہ دل دہم بہ کسے | گر بیار ستم بہ برد من چہ کنم
پیش کہ نالم و کنم فریاد | دل من برد او بغن چہ کنم
ہر کجا عشق رفت کرد خراب | دردلم میکند وطن چہ کنم
چونکہ از من نماند با من ہیچ | باز دعوی ما و من چہ کنم
بے یکے سرو قد و لالہ عذار | گشت گلزار و رچمن چہ کنم

مہ و خورشید و مشتری زہرہ
نام آں کوکب بمن چہ کنم

جاں بجاں رفت
خشک تن چہ کنم
نخ
کو باختیار برد

من امشب در کنار او غنودم ‏ ‏ ‏ ز فرق و تا قدم محظوظ بودم
دو سہ بوسہ سباک باگاز کے نرم ‏ ‏ ‏ بسینہ سینہ را ہم سخت سودم
مرا از خشم او مے داد دشنام ‏ ‏ ‏ من از بس لذت او رامی ستودم
زہے ذوقے کہ آن دشنام او راست ‏ ‏ ‏ کہ گوئی نغمۂ زہرہ شنودم
سری و سروری گشتہ مسلم ‏ ‏ ‏ کہ سر را بر در آں یار سودم
صباحے مطلعے میموں بر آمد ‏ ‏ ‏ مثال اللہ آمد در شہودم
ز احسن صورت واز امرد شباب ‏ ‏ ‏ محمد نیست الا یک وجودم

دو بیند گر محمد احمدی نیست
مغنے تر سا بود یا خود جہودم

دل را بدرد و سوز غم ما سپردہ ایم ‏ ‏ ‏ گوئے فراق عشق ازیں صحن بردہ ایم
از رفتہ تو بہا ست و از آئندہ احتراز ‏ ‏ ‏ از خوب احترازے و توبہ نہ کردہ ایم
جز نقش خط یار کہ حرف یگانگی است ‏ ‏ ‏ از نسخۂ وجود سراسر ستردہ ایم
تا شربت بلا و محن را چشیدہ ایم ‏ ‏ ‏ با صاف و درد ساختہ ممزوج خوردہ ایم
از غلطش دو چشم تو بیمار گشتہ ایم ‏ ‏ ‏ وز غمزہ ہائے نرگس مست تو مردہ ایم
گر ترک غمزہ نہب کند شہر اہل دل ‏ ‏ ‏ ما خویش را یکے ہم از ایشاں شمردہ ایم

بوالفتح زلف اوست چو مارے سیہ دراز
از جان و دل بگردش او گرد کردہ ایم

شرابے دہ مرا یارا کز و بے خویشتن گردم ‏ ‏ ‏ مزید عشق من باشد بیفزاید غم و دردم
زے مستی است مقصودم کز و صافی است یکسانم ‏ ‏ ‏ نماندست گر صفا بارے بدہ بکید و قدح دُردم
نہ بودم زاہدے صالح بکنج خلوت آسودہ ‏ ‏ ‏ نمازے بود و تسبیحے نہ بودہ جز ہمیں کردم
خدارا سالہا باشد بصدق دل پرستیدم ‏ ‏ ‏ قبول طاعت ایں آمد بعشق درد و غم خوردم

حدیقه بِشتر باشد مرا ہم گشت زارے ہست | بجز مہر گیا اے دل نمی روید دریں گردم
بسویم گر زنی تیرے کنم سینه سپر گو زن | کشاده تیز تر بینیم دریں حرص و ہوس مردم
لب لعلت جوانمردے کز و مستی ہمی بازد | ترا چشم است خونخواره بجان و دل بیازردم
ابو الفتحا بده جاں را به پیش در نہاده سر | توانگه مرد میدانی ز میداں گوئے من بردم
نود ساله شدم اکنوں تو گوئی شش دہم ساله | چناں در عشق چالاکم تو گوئی کودکے خوردم
بکنج خانه خوش بودم کجا جعد ترا دیدم | پریشاں گشت حال من بغارت رفت آں وردم

بگلزاراں نظر کردم ندیدم چوں تو سروے را
نبوده ہمچنیں ہرگز شگفته شد دل وردم

بیا تا یکدگر آسوده باشیم | ز بود خویشتن نابوده باشیم
زہے عز و زہے فخر و زہے جاه | که جبهه بر درا و سوده باشیم
اگر بازیم جاں را بہر جاناں | چه کم آید بلے افزوده باشیم
صفائی صفوی را ار دنه بینم | بہستی خویش اگر آلوده باشیم
چو خسرو گر لب شیریں به بوسیم | نبات وصل را پالوده باشیم ‎ بر ۳۱۲

محمد چوں رہیم از درد و اندوه
مگر از بود خود نابوده باشیم

من عشق ترا بجاں گزیرم | من درد ترا بدل پذیرم
جز نام تو نیست بر زبانم | جز یاد تو نیست در ضمیرم
گر زیم ز بہر یار زیم | ور میرم بہر یار میرم
آں را که توئی ہمه جہانست | در ہر دو جہاں من آں امیرم
بر خاک درت چو خوار افتم | بیدل نکه نشسته بر سریرم ‎ تا سیدان که

من عاشق دردمند ہستم

جز درد ترا دوا نگیرم

بیا تا یکدگر شطرنج بازیم | دغا را پیشہ ہر مہرہ سازیم
رُخ آں شہسوار خود بہ بینیم | بساطِ بیش وکم تا خود فرازیم
اگر ماندہ کسے اینجا پیادہ | بفرزیں بند اورا ما نوازیم
گرد کان خبر سر خود را نداریم | بسیم و نقرہ و زر ما ننازیم
اگر یک بوسہ یابم اجازت | ز بے باکی لبش را ہم گدازیم
دلم را قبلہ ابروئے تو پیوست | اگرچہ سمت کعبہ در نمازیم
ہمارہ غرقہ بحرِ خدائیم | وراں دریا چو سر راہ گدازیم
اگر نیکیم و یا زشت و بدستیم | بجز یکذات را در احترازیم
اگرچہ بے ادب واریم و بے باک | حقیقت را نمودہ در مجازیم

دو سہ روزے کہ ماند از عمر باقی
محمدؐ بالحقیقت عشق بازیم

گر ازاں یار ما کرانہ کنیم | مردن خویش را بہانہ کنیم
قدم عشق را بسر بریم | نغمہ سوز را ترانہ کنیم
مے مستی و ذوق بر نوشیم | لعل میگونش را چمانہ کنیم
حالتِ عشق را حکایت نیست | حاش للہ کز اں فسانہ کنیم

گر پس جعد آں سریں گیریم
لا جرم دست شاخ شانہ کنیم

بیا تا یکدگر عیشے برانیم | وجود خود زریم غم فشانیم
گہے عاشق گہے معشوق باشیم | بنقد وقت یکدم خوش برانیم
بوقتِ خویش خوش باشیم امروز | غم فردا و دی در گوشہ شانیم

راسنر فرازیم
ن بانود

وزاں شور و چو
دریا میگدازیم

سوز

لا جرم زلف
شاخشانہ کنیم

غنیمت دار امروز ای برادر | که ما نیم فردا تا نمانیم
نمانده با کسی صلحی و جنگی | که با هر دوست و دشمن دوستانیم
همه را دست مال و پا نمالیم | مدان که سروری و سرورانیم
بدانکه سروری را سرورانیم
محمد مرشدی تو حاش لله | که ما گاوان دشتی را شبانیم
مثال سرو سر را کم فرازیم | نه که با خار همچون گلبنانیم
اگر از در براند یار ما را | نهاده سر بر آن در آستانیم
مصلا بر کتف تسبیح بر دست | چه می بینی مغان را پاسبانیم
نشان عاشقان را می شناسیم | ز آه سرد و روی زرد دانیم
بحمدالله چنان نستیم یارا | که نشناسی کییم و از کیانیم
لب میگونش را یکدم بجوشیم | مگر که جاودان سرمست مانیم
کجا دیدیم شکل جعد او را | پریشان گشته دور از خانمانیم
ابوالفتح محمد صدر دین گو | که ما سقف بلا را نردبانیم
سرین و جعد او را تا بدیدیم | سر و سینه گرفته پس گرانیم
حدیث بحر را از غرقه پرسند | مپرس از ما که ما دور از کرانیم

فنای ما بجز صوری نباشد
بسر نور مطلق جاودانیم

مرا در دل نمی آید رود از سینه درد و غم | مرا از جان نمی خیزد که شینم نی کم و دم
دلم با خود همی گوید تعالی الله محال است این | که فارغ از غم و اندوه گردم اندرین عالم
ولیکن آن قدر باشد که گردان شود دردم | بنقد وقت خوش باشم بوهمی و گمانی هم
ز آه سرد و صدر گرم شد معلوم من هر دم | نشان عشق باز انست لبها خشک و چشمی نم
عروس عشق شبها را نقاب از روی بردارد | اگر از پرده هستی برون آیی تو هم یکدم

نہ من تنہا شدم عاشق بروے گندمی روے — کہ ایں رسمیست معہودے ہم از حوا و از آدم
مرا دردیست درماں نے مرا رنجے است دارونے — کہ ریشے پختہ شد دردل ندارد ہیچ آں مرہم
منم تنہا و رنجوری مرا از دوستاں دوری — ندارم مونسے ہمدم ندارم دوستے محرم

محمد چند غم نوشی و تلخے درد آشامی
بر و یکبارہ زیں عالم نشیں آزادہ و خرم

شراب لعل او کردہ خرابم — شکال جعد او بردہ ز تابم
سوال بوسہ کردم ز لعلش — بز د دوشے و خوش گفتہ جوابم
قفائے زد من از وے پس بدیدم — بخشم از من شد و کردہ عتابم
زبان خویش کرد او در دہانم — بجوشیدم چو شیریں شد لعابم
دہان اوست گوی پر ز شکر — لعاب او شدہ صرف گلابم
محمد تا کہ در صدر حیات است — کشادہ بیں ازیں اسرار بابم

قفای زد من از پس بدیدم

بگو رمن اگر وقتے بیائی
بسے اسرار ممزوج است ترابم

شبے خفتہ جمال یار دیدم — دو چشم بخت را بیدار دیدم
کنار و بوسہ ہم بود آرے — دگر اسرار در استار دیدم
نہ من بودم نہ او ہر دو یکے بود — یکے اندر یکے در کار دیدم
کمند جعد او سر حلقہ عشق — گرفتاراں دراں بسیار دیدم
شبے گر جعد او افتاد بر دست — دراں شب قدر بس انوار دیدم
حقیقت ظاہری پیداست روشن — شریعت را من از اسرار دیدم
صباح الخیر ماہ من بر آمد — رواج عید در افطار دیدم
تو حق بندگی را می بجا آر — کہ ایں رہ سیرت احرار دیدم

شوقِ عشقبازی در عمل شد — برنگِ زعفران رخسار دیدم

محمد تحفہ بنگر کہ یک رنگ

درخت و شاخ و خار و بار دیدم

ردیف نون

از چشمهٔ لاہوتیم ہر سو رواں نہرے بہ بیں — واز قطرهٔ ناسوتیم در ہر طرف بحرے بہ بیں

دختر چو مادر شد مرا من مادرِ خود را پدر — او زاد واز خود ایں پسر در ہر سرے سرے بہ بیں

در دیدهٔ انسان ما صورت نہ بندد دیگرے — در عکس عین شخص ما در نور ما نورے بہ بیں

خورشید ہر روزینہ را ہر روز دیگر مطلعے — ایں ماہتاب ہر شبے در ہر مہے بدرے بہ بیں یکشب

از غایت قرب اے پسر از ما بماندی دورتر — ما ہم باہم یکدگر نزدیک را دورے بہ بیں

معشوقهٔ پارینہ را امسال دیدم تازہ تر — در شکل ہر کبری من است معصود صغرے بہ بیں

اے منکر محشر بیا بیہودہ اینجا شو از خا — رفتی زمانے باز آ ہر نشور انشرے بہ بیں بیہودہ شو از اینجا منحا

طاوسِ باغِ حضرتم بر صورتِ زاغے مگر — سیمرغ قافِ قدرتم ہر شکل عصفورے بہ بیں

اینجا محمد احمد است با مرتضیٰ ہمدم قدم

لا ابد ازل عین ابد اولیٰ بشد اخری بہ بیں

آفتابِ حسن روئے ماہ من — بادشاہ خوبرویاں شاہ من

ہر کسے را ملک و مال و سروری — خاکپایش تاج و عز و جاہ من

ہر کسے دارد رہے و رہبرے — سجدهٔ من پیش بت ہمراہ من

تو بخوابِ غفلت و مست خوشی — نیست آگاہ از بکا و آہ من

چاہ بابل بہر سحر مبین است — کو زنخداں تو بابل چاہ من

حعبد او افسانہ میگفت شب — کاسے پریشاں کردہ گمراہ من

چونہ با این ہمہ آشفتگی خوش چنانکہ داردم اللہ من
نیست جاے سرکشی باز لف یار بے نیاز است این درگاہ من
عشق را شاہ و گدا منظور نیست
بے رضا آنجا رسد اکراہ من

لب بر لب من نہ آزموں کن بے بادہ خراب و مست گوں کن
یک بوسہ بدہ ہزار بریاں یک غمزہ بزن ھزار خوں کن
یک چشمک تو دو شیوہ بازد گہ معجزہ نام و گہ فسوں کن
گر افتد اتفاق وصلت دلالہ رقیب را بروں کن
بس سینہ لب سینہ ام ہی سالے
او ہام دوئی ز دل بروں کن

ترا حسنے است از اندازہ بیروں مرا اندوہ و غم ہر روز افزوں
ترا در دلبرے لیلی کنیزک ہنم در عاشقی استاد مجنوں
بہ پیشت جملہ خوباں در سجود اند عیاں دیدند و انم سرّ بے چوں
مثال تو میان خوبرویاں صدف اندر مثالش در مکنوں
ندیدہ چشم من روے عنودن ندانم تا کدامی خواند افسوں
ز لعل او ہمہ عالم شدہ مست سر زلفش جہاں را کردہ مفتوں
ہوائے بوسہ را از دل بدر کن یقیں دیدم لبش موہوم و مظنوں
لب لعلش تو گوی ساقے ہست پیالہ پر دہد ہر دم بہر گوں
مبارک مطلعے میموں صباحے کہ آید یار خوردہ مے و معجوں
بنہ سر در پریشانی محمد
کہ زلف او پرآشفتہ است اکنوں

حاشیہ: بہ پیش تو ہمہ خوباں سجود اند — مثال تو میان خوبرویاں: میانش — ز لعل او ہمہ عالم شدہ مست: شدہ عالم ہمہ مست

۵ این غزل را حضرت بندہ نواز بروز جمعہ ہفدہم ذی قعدہ سنہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند

حدیث[1] عشق را ابوالفتح کم کن ‌ ‌ ‌ اگر دستے دہد اینجا قدم کن

زلعل شکریں لطفے بفرما ‌ ‌ ‌ بسیں آں جعد را گیر و ستم کن

تو وعدہ کشتنم کردی ہلا زود ‌ ‌ ‌ ولیکن ہم بدست خود کرم کن

بروں آ تا وجود جملہ خوباں ‌ ‌ ‌ بیک نظارہ در کتم عدم کن

اگر مانی بدیدی چہرۂ او ‌ ‌ ‌ کنوں توبہ ز تصویر صنم کن

ہوائی محرمی یاری نداری ‌ ‌ ‌ محمد مونس خود درد و غم کن

ہوائے ابر و باران است ابوالفتح ‌ ‌ ‌ شرابے و کبابے را بہم کن

لب او ہم شراب و ہم کباب است ‌ ‌ ‌ تو بوسہ گاز را یکبارہ ضم کن

نگنجد عشق در تحریر و تقریر

تو کلک قال و قیل از سر قلم کن

شیریں[2] بخسرو آب دہ فرہاد را سنگسار کن ‌ ‌ ‌ وصلت بخاصاں بخش شد ما را خصوص اوگار کن

خاطر پریشاں می شود جمع آیدم لطفے بکن ‌ ‌ ‌ گیسوے سر پیچیدہ را بکشاے بر منجار کن

نشنیدۂ مار سیہ دعوی قتالی میکند ‌ ‌ ‌ بنما سر گیسوے خود افسوں گری در کار کن

بر طور موسیٰ بودہ ام بر کوہ لبناں شستہ ام ‌ ‌ ‌ جنباں سر حلقین را پس ہر دو زیر بار کن

خود سرو را آں پا کجا با تو برابر ایستد ‌ ‌ ‌ گر گل بشوخی رخ کند او را قرین خار کن

گر حسن با احساں بود پیرایۂ زیبا شود ‌ ‌ ‌ از ما ہمہ جرم و خطا تو رحمتی ایثار کن

تا پر تو چہرہ پری ابوالفتح را سایہ فگند

دیوانہ شو اے ساحرات روم را احضار کن

گر خم خمار کشاید دہن ‌ ‌ ‌ جملہ جہاں مست شود ہمچو من

گر بت من برقع ز رخ بر کند ‌ ‌ ‌ ہر طرفے گیرد شور و فتن

جرعۂ بے جرعہ چہ بادہ کشی ‌ ‌ ‌ سنگ بکف گیر و سر خم شکن

[1] سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز دوشنبہ نہم ذی الحجہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند

[2] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ بست و ہفتم ذی الحجہ ۸۰۲ھ داخل کردہ شدہ

Marginal notes: ابوالفتح حدیث عشق کم کن — زود ست — طوطی

بادہ رود ہر طرفے ہمچو جے | باش دراں جاے کشادہ دہن

خانہ چوں خانۂ خمار نیست | نغمہ و رود رقص و رود و دف بزن

بوے کجا یابم و در گلبناں | سرو کجا جویم و اندر چمن

گوہر اگر خواہی در بحر جوئے | خوب کجا باشد اندر ختن

یار کجا جویم در دوہر نیست | راز کرا گویم تنہا چو من

پیش ابو الفتح محمد بگوے

بس کند از سوز زیادہ سخن

یک جرعۂ مے بجام ما کن | یکبار بسے بکام ما کن

ساقی قدحے بدست ما دہ | یک چشمک زن مدام ما کن

گر بر گذری ببام آں شاہ | اے باد یکے سلام ما کن

آہستہ ترے بگوشش برخواں | گستاخی کن پیام ما کن

اے شاہد غیب یک کرشمہ | پس ہر دو جہاں بکام ما کن

دشنام دہی تو چاکراں را

مخصوص بدیں پیام[ن۲] ما کن

جواں مست من دیوانۂ من | لب میگون او میخانۂ من

ہمہ شب شورشے[ن۳] زاں شمع رخسار | نگوید ہم فلاں پروانۂ من

پریشاں بر چہ گردم در چمن ہا | کہ سروے ہست اندر خانۂ من

اگرچہ زندہ مانم تا قیامت | نخواہد شد تمام افسانۂ من

اگر عشاق را پردہ نوازی | سرود نوروشند فرغانۂ من

مرا با عشق باشد آشنائی | کہ شد ہر آشنا بیگانۂ من

محمد شد بروں از ہستی خود

ن۲ بنامم

ن۳ سوز تاشے

ن۳ خوش نوا

۵ ایں غزل در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۰۳ھ درج شدہ است

ضرورت شد جہاں ویرانۂ من

اگر تو عاشقی عشقی بجوئی وصل بے ہجراں — بنقد وقت خوش باشی چہ باشد درد پرخود (نسخہ: در دو جہاں)

چنیں چشمے کہ من دیدم اگر ایں مردماں بینند — چو من افتند سر غلطاں و سرمستاں و بیہوشاں

بحمد اللہ چناں ستی کہ خلقے در ثنای تست — صباحت با ملاحت ہم ترا حسنے است با احساں

اگر با ماہ روئے تو شبے بغنودۂ دانے — چہ باشد راحت وصلت چہ چیز است محنت ہجراں

توی بحر صفا یار از اخلق و کرم لیکن

شدم تا آشنائے تو شدم غرقاب اندوہاں

یا صاحب حسن لطف و احسان — حلوائے بس لطیف ہست آں

پیش رخ و زلف آں ستمگر — کفر است کدام و چیست ایماں

ای جان جہاں و جہان جانم — مارا نفسے زما تو بستاں

گر عمر است بابار انار — آں سرو توی دریں گلستاں (نسخہ: سرو راست)

از چشم تو بادہ وام کردند — می غلطم ہر طرف چو مستاں

بر زلف تو تازدیم دستے — گشتیم خراب و زار و ویراں

ہر جا کہ کہے بلند دیدم

رفت است ہوائے کہ سرپناں (نسخہ: رفتم بہوائے)

جبیں بر پشت پائے یار سودن — سری و سروری باشد فزودن

ہمہ شب در خیال خال و زلفے — ندیدہ چشم من روئے غنودن

بدیں حسنے کہ تو ہستی بدیں زیب — بدیں صورت توانی دل ربودن

چنانچہ از تو سزد دشنامہا گو — نباید از منت الّا ستودن

اگر لطفے کند یک بوسہ بخشد — شود احسان از اں یکبار سودن

بجز وہم و خیالے ہم دگر ہست — یقین شد نیست جز گفت و شنودن (نسخہ: نیست)

محمد بارک اللہ چیست بہتر
جبیں بر پشت پائے یار سودن

ذوق و طرب فزاید تازہ و شود جہاں — از ترک غمزۂ تو اگر باشدے اماں
ابروے تو کمانے و مژگاں چو ناوکے — ترسم زناوکے کہ کشاید ازاں کماں
می آیدم بوہم کز اں لعل می چکاں — یکبوسۂ سوال کنم یا بہم از نشاں
اطلاق نام عشق روا نیست بر کسے — کہ از جور یار خویش کند نالہ و فغاں

بوالفتح را بگوے کہ شر مے کند زخلق
کای پیر چشم باز بخوباں ببیں نہاں

بشرط دوستی کردم وفا من — کہ بر درد و بلا دادم رضا من
بتاں را سجدہ کن حاشا مدہ پشت — معاذ اللہ کہ دارم ایں روا من
مرا دشنام میگوئی خوشت باد — نخواہم گفتنت الا دعا من
مرا با زلف تو کارے دراز است — مداں کوتہ کنم دست از جفا من
بگرداں مہر ہ را ہر چہ خواہی — نخواہم کرد از دستش رہا من
بخواہد از تو ہر کس آرزوے — ندارم آرزوے جز لقا من
چرا فارغ نشینم بے غم از غم — کہ یار من ہمیشہ ہست با من
ز درد تو کہ ریشے پخت در دل — نخواہم از خدا ہرگز شفا من

بہر و جہے کہ دیدم اے محمد
ندیدم در جہاں الا خدا من

ساقی قدحے شراب پر کن — زیں روئے خوشے تو تازہ تر کن
چوں مستیٔ بادہ را چشیدی — پر کردہ سبوئے بادہ سر کن
ہر منکر عشق را کہ بینے — نامش تو ستور و گاؤ و خر کن

از غمزہ اگر کشادہ تیرے ۔ چشم و دل خویش را سپر کن
ابروے بتے اگر بدیدی ۔ از صخرہ بگرد و قبلہ بر کن
معذور بدار گرچہ پس رفت ۔ بر جعد و سرین او نظر کن

بوالفتح بنوش بادہ خوش باش
از غیر خداوے حذر کن

منم آں رفتہ ز خویشم اللبناں اللبناں ۔ فارغ از مذہب و کیشم اللبناں اللبناں
نہ مرا صبحے و شامے نہ مرا صیدے و دامے ۔ نہ مرا پختہ و خامے اللبناں اللبناں نہ مرا صبح و شامے
نہ مرا مالے و جاہے نہ مرا باغے و چاہے ۔ نہ مرا رہبر و راہے اللبناں اللبناں
نہ مرا ملکے و ملکے نہ مرا بحرے و فلکے ۔ نہ مرا دردے و نیکے اللبناں اللبناں ملک نہ ملکے
نہ مرا نقرہ و سیمے نہ امیدے و نہ بیمے ۔ نہ مرا پارہ گلیمے اللبناں اللبناں نہ سلکے نہ بیمے
نہ مرا چینہ و دانہ نہ مرا صحنے و خانہ ۔ نہ مرا موے و شانہ اللبناں اللبناں
نہ مرا دردے و درماں نہ مرا سروے و ساماں ۔ نہ مرا کفر نہ ایماں اللبناں اللبناں نہ مرا دردنہ درماں
نہ مرا ننگے و نامے نہ مرا صحنے و بامے ۔ نہ مرا خواجہ نہ غلامے اللبناں اللبناں نہ مرا ننگ نہ نامے
نہ مرا شرمے و عارے نہ مرا کارے و بارے ۔ نہ عزیزم و نہ خوارے اللبناں اللبناں
نہ مرا ریش و نہ ابرو نہ مرا سبلت و نے مو ۔ نہ مرا کجکلک خوشخو اللبناں اللبناں کو نہ کجک خوشخو
نہ مرا فردا و دینہ نہ مرا سنہ شبینہ ۔ نہ مرا صلحے و کینہ اللبناں اللبناں
نہ مرا خرقہ و گلینک نہ مرا کاسہ و صحنک ۔ نہ مرا کنک و نلکنک اللبناں اللبناں
نہ مرا فوطہ و لانگے نہ مرا نامے و بانگے ۔ نہ مرا کیسہ و دانگے اللبناں اللبناں
نہ از آدم و حوا نہ من از پستی و بالا ۔ نہ من اینجا و نہ آنجا اللبناں اللبناں
نہ مرا صافی و دُردے نہ مرا سبحہ و وردے ۔ نہ صلاحے و نہ دردے اللبناں اللبناں
نہ مرا گلشن و گلخن نہ مرا دوست نہ دشمن ۔ نہ من با تو نہ تو با من اللبناں اللبناں

نہ منم عاشق صادق نہ منم فاسق ذایق — نہ منم زاہد فایق اللبنان اللبنان

نہ منم خواجۂ واثق نہ منم بندۂ رابق — نہ منم سابق ولاحق اللبنان اللبنان

نہ مرا بود وجودے نہ مرا جود شہودے — نہ مرا نارے وودے اللبنان اللبنان

نہ منم سید نہ تو ی سید و شیدا نہ تو از مای و با ما — نہ ابوالفتح نہ ابوالفتحا اللبنان اللبنان

زرقے نہ مرا ذوقے و دلقے نہ مرا خرقہ و خرقے — نہ مرا وصلے و فرقے اللبنان اللبنان

نہ منم شاہ و گدائے نہ مرا فکرے و رائے — نہ مرا ہوے و ہائے اللبنان اللبنان

نہ مرا قیلے و قالے نہ مرا وقتے و حالے

نہ مرا بال و بالے اللبنان اللبنان

ای جواں گر عشق بازی جود کن — شاہد بازار را خوشنود کن

بابیّن بر درش گر ایستادے بایدت — ہر چہ او پایش بود موجود کن

دل بباز و جان بباز و دین بباز — پس زسودائے محبت سود کن

صرفہ جاں میکنی در عشق اگر — نام خویش و ہم لقب مردود کن

بر خوری از عاشقی تو آگہے — خویشتن را نیست کن نابود کن

خویشتن را ہمچو عود تر بسوز — تا شوی خوشبوے عین دود کن

از وصال او تو آنگہ بر خوری — ہر چہ یار تو ترا فرمود کن

اے محمد نیست نابود ار شوی

شایدت پس نام خود محمود کن

آمد بدرت غریب و مسکین — بیچارہ دردمند و غمگیں

با ہیچ کسے ندارد اُلفے — بنمودہ ملطف یار تسکیں

ہر جا کہ رود کسے نہ پرسد — بر ہر کہ شود کنند نفریں

رخسارہ خراش زآب دیدہ — در سینہ نزاش رنجہا بیں

اورا نہ حریف و یار محرم | اورا نہ قرین و دوست ہمدیں
گر تیغ بہ فرق او برانی | او گوید شاد باش و تحسیں
اورا نہ حسد نہ حقد باکس | پاکست دلش زآں و ازایں
وا ماندہ و بیدلے است بیکس | اورا تو مراں بخشم چندیں
سہل است شکستہ را شکستن | بر مردہ کنی چہ تیز سکیں
تو روشن زآفتاب و ماہی | پروا چہ کنی بسوے پرویں
ای ارحم الراحمین چہ دانی | آمد بدرت غریب و مسکین

کن رحمے کہ بر درت فتادہ است

بوالفتح سگے است نیک گرگیں

دیوانہ و عاشق شدم بر لعل آں شیریں سخن | سازم فدا بر پاے او از دل ہمیں این جان و تن
گر بوسہ بر لب زدم از بی رضائی خشم چیست | کینہ بکش خشمے بکن یکبوسہ را تو دہ بزن
با سینہ ام سینہ بسا لب را بنہ ہم بر لبم | گر تو نیابی لذتے دشنام دہ سیلی بزن
خوباں ہمہ نجمے شمر تو در میان شاں قمر | در مجمع یاران ما باشی تو شمع انجمن
از تو مرا روشن شدہ ای آفتاب مہرباں | کز تو ہمہ نور و خوشی و ز مہر خیزد سوختن
من دی شرابے خوردہ ام ماندہ خمارش در سرم | گر بوسہ بخشی مرا آسودہ گردد جان و تن
ہر جا کہ خوبے دیدہ ام کو کحل بیدادی کشد | در چشم مردم را کند او بیہش و بے خویشتن

بوالفتح عاشق کہنہ نو نو گزیند مہ رخے

ہر دم بلا منتہا کشد از ہر کہ باشد مرد و زن

شکایت یار ہم بر یار گفتن | چہ خوش باشد نہ کہ سر بار گفتن
اگر یارے جفاے کرد با تو | نمی شاید بر اغیار گفتن
شبے با ماہ روے گر بخفتی | نباید قصۂ این کار گفتن

حدیث قصۂ مستی و مستاں — حرامت باد بر ہشیار گفتن
اگر صوفی شدی شرمت نیاید — حساب تنکہ و دینار گفتن
گلہ از جام مے واز خمارش — ترا منع است بر خمار گفتن

ابوالفتحا محمد را نشاید
سخن از وصل در بازار گفتن

آں جواں ہم جان و ہم جانانِ من — عشق او ہم درد ہم درمان من
ظلم بر خود میکند بر یار ہم — او نہ آنِ خود شود نے آن من
او میانِ گلبناں شگفتہ گل — او میان سرکشاں سلطان من
من دراں خلوت کہ با یار خودم — نیست روح القدس جز دربان من
من بروں از خویش بودم تا یکے — شد یکے اندر یکے اثنان من
گر عیاں را با بیان جمع آورم — منتے بر من نہد منان من

اے ابوالفتحا محمد باز آئے
باز آمد نیست در امکان من

غمزہ بزن تو دل ببر منت بنہ بجان من — جان و جہانم آن تو درد و غمت از آن من
بوسہ اگر زدم چہ شد ناز و کرشمہ چیست ایں — لعل لبت ہمہ گمان است گم شدہ آن نشان من
ہر چہ کنی ترا سزد یفعل ما یشاز توئی — قہر مکن کرم بکن زیبدت اے جوان من
کیست دلالہ ورقیب نیست دوی چو در میاں — من تو تو من یکے عین تو شد عیان من
شخص تو در خیال من بود تو در نہاد من — نقش تو در ضمیر من نام تو بر زبان من
دیدہ شدہ بعینہ مردم چشم من توئی — نیست بجز تو دیگرے ہیچ بہ جسم و جان من

ہر کہ محمد احمد است واحمد را احد بخواں
آہ حجاب من شدہ میمے کہ درمیان من

ہرگہ

باشد کسے ز عشق مرا امید نشان | آنکو ز خویش بیخبر است با خبر ہماں
اطلاق نام عشق روا نیست بر کسے | کز جور یار خویش کند نالہ و فغاں
رفتم بگشت باغ کہ بینم مثال تو | سروے دگر کجاست چو کبک دری رواں
گویم بدید ہر کہ لبش را خراب شد | مارا عجب کہ چونہ بدید است درگماں
مردم دریں ہوس کہ بمیرم بہ پیش تو | کارم بجاں رسیدہ و آخر شدہ توان
عاشق شکم پرست نباشد جوان من | روحانی نباشد محتاج آب و نان

چوں من خراب و نے از ہجر عشق یار نیست
بوالفتح را ببر ز ہجر ایں دگر نشان

خوب رویا تو کرشمہ ناز کن | عشقبازا عجز و زاری ساز کن
ساقیا یک جرعۂ در کام ریز | مطربا یک نغمۂ آغاز کن
سرو قدا باش با ہمت بلند | گلعذرا خار را انباز کن
شاہدا تو خود پرستی را بباش | غمزہ زن از سیم و زر اعماز کن

با سیم و زر انباز کن

گیر مے تو شیخ وقت و مرشدی | رل مع الاسلام کشتی باز کن
پیش کند وری بکش لقمہ بدہ | انگہے بر مردمان در باز کن
نقد را بانسیہ تو یک جانبہ | می شود قصہ دراز ایجاز کن
بوسہ را گر او اشارت میکند | خویش را مستان بساز و ساز کن
نیست مقصودے و موجودے مگر | واحدٌ فی واحدٍ اعجاز کن

اے محمد بت پرستان کافر اند
حق پرستی را یکے ابراز کن

قدم حسن را خراماں کن | درد و اندوہ را بدرماں بکن
جعد را شانہ زن فراہم آر | خاطر جمع را پریشان کن

آں سیہ زلف را زرخ برگیر — کفر را بدل بایمان کن
مشک دعوی طیب کرد دمے — جعد بکشا و بس پشیمان کن
بوسۂ الناس گر ببخشم — کرم خویشتن و وچنداں کن
گر تو داری بباغ دل گردی — گل و میوہ بجیب و داماں کن

ای ابوالفتح سترباز بگو
زیرہ راہم بسوی کرماں کن

جفاۓ یار را اے دل وفا داں — اگر دردی دہد آں را صفا داں
اگر تیغے زند برسر زہے لطف — اگر تو دم زنی جہل و خطا داں
اگر عاشق شود زاں لعل مستاں — دراں حالت زند بوسہ روا داں
زجور یار در دل گر خراشے است — تو در درویش را عین دوا داں
چہ پندم میدہی اے زاہد وقت — تو یارا بد بگو واں را دعا داں

محبت مایۂ رنج است و محنت
محمد حسن خوباں را بلا داں

ردیف واؤ

مرا یارے است در خاطر اگر گویم کدام است او — جہانے مبتلا گردد بلاۓ خاص و عام است او
زبادہ زباد لعل میگونش جہانے مست می گردد — شگفت آید ہمہ کس را ندانم تا چہ جام است او
صبا از جیب و دامانش وہد بوے بگلزاراں — صباح از تابش عارض نگہ کن مہر دام است او
پیالہ را مثل باشد دو چشم مست غلطانش — وے مے پر بپاید مگر ساقی مدام است او

زرخسار و جبین او ہزاراں مہر می تابد
قد و بالاش اگر بینی ہمی سرو تمام است او

گرستی / گمو / زبادہ / سہی

مرا افتادہ است با آں دو گیسو | نہادم دین و دنیا را بیک سو
شدم از قبلۂ اسلام بیزار | چو دیدم عین محراب است ابرو
اگر عاشق شدی جور و جفا کش | نہ آنکہ نیکوئی باشند بد خو
مرا در دل نباشد ہیچ شخصے | در آں محضر کہ نیست الا کہ یا ہو
اگر یک بوسہ خواہم سبکت | نہ بخشد آں مکابر شوخ بے رو
اگر بر بوئے عاشق شد ستی | بکن از خویش و از بیگانہ یک سو
ندیدہ دیدہ ام روے غنودن | مگر آں چشم فتنہ کرد جادو
میان چشم و دل میرفت گفتے | کہ عاشق من منم یا آنکہ تو تو

ابو الفتح از رہ انصاف گفتہ است
محمد راست میگوید کہ ہر دو

آں یاری یار و محرمی کو | از صدق و صفا و مردمی کو
آں طیب و طرب نگار دربر | آں مشرب و عیش و خرمی کو
مے خوردن و مبدم پیاپے | آں مستی و ذوق و خرمی کو
آں وقت جماع خوبرویاں | آں مجمع عشق و ہمدمی کو
آں رقص و سرود و دف و چنگ | واں خندہ بلاے بہ کمی کو
آں ساقی سادہ بادہ بخشا | با ناز و کرشمہ مردمی کو
آں بوسہ واں کنار واں گاز | واں رنجش و صلح درہمی کو
یاراں کہ بیکدگر در افتند | آں حال مستی و درہمی کو

بو الفتح بدرد و سوز مے بر
آں یاری یار محرمی کو

عشقبازی اگر بسازی تو | کار دنیا و دین بسازی تو

نیکو خوی نیکواں
محضر کہ الا نیست یا ہو
خندہ دیر درد
آں حال مست

ور بدرد و غمت قرارے شد | خوش بزی مرد بے نیازی تو
نہ تو درخور نہ یار در بر تو | بر چہ زئی و با چہ سازی تو
رخ آں شمع را کجا بینی | گر چو مومی نمی گدازی تو
نیست در عشق گر کسے انباز | فرد باشی و سرفرازی تو
مرد ماں را کہ میکنی پامال | قد بلندی و مو درازی تو
صوفی با صفا و صافی باش | چند بر زہد خویش نازی تو
گر خدا را بحق شناس شدی | بر چہ ہر جا نے گدازی تو

ای ابوالفتح خوار و زار بزی
باید ہر نفس گدازی تو

می بینی آں بخواں خوشخو | آں قد بلند دراز گیسو
آں ماہ جبین زہرہ رخسار | با ہیچ کسے نکرد یک سو
با جملہ جہاں نفاق بازد | گوید تو منی و من ہمیں تو
چوں نیک نگہ کنی بدانی | اسرار کشیر آں دو ابرو
آں چشم کشادہ چشمکے زد | بر بست خیال سحر و جادو
آں جعد نگر کہ مار خانہ است | واں پنجۂ کفر راست بازو
آں لعل شکر کہ خوں بنوشد | واں خال کہ کافر است ہندو

بوالفتح مدار استوار ش
آں ظالم کافر است بدخو

گرچہ پیری و یا جوانی تو | عشق را باز تا توانی تو
عشق را پیشوائے خویش بساز | کم نگردی و کم نمانی تو
لعل میگونش را کہ بوسہ زنی | وانکہ در وہم و در گمانی تو

ے حضرت خواجہ ایں غزل را بروز یکشنبہ بست و ششم ذیقعدہ سنہ مرقوم فرمودند

ز تو بر در (حاشیہ) | یا (حاشیہ)

عشق را نقد وقت خود می‌دان باش باقی بدار فانی تو
گر خیال لبش بدل داری روز و شب مست و شادمانی تو
گر شوی دُرد نوش و غم آشام ایمن خفته در امانی تو
دائمی لحظهٔ بخششش شد
ای محمد چه ناتوانی تو

ردیف ها

یارا جمال شمع رخے را تو دیدهٔ پروانه وار گرد چراغے بریدهٔ
خامی تو هیچ دود چراغے نخوردهٔ خوردی تو گرم و سرد جهان را ندیدهٔ
ذوق خمار و راحت مستی گرفتهٔ گاهے بناز آں لب میگوں مکیدهٔ
باشرط عشق را بکسے باختی گهے ذوق وصال و درد فراقے چشیدهٔ
وقتے بپائے تو نشکسته است خار هجر گاهے بوصل آں تن گلگوں رسیدهٔ
معشوقهٔ تو گاه بخشم از تو رفته است وانگه بصلح آمده در بر کشیدهٔ
بوالفتح راستی که جهان را ندیده
نی راحتے چشیدی و نے غم کشیدهٔ

منم[۱] در عشق بازی پیر گشته ولایت در دو غم را میر گشته
نهم در سر پریشانی ضرورت که زلفت پاکشان زنجیر گشته
مگر جعدش بپیچد در گلویم شدم دیوانه و ننزویر گشته
وضوے عشق را بر قول عشاق زخون دیدگاں تقدیر گشته
جوانی عشق در پیری فراغت تو گوئی مشک بوده سیر گشته
مرا عمرے است در خوباں گذشته بتقویٰ و عبادت دیر گشته

[۱] حضرت خواجه بنده نواز ایں غزل را روز جمعه سوم شوال ۸۰۲ھ رقم فرمودند۔

زلفش[۲]

مگر دارند خوباں استوارم
شود وصلے بدیں تدبیر گشتہ

کدام آں دل کہ دلبر برگرفتہ — کدام آں سر کہ آں سر در گرفتہ
خوش آں عاشق کہ با معشوق پیوست — پس آنگہ عشق را از سر گرفتہ
زہے وردے کہ درمانش تو باشی — زہے یارے کہ کارے برگرفتہ
چہ کار آید نبات و انگبینش — کسے کز لعل تو شکر گرفتہ
ترا ناز و کرشمہ شد زیادت — نہال عشق ما ہم برگرفتہ

ببازی گفت ریزم خون او را
محمد این نکو اختر گرفتہ

آں ساده کہ ہست خواجہ زاده — دین و دل من بباد داده
او را ہمہ روز نیست کارے — جز گشتن باغ و نوش باده
آں مغ بچہ را ہر آنکہ دیده — زنار بہ بستہ بر کشاده
ایں دولت ہم شود میسر — من گردم خاک در فتاده
گر عاشق پارسا است زاہد — او منحرف از طریق جاده
بوالفتح اگر تو عشقبازی — بر بند گلوے خود قلاده
وانگاه بدست یار بسپار — ہر سو کہ برد برو کشاده

در کعبہ و در کلیسیا ہم
اخلاص و ورع بباد داده

عمر را کرده اند اندازه — نیست از وے گذشت اندازه
عمر را بر مثال حصنے دان — لیکن آں حصن را نیست دروازه
ای جواں ایں گماں اشت درخود — ہر دم ایں درخت میشود تازه

ایں غزل در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ بستم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ مرقوم شد

ن ہر دمے آں

بلکہ ہر روز در زبول زوال　　لیک رفتہ است قسمت اندازہ

ای محمد نود نمود است روی

در نود بازخاست آوازہ

توکردہ زلف را شانہ جہانے گشتہ دیوانہ　　بروے ہمچو شمع تو دل من باد پروانہ

نہ چوں تو دلبرے باشد نہ چوں من عاشقے بیدل　　دوائے من جفائے تو شدہ است آیا را افسانہ

رخ تو کعبۂ جانم خم ابروے تو قبلہ　　لب میگون تو یارا دل ما راست میخانہ

چرا با دوستاں خود بلطفے پیش می نائی　　چرا از آشنائے خود شوی بیجرم بیگانہ

الا ای یار سیمیں تن وجود از من چہ می پوشی　　کہ یک جان و تنم آخر مشو از من جدا گانہ

نہاں شب میخوری ور روز بر سجادہ بنشینی　　محمد شیخ تزویری نہ انیست کار مردانہ

نبرد عشق بازی شوبراں نرد دغا خانہ

تو خامی اے پسر جائے نخوردی پختہ یکدانہ

نقش نگار خانم دل را نگینۂ　　لعل لب و دہانش مے را دفینۂ

ہر چند مفلسم ز نقد وصال یار　　از درد ہجر ہست بسینہ دفینۂ

زیبد کہ سر فرو دنیارد بسروراں　　آنکہ ز بندگان تو باشد کمینۂ

از جور واز جفاش ہر دم چہ پرسیم　　کز درد سوز اوست بجانم خزینۂ

یعنی چنیں بود کہ گہے آں نگار من　　ناگاہ از درم بدر آید شبینۂ

چوں آشنائے عشق بغرقاب او فتد　　جز درد سوز رنج ندارد سفینۂ

آں آہ سرد ہر نفسے بر ہوا رود　　ترسم اگر بر آید از سوز سینۂ

لعلش اگر ز لطف مرا بوسہ بداد　　آں مہر غمزہ بر چہ خشم است و کینۂ

بو الفتح وار باش بدنبال نقد وقت

فردا ز نار حسلہ بانکار دینۂ

دینار

زلفِ تو کند ستم ہمارہ | غمزہ بکند جگر دو پارہ
تنگ دہنت شکر فشاند | لعل تو کند شراب خوارہ
پستان ترا چناں مکیدم | گوئی نبات ہست دو پارہ
پس کوہ سریں ہر آنکہ رفت است | می باید کرد سنگسارہ
آں ماہ مرا بدست ناید | پیچیدہ برمن ایں ستارہ
اے جعد دراز و خورد ہمت | لب لعل تنک مکن دوبارہ
آں منکر عشق را چہ گوئی | گادے وخرے و سنگ خارہ
در عشق نہ اگر تو میری | بارے کہ بباش یک سوارہ
بیں پیرہن و جود کردم | در عشق بتاں ہزار پارہ
گر ممکن نیست وصل خوباں | می کن تو ز دور یک نظارہ
گر دست نمیرسد بجعدش | دیوانہ بباش سنگسارہ
بو الفتح اگر وصال جوئی | چارہ نہ بود ز مکر و چارہ

گر عشق نبازی اے محمد
تو کیستی و چہ و چکارہ

جوانِ مست من سینہ کشیدہ | خراماں میرود گفت آنکہ دیدہ
جہانے زو شدہ دیوانہ ہر سو | چنیں صورت خداوند آفریدہ
تمثل کرد او از نور قدوس | مجسم نیست ایں صورت گزیدہ
اگر سروے است ما نزہ الستادہ | وگر باغیت برمردم دمیدہ
وگر پری است حاشا ساق سیمین است | وگر حوری است در دنیا رسیدہ
خیال جعد او مستانہ دارد | زہے بادہ کزاں گونہ چکیدہ
وگر گلبن بود خالی نیابند | ازیں خاشاک واز خارے خلیدہ

نسخہ: تن — بہ — نباشد

چنیں صورت مسلمانان بدانید — نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ
اگر ابروے او خود عین قبلہ است — جہانے ہر طرف سمتش خمیدہ
ملامت عشق بازان را نشاید
محمد راست ایں وصفے حمیدہ

جان را بحق سپارم با سینہ کشادہ — مست و خراب باشم لب را بلب نہادہ
حمدے خدائے گویم شکرے بجائے آرم — شد عاقبت حمیدہ باب الکرم کشادہ
گر رحمتے بیاید باشد نشستہ بردر — ور مرد نیست مارا بارے بدر فتادہ
برحال غریب گوید سخنے غریب و نازک — مئی تب تو اے جوانمردا بنگ منم نہادہ
جنت بکار ناید حور و قصور و فن زن — یک غمزۂ بباید باغ و حریف سادہ
گیسو دراز را اگر کایں قصہ مختصر کن
می باش بردرا و روز و شبان نشادہ

گر ز نشستن بیاید بام
مے بجمیعت ہے
حور و قصور جزایں

ردیف یا

بہار آمد بگلزاراں خرامے — بروے شاہد و ساقی سلامے
بروے باغ و صحرا خوش برآئیم — بیک دور دو سہ پر خوردہ جامے
دمے یاران ہمدم را خبر کن — ببر بہ مطرب و میگو پیامے
کنار و بوسہ گر شد میسر — مگو آنجا حلالے یا حرامے
اگر دستے نداد آں خواجہ زادہ — بیا پس رو بہ پیشش شو غلامے
ازاں تنگ دہن زاں لعل باریک — سخن کم کن نمی گنجد کلامے
اگر در دلبری تو چیرہ دستے — منم در عشق بازی خود تمامے
محمد در خرابات و خرابی

نکو کردی بر آوردی تو نامے

نوبت عاشقی است یک چندے / باز بندیم دل به دلبندے
یار مهماں رسد چه پیش آریم / جان و دل خود شد است اسپندے
بر زبان نیست جز که نام فلاں / میچکد هر چه هست در آوندے
عاشقاں بت پرست و بیدین اند / گمرهاں را چه میدهی پندے
زاہدے دید روے بت رویاں / فاسقے بت پرست شد رندے
باغباں قامت اگر دیدے / بیخ و بنیاد سرو بر کندے

سرورے بودے اے محمد تو
زلفش اندر بلا نیفگندے

نے جاے تحمل است و زاری / گر یار نکرد با تو یاری
مطرب غزلے که دل نوازی / ساقی قدحے که غم گساری
اے نازک و آفریده از ناز / اے قطره ابر نو بہاری
اے سنگدل و شوخ بدعہد / ایں نیست طریق دوستداری
آخر کم ازانکه باز پرسی / اے سخت کماں چه سست یاری
رسمے است قدیم ایں بتاں را / اے دل تو مگر خبر نداری

بو الفتح اگر تو عشق بازی
مسکینی و عاجزی و خواری

بحمد الله نگارینا چناں موزون و زیبائی / که ممکن نیست جانے راز تو یکدم شکیبائی
خطاب لاشریک لک رداے کبریائی ہست / توئی پیرایه خوبی ز تو زیباست زیبائی
خیانت دوست میدارم که محض دوستی گشتم / دل و جانم همه عشق است منم با عشق یکتائی
بگفت دیو مردم من ز بت روان نظر دارم / منش لاحول میگویم که احمق ژاژ می خائی

مرا در دل نمی آید رو داز سینہ عشق تو　　مرا از جان نمی خیزد کہ شینم بے تو ہر جائی
کشادہ راز میگویم مرا دل بستگی باتست　　من ایں عقدِ دل خود را نمی خواہم کہ بکشائی
ترا آراستہ صانع چنانکہ بایدت ہستی　　وے افسوس می آید بسے خودکام و خود رائی

محمد آں جوانمرداست کہ در پیری نظر بازد
تعالی اللہ ابوالفتحا خدائی را تو می شائی

مسلم نیست عشق و پارسائی　　محقق نیست صدق و خود نمائی
ترا با عاشقاں نسبت نباشد　　کہ تا از خویشتن بیروں نیائی
زہے کم ہمت و رسوا کہ باشی　　بگفت خویش گر خود راستائی
الا اے دلبر چابک توانے　　دہی مارا ز بند غم رہائی
محمد تا توئی در بند ہستی　　میسر نیست کز غم ہا برائی
حدیث عشق در گفتار نیست　　چہ بیہودہ تو چندیں ژاژ خائی

چنیں گوئی جہاں وہم و خیال است
خیال خوش خیالِ دلربائی

آسودہ دے ستودہ جانے　　با یار نشستہ یک زمانے
وز خود قدمے زنند با خود　　ملکے است و گرد گر جہانے
بردار ز رخ نقاب یکبا　　از عالم عشق دہ نشانے
اعماز زروے خوب حاشا　　خود را توز خود مکن زمانے

از خال و لبش سخن محمد
کردار مکن دگر زبانے

سروصل ماندہ ای زکجائی و چہ رائی　　اینجا کہ نیست جاے آنزاکہ شد رہائی
میناز و می نمائی ہر لحظہ در فزونی　　فریاد از تو مارا نظارہ می ربائی

گہ نازنبیازی

گہ ناز نے نیاز ے گا ہے نیاز سازی ❊ گا ہے بخشم وجنگ گا ہے بغمزہ آئی
چوں وقت کار آید گوید کہ حاش للہ ❊ با تو مرا چہ نسبت با ما چہ آشنائی
من آں فلاں فلانم سلطان وقت خویشم ❊ تو کیسی کرائی زیں مفلسی گدائی
سیمرغ قاف قربم از آشیان قدسم ❊ از لامکان نہ استم تخصیص ہر کجائی
ہر جا کہ یار جوئی آنجا حضور یابی ❊ اما وصال با ما حاشاک تا زخائی
بوالفتح را نگوئی تا پرسد از محمد ❊ اورا جواب گوید فریاد ازیں جدائی

گر ایں سخن نشنید در جان طالبانم
من از میان بخیزم ماندہ رہ خدائی

میانہ بخیزم

اے یار عزیز می توانی ❊ مارا ز بلائے مار ہانی
یک بوسہ ز لعل خویش بخشی ❊ مستانہ کنی ز غم ستانی
حاشا کہ مرا میسر آید ❊ بے یار عزیز زندگانی
گیرم کہ بخلوتے نیائی ❊ بارے اورا ز در بزانی
اے نازک و آفریدہ ازناز ❊ اے مایہ عیش و شادمانی
پیش و پس تو نگفت کس بلند ❊ اشکم سبک و سریں گرانی
سروی تو دے چو کبک رفتار ❊ ماہی تو کہ مہر میفشانی
با قد بلند تو درازی ❊ با سینہ کشادہ تنگ دہانی
تاریکی شب ز عکس زلفت ❊ از خندۂ تست صبح ثانی
آں یار مراست چشم سرمست ❊ یا خواست ز خواب ناتوانی

از بوسہ شود لب تو احساس
بوالفتح یقین است در گمانی

اے باد نوبہاری از راہ لطف یاری ❊ در گوش بلبلاں گو از گل خبر چہ داری

که باز می بیاید آں فصل تازه روئے | که در کنار شیند بر ما بر سم یاری
که بوئے گلعذارے یابم ز جیب و داماں | با جد او نه بیچم مانم ز بیقراری
آں گل که دینه گم شد امروز باز یابی | امروز مست گردی فردا شوی خماری
دی رفت باز ناید فردا که گفت آید | بر نقد وقت سازی امروز در شماری
بے از خیال وصلے حاشا که عشق باشد | بے برگ رنگ و بوئے چوں ست گلستان بیاری

بو الفتح را فتوحے از غیب شد نصیبے
گر یار تیغ راند سر را تو بر نیاری

گرآواز خاستہ از قعر چاہے[۱] | ز دست یار زد از سینه آہے
گر از آشیان جفت دوری | توی قمری که می نالی پگاہے
چو من می باش در د اشام و نخواهی | که من ہم زیں ندارم کلاہے
ترا من دوست می دارم و گر ہیچ | نکردستم جز ایں دیگر گناہے
چه بد افتد ترا ای شاه خوباں | اگر باشد گدائے نیک خواہے
اگر خوانی و گر رانی تو دانی | ندارم من جز ایں رہ ہیچ راہے
محمد جز درش دیگر درے نیست | ندارم من جز ایں دیگر پناہے

روم اکنوں کجا آواره ایدل
بکرده موسپید و روسیاہے

گرآواز خاستن
زدست درسند ۱۳۵۵
مبارک

دلبرے نیست چوں تو یک پسرے[۲] | بیدے نیست ہمچو من دگرے
ہر کسے روئے خوب دارد دوست | اہل دل را بود دگر نظرے
نقد ما را ابدل بہ نسیہ مکن | درد نقد است وصل در خطرے
قصه عشق احسن القصص است | فہم ایں سر کے کند بشرے
مادرش را ہمی ازل نام است | مثل عیسیٰ ندارد او پدرے

[۱] بروز جمعه بست و نہم ذی قعده ۱۳۵۵ھ رقم فرمودند [۲] ایں غزل را نیز بروز جمعه بست و نہم ذیقعده ۱۳۵۵ھ رقم فرمودند

عشق دراجتہاد نعمان نیست — شافعی را نشد از و خبرے
ماہ را قامتے بلندے نیست — سرو را نیے سرے است نے کمرے
سرو من ماہ رو بلند سر است — دلبرے نیست ہمچو او دگرے

ای محمد بسے عزیزی تو
دلبرے نیست چوں تو یک پسرے

دلم[1] را ابتلا شد با جوانے — ز غمزہ اش ندار د کس امانے
بیک چشمک بسازد شیوہ چنداں — فرو بالا کند ہر دو جہانے
لب لعلش بہ بیں نوش کردہ است — جگرخوار ست ہر دم دلستانے
صدف را در شکم دو سلک لولو — لب و دندانش ہستند در فشانے
دلم از دست تنہائی بجاں شد — چگویم بلکہ افتادم بجانے
غیور م من و ہرجائی است یارم — کجا جویم ندارد او مکانے
ز چشم مست او غلطید خلقے — بر آمد ہر طرف از وے فغانے

محمد پیر گشتی توبہ کن
نظر بازی ز فسق آرد نشانے

جانم[2] و دل من پے جوانے — در ہر خم موے او جہانے
مقتول بسے و قاتلش کم — بر لعل لبش مرا گمانے
بر لعل لبت سیاہ خالے است — از موت و حیات من نشانے
برخور د ز عمر نیک بختے — با یار عزیز یک زمانے
گر آیدت خلوتے میسر — با ذوق و فراغت امانے

بو الفتح مدام بادہ می نوش
گر ہستی پیر و یا جوانے

---

[1] درجامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ ۳۰ ر ذی قعدہ ۸۰۲ھ مندرج کردہ شد [2] بروز یکشنبہ غرہ ذی الحجہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند۔

محمد[1] عشقبازے خوش خصالے — شب و روز آں خیال خد و خالے
غم فرزند و زن یکسو نہادہ — نماندہ در دلش میلے بمالے
اشارت بوسہ کردن چہ مقصود — عفاک اللہ خیالے ہست فالے
ہمہ شب یاد زلف ماہ روے — بہر صبحے دو چشم پر حبابے
چنیں سروے بدیں حسن و نمک زیب — نباشد در گلستانے نہالے
لب او در خیال و وہم ما نیست — ولیکن نیست جائے قیل و قالے

محمد بوسہ زد آواز کے خاست
نبودت در میان جز احتمالے

سرو[1] را استادہ بہتر چو تو رفتارے کنی — طوطیاں را بہ خموشی چو تو گفتارے کنی
ہر چہ بر ما میکنی میکن ہمہ مطلوب است — لیک ما را می نشاید گر دگر بارے کنی
یار گر فرمود لطفے بوسہ راگشتی مجاز — حفظ حرمت را تنک گازے و آزارے کنی
ہر کہ در کوئے تو آید گاہ و بے گہ بے ادب — حق او انصاف فرمودست سنگسارے کنی
عقد لمحی بر سر و بس دعویٔ عشق ایاز — آہ محمود ایں بلا از عشق بیزارے کنی
اے ابو الفتح جوانمرد است با عز و جمال — سر نہد بر آستانت ور تو زنہارے کنی
چند را خوش بر سری افگندہ اے خوش نگار — چند کس را پسر دایں کار در کارے کنی
اے پسر لب را بپوش و بر قعہ بر رو بکش — چند مرد و زن ہدر را سر گشتہ میخوارے کنی
عشق آں صورت ندارد نقش آں فانی کند — عشق در ہر صورتے با فیض اظہارے کنی

اے محمد عشقبازی را یکے رمزے بگو
ماہ در خود ننگری بس عکس انوارے کنی

تو از[3] سر تا قدم حسنی و نازی — فریضہ گشت ما را عشق بازی
ہمہ عالم اسیر جعد تو گشت — ترا زیبد نگارا سر فرازی

[1] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ ۸۰۲ھ در ملفوظ جوامع الکلم درج کردہ شد۔ [2] در ملفوظ روز یکشنبہ ہفتم صفر ۸۰۳ھ در جوامع الکلم درج کردہ شد۔ [3] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بیستم ربیع الاول ۸۰۳ھ درج شدہ است

سراں و سروراں را بر درت سر | ضرورت خاست از تو بے نیازی
ترا چوں تو نظیرے نیست دیگر | سزد بر شکل خوبے خود بنازی
نباشد زیورے زیبا ترا اے یار | برائے دلبرے از دل نوازی
محمد را نظر جز بر خدا نیست | ندانی عشق بازی و مجازی
محمد را مداں محمود غزنی | تو خود را ہم مپنداری ایازی
محمد را محبت فیض آنجا ست | تو از سرتا قدم حسنی و نازی
رسد بر مہ کنی کبر و کرشمہ | سزد بر سرو بستانے کرازی

قمر بالاست بالائی ندارد
کجاست آں سرواین ترکتازی

ترا حق دادروئے پر جمالے | مرا بخشید عشق پر کمالے
زحسن خویش انگہ بر خوری تو | کہ عشق من زتو خواہد وصالے
بدیں حسن و نمک ناز و کرشمہ | نباشد مرد را دیگر مثالے
ترا ناز و کرشمہ داد چنداں | کہ مارا برد از جائے بجائے
لبت باریک بس نازک تنک تر | ندارد احتمال قیل و قالے
اگر کردے اشارت بوسہ لعلش | یقین گشتے نماندے احتمالے
سوال بوسہ از لعل آں شاہ | محالے ہست بل فرض محالے
درخت سرو و نخل و نیشکر ہم | نباشد ہیچو بالایش مثالے

محمد در جبلت غنقبا است
نمی آید از و دیگر خصالے

صباحے دلربائے مرحبائے | مبارک مطلعے میموں لقائے
لب میگوں او یا رب چہ لعلے است | کہ ہر دم میچکد از وے صفائے

حاشیہ: ۳ وحجازی — ۲ و ۳ قصدوا انبساطت — ۲ و ۳ نخل و سرو و نیشکر ہم

ے۔ در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۳ درج شدہ است۔

اگر تو پند گوئی نیک خواہی — مزید درد مارا کن صفائے
بخواں الحمد و بر دل زن بفرما — مبادا ورد ایں دل را دوائے
ہمیشہ بودہ ام معشوق خوباں — کنوں عاشق شدم دیدم بلائے
ہمارہ نالہ از درد ہجراں — وصالش رانمی یابیم بقائے
سرافرازم بصد ناز و کرشمہ — اگر دستے رسد مارا بپائے
بہ یکبوسہ دو صد جاں می فروشم — عزیزاں رائیگان است بے بہائے

نمی خواہد خداوند محمد
کہ بیند عشق خود را انتہائے

من آں نہ ام کہ تو دیدی نواں نہ کہ تو بودی — مزید درد من کردی تو حسن خویش افزودی
نوید کشتنم کردی براں بشارت شادم — مگر مراد مزیدے برآمد ست بزودی
وے زعادت بختم نہ رسم کار تو دانی — بہر کہ وعدہ کردی تو روئے خلق نمودی
گراں سر ینے کردست ز آب چشم غرق — فرود آمد کشتی نوح برکہ جودی
دراز باد عمر شش کہ برد جانم از تن — دو گیسو کہ کشادی زعقل و ہوش ربودی
نہفتہ عشق نہ بازم شوم فضیحت و رسوا — زمشک بوے نیابی مگر کہ نافہ کشودی

بو الفتح عاشق گشتی مدار باک زدردم
بگیر ذوق محبت مباش آنچہ کہ بودی

بیا ساقی بدہ پر کردہ جامے — مگو زنہار حلے را حرامے
براتے ہمچوں برقے را مکن زیں — منہ بر سر قلائے را لگامے
ندارم منزلے از خویشتن دور — بپائے خویش رائم یکدو گامے
بیک گامے گذارم ہستی جاں — بدیگر گام گوید حق سلامے
کجا جبرئیل تا سوزد ز تابش — کجا عرش است نا سازیم بامے

صباحے یا مساے نیست با ما نشاید صبح اینجا نیست شامے
نہ من زنار بے تسبیح سازم نہ ام خواجہ نہ من ہستم غلامے
من او یم او من و لیکن بہ کونین ہمیں مرغے است فے دانہ نہ دامے
محمد رفت از خود وہ دریغا
ازو باقی نہ ماندہ جز کہ نامے

جاناں تو بحسن خویش بخشاے از جرم و گناہ ما تو باز آے
یک بوسہ التماس آمد یا دوشے بزن و یا بفرماے
اے ہر کہ نہ دید روے خوبت اے واے بروہزار صد واے
گر عشق بقہر خویش تابد کس را نبود قرار برجاے
بوالفتح بہر طرف چہ پوئی ما ہر دو نفر شدیم یکپاے
اے سید پاک زادہ شہباز
زیں گفت و شنود خویش باز آے

نہ نوشم جز شراب عشقبازی نہ پوشم جز لباس کارسازی
نیارم سر فرو جز پیش سروے نیاموزم ہنر جز ترک تازی
نخواہم کرد کسے جز کہ دل را نبازم بازی جز عشق بازی
چہ باشد حال کس مسکیں گرفتار کہ با وے ہر نفس در کبر و نازی
مرا جز عجز و زاری نیست کارے ترا ہم نیست الا سرفرازی
ترا گیرم نداری احتیاجے نشاید کرد ایں حد بے نیازی
یکے بیچارہ افتادہ میرد تو در عیش و خوشی و نازبازی
محمد پیر شد در خدمت تو بصد خواری و زاری و گدازی
دگر تحفہ مرا ہر بار گوئی

کدامستی که با عشق بازی

مرا از خوبرویان شد نصیبے	گہے اندوہ و غم گہ لطف و طیبے
برنجے مبتلا کردست خدایم	کہ از وے ہست عاجز ہر طبیبے
اگر در سایۂ بام تو یارا	شود آسودہ مسکینے غریبے
ز جاہ و عز تو بیضے چہ کم شد	جہان مرد ا توئی آخر لبیبے
نہ بیند چشم روئے خواب و راحت	بدل باشد اگر مہر حبیبے

مدہ پندم کہ باز آ از محبت
محمد راست از خوباں نصیبے

اے یار اگرچہ بے نیازی	بزرگ شرفے است دل نوازی
آں عشق حقیقی است بیشک	آنرا کہ تو گفتۂ مجازی
می سوزم و میرم از اندوہ	گویند کہ اینست عشق بازی
اے عاشق مستمند چونی	در ہر نفسے تو در گدازی
اورا سر وصل نیست با ما	مارا نہ دے صبور و رازی
پاینده نماند حسن ہر کس	بریک دو نفس چہ سرفرازی

از بند وصال ہجر وارہ
بوالفتح اگر تو پاکبازی

اگر تو سر گذشت من بدانی	مرا جز بیدل و مسکیں نخوانی
بکن ہر چہ کنی زیباست شاید	سرت گردم مرا از در نرانی
چہ تلخیہا کز اں غمزہ کشیدم	بش دارد وے شیریں زبانی
مرا ابروے تو پیوستہ قبلہ	بسوے کعبہ و صخرہ چہ رانی

چہ چندیں در سرت حرص و موہا

می میرم

محمد گشتہ تو شیخ فانی

گہ گہے گر بکوئے ما گذری | باشدے ایں طرف ومے نگری
غمزہ اش ناوکے کہ پرداز د | عمر جاں خستہ را کند سپری
اے کہ منکر ز شیوۂ عشقی | نیستی آدمی کہ رو تو خری
اے ندکر چہ پند خواہی داد | تو کہ از سرّ عشق بے خبری
چوں تو خوبے کسے نشان ندہد | ملکی وصف و چہرہ چو پری
سرو قدی و راست طبعی ہم | گل قباپوش و سیب سبز تری

اے محمد تو عشق باز کنوں
نیست کایں اوست تو دگری

اکنون

کمند جعد تو بر حلقہ دامے | خم ابروے تو محراب عامے
لب انگور تو بادہ چکانے | خد و خال تو باہم صبح و شامے
ہمہ آزادگی خواہند از حق | ترا خواہم شوم کمتر غلامے
بسے مقتول و قاتل نیست پیدا | ولے بر لعل خون خوار اتہامے
سریں چوں کوہ کمر بر مثل کاہے | عجب کاہے بود کہ را قیامے
اگر دنبالہ جعدش گرفتی | بلاؤ کرد را سکیں سلامے
منم گرپس رو زنا دو عباد | ولے در عاشقی ہستم امامے

بلاؤ کور

محمد بس مرد ملامت
نہ در عاشقی مرد تمامے

ترا داد ند روزے چند شماری | چرا بر خویش خود را می گماری
برو خوبے بہ بیں و بادہ را نوش | گہے سرمست باش و گہ خماری
چہ برخوردی زعمر خویش یارا | دمے باخوب روے بر نیاری

می نوش

بکوے می فروشاں رو بگشتے | بکن با خوبرویاں عهد یاری
ترا با خیر و شر کس چه کار است | بنقد وقت شو گر مرد کاری
ترا از مے نشد گر آبروے | بنزد عاشق هیچواره خواری

محمد گر نبازی عشق بازی
تو آنگه ابله و گاو و حماری

مرا با کس نمانده صلح و جنگے | مرا افتاده از سر نام و ننگے
مرا معذور دارید اے رفیقاں | دلم برده جوانے شوخ و شنگے
منم سرمست هر بازار و کوے | نخوردستم اگرچه مے و بنگے
خوشم زانچه رسد از تو نگارا | ز لب بوسے و از غمزه خدنگے
کنم من جان سپاری چون نه سازم | گر از برگ نوا بازیم رنگے (که از برگ و نوا)
بجاں بازی مرا فرماں دهی گر | ببازم در زماں نبود درنگے

محمد نیست نابودی مگر تو
ترا با کس نمانده صلح و جنگے

بشل غم وفادارے ندیدستم دگر یارے | بقا بادا ترا اے غم توئی یار وفادارے
مرا یاراں همی خوانند سوے باغ و بستانها | مرا بے گل رخے رسته ببینه چند نو خارے
من آنکس را که می خواهم اگر با من نباشد او | چه گردم من به گلزاراں چه کار آید چمن یارے
مسلماناں مسلماناں ازاں بی درد فریادے | دلش با مرداں با من چنانکه بار بردارے (از بن بارے)
خیال جعد او کرده مرا سودا هر خانه | پریشاں ساخته بلکه بهر کوے و بازارے
دلم بربود دلدارے ستمگارے و خونخوارے | سرین اوست کهسارے بر آں جعدش سیه مارے

جهاں چونه بسر آید محمد مونسے باید
بشل غم وفادارے نیابی در جهاں یارے

بیا کہ بر ہمہ خوبان شہر سلطانی | سزد کہ پیش تو خوباں کنند ثنا خوانی
اگر تو ناز کنی ہمگناں نیاز کنند | وگر تو سر بفرازی رسد کہ شایانی
بیک کرشمہ و چشمک دل از جہاں ربی | سزد کہ سحر گوئیش و معجزہ خوانی
ہزار توبہ بکردم ز عشق سیم تناں | ترا بدیدم و آمد بہ پیش حیرانی
چہ دردہاست کہ دارم ز نیکواں بردل | چہ داغہاست کہ دارم بسینہ پنہانی

اگر ز عشق کنی توبہ مرد دیں نہ
ورائے عشق بود ہر چہ باشد آں فانی

کمند جعد تو بر حلقہ دامے | اسیر اوست ہر خاصے و عامے
نوائے درد مطرب می نوازد | ز غصہ ساقیم نکند سلامے
مرا یاراں بمی دادند یاری | مرا شاہد نمی گوید پیامے
صباحے خندہ بر بخت بد خود | بہ گریہ میگزارم نیز شامے
حدیث عشق نطق ہا بہ بستہ | نمیدارد روا گویم کلامے
ہزاران درد و غم را اختیار است | بقائے درد را باد انتظامے
وصال خوبرو وہم و خیال است | ہماں سو ہست دل را اہتمامے
توئی شہرت بحسن خوبروی | مرا در عشق بازی ہست نامے
اگر خواہی کہ دانی عاشقی چیست | محمد را شو اے خواجہ غلامے
مہ نو مردمان را انتظار است | نما تو روے از بالائے بامے
بیا کہ خوب روئی نیک نامی | تو صید عقل را ہستی چو دامے
اگر تو دل ستانی باز ندہی | توئی در دلبری پختہ نہ خامے

مرا مردن روانہ بود محمد
مرا شاید کشد با صاف جامے

امروز مراست روزگارے | امروز مراست کاروبارے
از گلبن او بلبل خلید ست | اے یار شفیق تیز خارے
الحمد خدائے آسماں را | بخشندۂ ذوق در فگارے
دیوانہ و مست او شدہ بیں | ہر جا یکے است بادہ خوارے
آں بادہ کہ از لبش چکیدہ است | واللہ کہ ندارد او خمارے
از درد دلم بہر کہ گوئی | گویند کہ راست ہست کارے
عشق من و حسن اوست مشہور | دلہا را بریں شدہ قرارے
غمزہ زن و کوے باز و سرکش | چوں تو نبود دگر سوارے
ای کج کلہ و بلند ہمت | فتراک ترا چو من شکارے

زیبا نبود بخاک پایت
بو الفتح چہ کس کدام بارے

مرا حق داد یارے دل پسندے | ظریفے خوب روے نقشبندے
بتے آشوب دلہا عشق بازے | یکے زیں لالہ رخ سرو بلندے
یکے جوز اکرا برو ہلالے | یکے زہرہ سرائے مست ورندے
نخواہد جان من بروے مگر کہ | نبود بر سرش ہم چوں سپندے
تو منکر عشق را یارا چہ خوانی | غرضے احمقے بلکہ کلندے
مرا خویشاں و یاراں نیکخواہاں | ز راہ دوستی بدہند پندے
نمیدانند ایں مشتے ستوراں | مرا حق کردہ است خود ارجمندے
مگر جد و سرین او شدستند | مرائے دوستانم پاے بندے
نہ من تنہا گرفتارم بدامش | کہ چوں من ہر طرف ہستند چندے
دلم را نسبت از وے آزار ہرگز | مگر از زخم غمزہ دردمندے

عیبے

منم کز دیدگان خود بر شکم رو ادارم بہر گردن کمندے
محمد شکر حق را کن بجودے
تراحق داد یارے دلپسندے

اگر خواہی کہ ذوق درد گیری نہان می باز عشقش تا بمیری
حکایت کردن و نالہ گزیدن دوائے درد باشد دل پذیری
شہید بدر باشی ای جوان مرد بدرد ماہ روئے گر بمیری
نہانہ عشقبازی ذوق دارد ہوا ہا خوش بر اں لیکن بسیری
ملامت نہ غرامت نہ نہیے ذوق امیری بظاہر گرچہ میری
وقار و وقر و عزت با تو باقی است اگرچہ خواجہ باشی یا وزیری
زہے خمرے خمارے نے سلامتی زہے دردے کہ دارد دلپذیری

محمد عشقبازے کہنہ ہست
ترا باید کز واین فن گیری

بہ لوح دل مرا نقش و نگارے مرا ہست از خیالت روزگارے
بہر جا کہ یکے مرغ ہوائے است ہوائے عاشقاں بوس و کنارے
ہمہ کس دوستے را برگزیدست گزیدستم جفاکارے نگارے
مرا معشوق من ہمسایۂ شد بحمد اللہ کہ شد معشوق جارے
چہ طعنہ میزند در عشق زاہد مرا ہم بود روزے روزگارے
بدیدم تا مغے میخوارہ را مرا افتاد باوے کاروبارے
سرے بنہادہ ام پیش چلیپا سجودے میکنم بر وفق یارے
مرا آں عزت و دولت کہ داداست کہ گردم بر درا و خاکسارے
پرستم ہرچہ یار من پرستد اگرچہ بت بود یا سنگ خارے

نمانند تدبیر کارے

جواں مرواز بہرِ حق مرا گو گرفتارم نماید پیر کارے

محمد در میان دردمنداں

ترا ہم سیکندہر کس شمارے

چہ خوش باشد در ایام جوانی میان ماہ رویاں مہربانی
کند ہر یک دگر را لطف و یاری زہے عیش و خوشی و کامرانی
میسّر خلوتے گر با جوانے ست ہماں ساعت شمار از زندگانی
مرا زاں لعل شیریں تلخ میگو کہ نزد ماست آں شکرفشانی
ترا آں دولت و عزت کہ داد است کہ بر یار عزیزہ خوار مانی
دو چشم مست او غلطانست ہر سو دو صد رنجور را بے ناتوانی
الا احبد دراز اکہ سرینا زدم دستے کہ دانم دل گرانی
خیال لعل تو مستانہ دارد نہ ام مستِ شراب ارغوانی

نہ کہ تزویر باشد چاہ جوئی

محمد عشق می باز د نہانی

اگر میرم بدرد مہربانی مرا باشد حیات جاودانی
سرے بر در نہادہ ماندہ ام من تو دانی گر بخوانی یا برانی
اگر خندہ زنی گلہا بارد وگر گریہ کنی دُرہے چکانی
نمک حسن تو دلالہ است مارا کند ناز و کرشمہ پاسبانی
میانِ ما نگنجد جز کہ ذوقے اگر داری تو حسنے پس بدانی
ترا ابرو دو است و ہر دو محراب فریضہ شد نماز ما دوگانی
دمے ہائے اگر گردد میسّر تو آں دم را شمار از زندگانی
اگر بوس و کنارے ہم بہ بخشد زہے عیش خوشی و کامرانی

قبلہ

بدرد غم چناں آسوده ام من — نیاسایم چنیں در شادمانی
ز چشم مست غلطانت رسید است — نصیب من بلاو ناتوانی
اگر تیرے زنی اے ترک غمزه — رواں از سینه و جاں بگذرانی
سر ینے کاں نگار نازنین است — کہے نه بود بریں شکل و گرانی
محمد نظم میگوئی تو یا نثر
نباشد نظم کس را ایں روانی

منی باز بحسن و خوب روئی — زیرا که بعینه تو اوئی
تو از سر تا قدم جمالی — تو موے دراز و مشک بوئی
در تابش همچو آفتابی — جوز اکرهی و ماه روئی
لطف و کرم است در تو بسیار — در تو صفتے است از حد نوئی
وصف دہن تو بست یارا — ہر جا که زبان زگفت و گوئی
تو منزل ما و من نیابی — بوالفتح بہر جہت که پوئی
آراسته چنانکه باید
افسوس که نیک نشت خوئی

زمهر شمع رخ پروانه واری — بسوزم گر کند ایں بخت یاری
بیک بوسه دل ما را تو خوش کن — تقاضائے چند بر گردن شماری
بحمد الله مرا عزے و فخرے است — که میرم بر در یارے بخواری
سگ دیوانه ام کو را گزم من — کند با خاک کوئے یار یاری
تو از برگ نوا رنگے نداری — تو چونه میکنی جان را سپاری
محمد غمباز کے کہنه تو
ہماره تشنه و برغرق کاری

ولد
از خود داوئی

جوان مردا ندارى وصف جودى | مگر لب بر لبم یکبار سودى
همه شب در خیالے زلف وخالے | بوهم خویش اى دل خوش غنودى
مرا گوئى چه دنبالم گرفتى | زدى چشمک بخنده دل ربودى
چه گویم چشم تو چه شوخ دیده است | زمردم عقل ودین را وا ربودى
زمجنون عشق واز لیلى نظرها | حدیث لیلى ومجنون شنودى
بجز جور وجفا دیگر نبازى | تو عین درد وغم بر ما کشودى
مرا تو وعدۀ کشتن بکردى | کریمان را بود وعده بزودى
شراب ورد را پر پر به پیما | مرا هشیار مگذار از جهودى

محمد عشق را افسانه باشد

ہمارا محنت وغم را فزودى

ندیدم در جهان یارے بمثل | درد وغم خوارے
نباشد در جهان شخصے بشبه غم وفادارے
علىٰ ہذا چنین آمد که شخصے نیک بختم من | مرا یارے وفادارے و دلدار است غم خوارے
وفائے مینمودى گر بمثل غم مرا شادى | زہے یارے زہے کارے زہے کارے زہے یارے
نشان عاشق صادق اگر گوئى ترا گویم | یکے از سوخته رفته یکے زارے تر از زارے
ز رشک وغصه مى میرم مرا معشوقه ہر جائى | از آن ہر یک نشان گوید مرا گل گشته است خارے
ترا اے سرو در سر ہست که با قد بلند ستم | اگر چه راست میگوى ولیکن بے گل و بارے

محمد را ہوس در سر که او در سوز وغم میرد

نه چون پروانه یک لمحه ولیکن جاوداں آرے

اے ساقى مست من صفائے | وائے مطرب خوش نوانوائى
اے ساده بیا بوسه وکنارى | وائے شاہد خلوتى حفائے
اے صاحب کشتى وباغے | اے یار درختى وہوائے

اے شیخ و قلندر و مولہ — اے کوچک و نغز و باصفائے
مارا ہر سروری نباشد — مائیم سرے و خاکپائے
اے زاہد مستجاب دعوت — تسبیح بگو بخواں دعائے
از بہر مزید عشق و دردم — یک فاتحہ خواں بالتجائے
باشم ہمہ روز در خیالے — من مانم و غرق آشنائے
ہر روز برم خیال وصلے — ہر شام بگریہ و وائے
ایں خستہ وجود ماست خالی — الا کہ دوست ہوائے
بوالفتح دل از جہاں تو برگیر — جائے نعم و بلے ہست ولائے
اے مونس روزگار مسکیں — تو درد مرا بکن دوائے
روز دو سہ ہست ایں شمردہ — نے مانم و من نہ تو بجائے
میدار غنیمت اے جوانمرد — شو صوفی صاف باصفائے
اے خواجہ نشد مرا میسر — ہر روز بمنزلے و جائے
ایں اہل و ولد مرید و فرزند — گشتند مرا چو بند پائے
مرغ دلم از قفس فتادہ — روح قدسی اسیر سائے
کے باشم من ز خود برآیم — پرواز کنم دراں فضائے
من باشم و او دگر نباشد — باشیم در ورا ورائے
الحمد خدائے آسماں را — داریم صواب بے خطائے
مارا تو مداں کہ ما فقیریم — در ملکت قدس پادشائے
طاؤس صفت بہ شکل زاغے — باقی تو مداں جہاں خدائے
ایں جان من است و جود آں شد — جز من مطلب بہر سرائے

بوالفتح بنقد وقت خوش باش

جائے نعم و بلاست — روح القدسم — عشق

گرداری عقلی درائے

دلے دارم اسیر و مبتلائے — تنے دارم گرفتار ہوائے

ہمہ کس را خیال عز و جاہ است — بماندہ خاطرم را ابتلائے

مگر گردد سر من خاک آں در — تنم پیچیدہ پارہ بوریائے

مرا ریشے میاں سینہ پختہ است — طبیبا گر توانی کن دوائے

گرفتم نبض خود دیدم رگ جان — نماندہ ست در من امید بقائے

مگر یک بوسہ بخشد مرا یار — ز حسن لطف بہ نماید بقائے

جہانے تازہ یابم جانکے نو — نہ بینم ہیچ گہ روئے فنائے

ندارد سینۂ من آرزوئے — مگر میرم سرے در زیر پائے

دلے رنجور دارم تپ ہمین است — کنم از غیر حق من احتمائے

محمد از ہمہ غمہا برستہ است
نماندہ در دلش اندک ہوائے

الا اے ساقی خوش خو صفائے — الا اے مطرب خوش گو نوائے

چہ پندم میدہی اے زاہد وقت — مزید درد ما را کن دعائے

قمار عشق بازی او فرہ برد — کہ با معشوقہ می بازد دغائے

ابو القمی از بے دولت اگر او — دہد دشنام و من گویم ثنائے

اگرچہ نیست ممکن وصف یارے — مرا بر باد میدار و صبائے

توئی گیسو دراز و ست کوتاہ — کہ اندر ملک عشقی پادشائے

ز من از صدر دیں پرسید گویم
خرابے ہست رندے خود ستائے

فرہادمنم تو کہ شیرینی — با کوہ گرفتہ ام قرینی

گر عاشق کس شدی ضرورت | با محنت و درد ہم نشینی
من عاشق تو تو یار معشوق | مہتاب منم تو شمس دینی
شیریں لب تست تلخ گفتار | شکر دہنی و زہرہ سینی
ابروت بعینہ است قبلہ | وان غلطش چشم را نہ بینی
گوئی کہ دو شہریار سر مست | دل زندہ بیکدیگر کمینی
یک بوسہ زدم بغیر اذن ار | چندیں چہ نہی تو طاق بینی

بو الفتح خیانتے نداری
الحق کہ موذبی امینی

مثل تو نہ دیدہ ام جوانے | شیریں شفتے شکر دہانے
از ناز و کرشمہ نیک دارد | میباز و خود بخود نہانے
او سرو قدے است گلعذارے | باریک کمر سریں گرانے
او ماہ جبیں ہلال ابروست | جادو گرے ہست سحر دانے
او باغ و بہار تازہ روی است | بالاش قیامت جہانے
زیں چابک دست شہسوارے | زیں تیز روے قوی کمانے
با جعد دراز موے ابنوہ | بر خانۂ اوست نرد بانے
تا بر سر عشق بر تر آیند | بینند حمال جاودانے

میگر ود چشم ہمچو مستے
می افتد ہمچو ناتوانے

بستیم نطاق کامرانی | گشتیم طواف شادمانی
خہ خہ کہ خوشیم و شادمانیم | نوشیم شراب ارغوانی
با چنگ و رباب و نائے و دف | با رقص سرود گل فشانی

اندوہ زمانہ دور کردی ‌ ‌ ‌ اے غم تو سیاہ رو ہمانی
دوری است زماند دوری ‌ ‌ ‌ از قرب رسید نشانی
معشوقہ مرا برہمارہ ‌ ‌ ‌ در عدو شمار نیست ثانی
از کاہش و از دریغ افسوس ‌ ‌ ‌ بیزار شدم چنانکہ دانی
عشق و من و یار ہر سہ یکجاست ‌ ‌ ‌ در بوسہ و در کنار مانی

ہر یک ز دگر جدا نباشد
بوالفتح ہمین است زندگانی

خوش باد عشق در جوانی ‌ ‌ ‌ آسودہ بوصل یار جانی
او از تو نصیب خویش گیرد ‌ ‌ ‌ وز وے تو نصیب خوستانی
خاصہ کہ بود نگار خوش خو ‌ ‌ ‌ او مست تو مست عیش رانی
گر پیر توئی تو او جوانے ‌ ‌ ‌ باشد ز تو او ملول دانی
از لعل لبت نصیب باشد ‌ ‌ ‌ مستی شراب در فشانی
مے خوردن شد مرا عادت ‌ ‌ ‌ رفتہ است خمار سر گرانی
از چشم تو دیدہ شد اثرہا ‌ ‌ ‌ جادوگری و طلسم خوانی
از چشم خوشت پدید آمد ‌ ‌ ‌ غلطیدن خاست ناتوانی
تعلیم بلند ہمتے شد ‌ ‌ ‌ اے ماہ بلند سرو ثانی

بوالفتح شدی تو پیر توبہ
تا چند اسیر کودکانی

اے پیر بباز با جوانے ‌ ‌ ‌ بین تازہ و تر دگر جہانے
باریک بلے است و خندہ بازے ‌ ‌ ‌ شیریں دہنے شکر فشانے
بادام معینہ است چشمش ‌ ‌ ‌ لب پستہ و شے است خوش روانے

باشد ن۔ رہ ہائی ن۔
شوی ن۔
بدید ن۔
از علم ن۔ شو ن۔

ماہیست ولیک با ملاحت — سرویست ولیک خوش روانے
سرویست و لے ہلال ابرو — شمعے است ولیک بے دخانے
نخلے است ولیک کبک رفتار — باغے است ولیک نے نہانے
دینے است ولیک دین احمد — آیتے است ولیک از قرانے
کفرے است ولیک کفر فرعون — موسی است و لے زحق نشانے
او یوسف ثانی است ہیہات — از وحدت ہمی کند بیانے
بوالفتح بگو کہ اے محمد — ہر دل کشادہ زبانے
او تنگ لب و کشادہ سینہ — پستانش مثال نار دانے
روے تو بہشت را نمونہ — کز دو زخ مید ہد امانے
دریاست و لے بر آب حیواں — او راست حیات جاودانے
جعدے است و راز ہیچ یارے — حیہ است و لے حیات جانے
او عاشق خویشتن ہمیشہ — میداند ہیچ او جوانے

گر ہستی آں جہان نباشد
او ہست فلانہ کہ یانے

مرا در دل خیال زلف و خالے — دل من گشتہ از جاے بجاے
مرا دردی بہ پیمانہ صفا دہ — بجام زر بکن یا در سفالے
مرا مقصود بیہوشی و مستیست — گرفتہ وقت من در دل ملالے
لب میگون او وہم و خیالے — لبم بر لب رسد باشد محالے
دو سہ دشنام دہ در مجمع خلق — مرا شہرت شود عز و جمالے
اگر تو پردہ از رخ باز گیری — جہانے بیخبر گردد جلالے
میان مردمان افتد نظرہا — کسے گوید فلان است کس بخیالے

بان
بگوے بگاے
ہشیار ہشدار
فلان کہ یانے
فلانہ دیکہانے
کہیں

نہ ند قرعہ برائے کشتن من — زمن ہم می شود زین کوشش فالے

محمد بر نفس امید دارد — کہ چشم او کند باوے قبالے

بزخم خنجرش پارہ کند دل

شہید عشق گردم بے مثالے

خوشی و خرمی و کامرانی — فراغ و عیش و عشرت جاودانی

میسّر می شود بلکہ مقدر — اگر نوشی شراب ارغوانی

ترا حسن و نمک ہر روز افزوں — مرا افزود ہر دم مہربانی

اگر باکہ سر سینے خاطرت خواست — ترا ز پیش او تو پس بمانی

بخلوت با بتے فارغ نشستن — ابوالفتحی ہمین است زندگانی

محمد این ہمہ گفتار تو چیست

یکے اندر یکے شد نیست ثانی

جوان مرد اصباحے را صفائے — کنار و بوسہ را او ارم ہوائے

من از لعل لبت دارم خراشے — بجز بوسہ دگر نبود دوائے

بلب جان آمدست یکبو سہ فرما — قریب الموت را فرما بقائے

زلون زلف تو شب گشتہ تاریک — بیک خندہ جہاں را شد جلائے

تبسم کرد عالم نام او شد — زیک چشمک دو صد گونہ بلائے

مراد زیست بی درماں درو غ است — کہ می گویند ہر دردے دوائے

اگر دردا وفت عاشق صبور است — ندارد صبر را ہم احتمائے

محمد لامکانست زانکہ او را — نباشد ہیچ تعینے بجائے

گہے در میکدہ واپس سینے

گہے در زہد و تقویٰ پیشوائے

مقرر

تا

آمدہ

زلون زلف شد تاریک عالم

لعل شیریں تو شکر بارے | لب من طوطی شکر خوارے
زلفِ تو تار در شب یلدے | جعدِ تو در شبِ سیہ مارے
ہیچ سروے بمثل قامت تو | من ندیدم بہ بوستان بارے
دین و دنیا مرا چہ کار آید | نیست جز عاشقی مرا کارے
بوسۂ لطف کردہ چو مرنج | گر ز دستیم گاز کے بارے
گشت گلزار و باغ خوش باشد | نیست خالی ز زحمت خارے
در جہاں ہیچ چیز بہتر نیست | جز کہ یک لحظہ صحبت یارے

گر بہ پرسی محمد است عاشق
ہمہ گویند یکزبان آرے

جوان من جوانے خود نمائے | سوار من سوار بادشاہے
حریفِ من حریف خوب طبعے | قرین من قرینے دلربائے
نگار من نگار نقشبندے | ندیم من ندیم باصفائے
بود گردم غبار خاک آں در | نماندا ست در سرم جز ایں ہوائے
سر من زیر پایش باد چوں خاک | ندارد درد من دیگر دوائے
بدرد عشق اگر میرم ز ہے کار | شہید عشق را باشد روائے
اگر یارے کشید ہیچ تیغ آید | بنہ سر پیش او گو مرحبائے
دل و جان و سر و تن دین و دنیا | کنم در زیر پائے او فدائے

محمد خویش را عاشق نہد نام
نہ دیدم آں چناں یک خود نمائے

دیدم بہ کلیسیا نگارے | زیں درد کشتے شراب خوارے
مد من خمرے خراب شکلے | دیوانہ وشے نزار و زارے

گفت از سر وقت خویش حالے — بنشیں و شراب نوش بارے — درحال
آنگہ بصفائے مے نگہ کن — بیں عکس جمال روئے یارے
بر لوح وجود نیست نقشے — جز صورت نسخۂ نگارے
مجنوں چہ کس است کیست لیلیٰ — گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد — شیریں بچہ گشت خوشگوارے
بہر چہ زن عزیز مصر است — از کردۂ یک غلام خوارے
از چہ سبب است ہاں گرفتار — یعقوب کہ بود رستگارے
خود چاکر و بندہ چرا شد — محمود کہ بود شہریارے
زیں حال کسے خبر ندارد — جز بیخبرے شراب خوارے

بیشک بخدا محمد اینجاست
چوں احمد پاک حق گذارے

الا اے شاہد مہ رو لقائے — الا اے مطرب خوش خواں نوائے
الا اے صاحب شیریں کلامے — الا اے ساقی سادہ صفائے — نبادہ
الا اے زاہد مقبول دعوت — مزید درد ما را کن دعائے
الا اے شیخ بر سجادہ جادہ — نفس زن تا بدام افتد ہمائے
عفاک اللہ یا شیخ المشائخ — بروئے خوبروئے ابتلائے
رسیدہ با نہا عمرم ولیکن — ندارد درد عشقش انتہائے
بدریائے شدم غرق ای رفیقاں — نبودست ساحلش را آشنائے
طبیبا زحمت خود را بدر بر — کہ درد عشق را نبود دوائے

بحمد اللہ محمد عارفی تو
شناسی قدر بیدل مبتلائے

بچشمک صید جاں کردی بخندہ دین و دل بردی — بضرب بوسہ خوش کردی بزخم غمزہ آزردی
اگر خوبان بدل بردن بدعوی آمدہ یکجا — جوان مست و چالاکی کزین میدان تو گو بردی
زمے مستی است مقصودم بدہ پر پر پیاپے ہم — جوان مرا نہ بینی تو کہ صافی ہست یا دُردی
مرا در سر ہوائے تو دل و جانم فدائے تو — ہمہ عالم برائے تو بحسن خویشتن فردی
بوقت خویش خوش بودم نماز و خلوت و وردم — مرا اے بت زمن بردی کنوں تو سبحہ و وردی
محمد گر نہ عاشق کہ چیست آں نالہ و گریہ — تنے زار و نزارے ہم بہر دم باد م سردی

گر آید عمر پایانے نیابی عشق را غایت
نہ پیری تو نود سالہ بدانکہ کودک خردی

نزادادہ ستمگاری مرا مسکینی و زاری — زہے لطفے کہ حق کردہ ترا عز و مرا خواری
نگارا خوبروئی تو جوانے خوب شکلی تو — ولے افسوس می آید کہ بارے بس جفا کاری
رموز سحر را دانی توئی استاد جادوگر — بشد ماہر بدل بردن جگر خواری چو کفتاری
ہوائے گل رخے مارا بگرداند بگلزاراں — ہوائے کہ بسر ینے ہم مرا کردست کہساری

سیہ رو است
سیہ روی است این چشمم بہر جا وید خوبے را
گرفتہ نقش در خاطر کشد دنبالہ اش خواری

مادر دہر چوں تو فرزندے — گر بزادہ نبود دلبندے
لعل شیریں تو شکر بارے — دہنت پر ز شہد آوندے
عاقبت عاشقاں بدرد میرند — زاہدا بیہودہ مدہ پندے (بدرد میرند)
پیر گشتیم تو بہ بشکستیم — عشق ہا باختیم یک چندے
نیست از سیم و زر اگر نقدے — ہر یک جرعہ باز سر بندے
جعد شبگوں شکل پنجہ آں — پائے مارا نہد سیہ بندے
لب تو نیست بلکہ برگ ترسے است — واں سر پنیست ہست الوندے (بت نیست)

اے محمد بدانکہ مادر دہر
کم بزاد دست چوں تو فرزندے

عاشقاں گر کنند تدبیرے — دار معذور کانست تدبیرے
تو بہ ورزند نہ بنمایند — تا فرود آورد بتے شیرے
لعل شیرین او چہ تیز زبان ست — شہد آمیز کرد تقریرے
اے محمد ترا میسر نیست — راہ حق بے عنایت پیرے
مبتلا را بہرچہ دست دہد — نکند در رہ تو تقصیرے

حعد او پائے بند بوالفتح است
ایں چنیں رفتہ است تقدیرے

مرا افتادہ در خاطر کہ برآیم ازیں ہستی — گر نیم کرسی علوی نمانم من بریں پستی
کہ اے طاؤس جان من تو مرغ باغ قدسی — چہ چوں زاغ و غلیواز بمردارے خوشاں شستی
تو اے سیمرغ با ہمت چرا چوں صعوہ کردی — بدام و دانہ افتادی تو ریش عقل بگسستی
بسوی گلستاں بنگر بروئے گل کہ میخندد — نشاط بلبلاں ہم بیں چہ می بازند از مستی
بہاراں گلبنے خندد بہاراں بلبلے گرید — نبارد ابر نیسانی نشد تازہ گل مستی ہستی
برفتارے نہادی پا بحیرت ایستادہ خلق — بگفتارے کشادی لب زبان مرداں بستی دہان
شدہ دلالہ خود بیروں رقیب و پاسباں خفتہ — دگر معشوق ہم خوش خو چرا فارغ بماندستی
گہے در آشتی شادی گہے در خشم دلجوئی — گہے ہر دو یکے گشتہ ہمہ ذوق است [illegible] خودرستی

محمد ہمچنیں باشد مراد من رود کارے
ز بدبختی خود دانم کہ خواہم مرد از سستی

نگارا سرو قدا گلعذاری — تو با ما راست گو در دل چہ داری
بخواہی کشتنم از درد ہجراں — نہ ہے دولت بوصل آزردہ داری

ترا در سر ہمہ ناز است و شوخی — تعالی اللہ کہ چوں تحفہ نگاری
جہانے گشتہ سرگردانست بر تو — تو فارغ از ہمہ بیزار داری
ترا جز ناز و غمزہ شیوہ نیست — مرا عجز است و مسکینی و زاری
نماندہ چارۂ الا کہ میرم — پس دیوار و پیش در بخواری
شدی گر در پس کوہ سرینے — ضرورت ہر طرف پس سنگساری

محمد عشقباز اں راست شرطے
نباشد عاشقے از درد عاری

بر لعل لبت سیاہ خالے — افزودہ جمال بر جمالے
اے قد بلند و پست زلفین — اے صورت قدس را مثالے
یک خندہ زدی و عشوہ دادی — گشتیم از و ز حال و حالے
تنگ دہنت کہ پر شکر ہست — بیرون است ز وہمے و خیالے
برہم لب من لب تو حاشا — کاین است محال در محالے

بو الفتح بوقت خویش خوش باش
مگذار ہوائے جاہ و مالے

بحال تن حالے

مثنوی

محمد چوں تو در عالم ندیدم — نہ از کس مثل تو جائے شنیدم
دریں دوراں تو تنہا بے نظیری — تو سلطانی نہ محتاج وزیری
توئی مستے خرابے عشقبازے — توئی رندے لوندے سرفرازے
توئی پیر مغاں پیشوائے — توئی در بت پرستی رہنمائے
ترا در عاشقی نام بلند است — ترا در خود روی راہے پسند است

تو خود بیگانهٔ از خویش و خویشان — تو خود دیوانهٔ گشته پریشان

یکے خود کامهٔ بدخو کسیسے — یکے پس ماندۂ کم از خسیسے

ترا نے نام و ننگ و جاہ و جاگیر — ترا نے عقل و ہوش و راہ تدبیر

تو خوباں را بیاموزی کرشمہ — نہی بر روے مہ رویاں تو وسمہ

نہال بت پرستی را تو بنیاد — نمائی راہ گمراہی تو استاد

ہمیشہ بر در خمار نشستہ — نہ خم را لب ہا پاک شستہ

کنی بر قاضی و مفتی تمسخر — کنی از زاہد و عابد تنفر

جرس بانگ موذن را برابر — کنی تو کفر را با دیں سراسر

ترا پیوستہ ابروے بتاں شد — بجاے قبلہ ایں ایمان جان شد

بہر وجہے تو رو از بت نتابی — گہے صافی شوی گاہے کبابی

چرا دادی تمکن روے بتاں را — ز شخصت یافتی عکس و نشان را

شخصش

ترا روے بتاں شد آئینہ سار — بہ بیں عین الیقیں مقصود ہر بار

صفاے بادہ را نظارہ کردی — بدستے نسخہ سادہ بہ بردی

تو عین و عکس را یکجا نہادی — تو سر غیب را از سر کشادی

تو خود را از وجود خود بدر کن — پس آنگہ سوے بت رویاں نظر کن

چہ باشد لیلی و مجنوں کدام است — زلیخا بیبی و یوسف غلام است

محمد عیسیٰ و موسیٰ و آدم — یکے اندر یکے شد اسم اعظم

رہ آدم اگر ابلیس میزد — بگو ابلیس را کہ میکند رد

خدایا ایں بلا و فتنہ از تست — کہ تخم ہر بلا از دست تو رست

بر آمد آفتاب ماہمان است — خلاف مطلعش سرے نہان است

زبان را تو از ایں گفتار گرد آر

تو رخت خود ازین بازار بردار

رباعیات

پروانہ چراغ دید شد دیوانہ | از خویش لبشد ہیچ پروانہ
از خود بہ برید ہستی خویش بدید | شد عین چراغ آتش و پروانہ

پروانہ چراغ دید گفتا کہ منم | با آتش عین ہست جان و تنم
گر روزے چند صورتے بود جدا | بالحق حقیقت است کان جملہ منم

در کوئے[1] خرابات مغاں را پیرم | در مجلس طامات جوانے میرم
من ہرچہ کنم رواہست ولیک | شیخی است محمد بلے تزویرم

بے[2] شمع رخے اگر نہ سوزم چہ کنم | صد پارہ دلے شدہ ندوزم چہ کنم
چوں عکس مہے زمہر در چشم آید | اے مردم اگر نمی فروزم چہ کنم

از درد[3] فراق اگر ننالم چہ کنم | روز و شب اگر نہ در خیالم چہ کنم
میگوئی با توام نہ ام ہرگز دور | در عین حضور بے وصالم چہ کنم

دل[4] در پے دلبرے نپوید چہ کند | از درد فراق جاں نجوید چہ کند
دل آئینہ عکس بت در و شد پیدا | دل خود را عین بت نگوید چہ کند

---

[1] بروز یکشنبہ بست و سوم ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۲ھ بتعلم آوردند [2] بروز جمعہ بست و ہشتم ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۲ھ فرمودہ شد
[3] ایضاً [4] ایضاً۔

بیدرد مباد ہیچ فردے — نامرد مباد ہیچ مردے

بیدرد مباد ہیچ وقتے — بے وقت مباد ہیچ دردے

معشوقہ اگر کتاب داری — مغشوش دل سیاہ داری

معشوقہ بود کتاب حاشا — بازنگی و بربری چہ یاری

معشوقۂ من کتاب من شد — بستہ دل من بدو کشاد است

گوئی کہ مرا بہ عاریت دہ — معشوقہ بعاریت کہ داد است

تمام شد

دیوان عاشق شہباز سرافراز مخدوم ابو الفتح ولی الاکبر الصادق سید محمد یوسف الحسینی الملقب بہ گیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز کہ مسمّٰی انیس العشاق است۔

غلطنامہ دیوان انیس العشاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	دلک	ذلک	۹۷	۲۱	سودا	سودہ
۳	۸	دوتاکردو	دوتاکردہ	۷۰	۱۵	نگار	فگار
۳	۱۲	نمانْد	نماند	۷۲	۹	دیوانۂ	دیوانہ
۳	۱۶	مصطنوی	مصطفوی	۷۶	۲۰	روا بے نور	رو بے نور
۴	۳	بجردو مطالعہ	بجرد مطالعہ	۷۷	۲۱	مرِد	مرد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۲۱	بے ذکار	بے اذکار	۷۹	۹	پنہانے	پنہانی
۹	۱	باری	بارے	۷۹	۱۱	صعف	ضعف
۱۰	۱۳	بمیریم	بمیریم	۷۹	۱۴	بوسۂ	بوسہ
۱۴	۶	ررعجب	در عجب	۸۳	۱۶	بتیم	بنیم
۱۶	۲۰	یکے شد	یکے شد	۸۷	۱۷	خزنیم	خزیم
۱۸	۲	باشدی ہم	باشدے ہم	۸۷	۱۸	میسے	مسے
۲۰	۱۷	نذل	بذل	۸۷	۲۰	رای شتابد	رامی شتابد
۲۱	۶	سوختۂ	سوختہ	۸۹	۲۰	فصل	فضل
۲۲	۱۴	مسے	متے	۸۹	۱۵	بخش خواہ	بخش و خواہ
۲۳	۱۱	بیر	پیر	۹۰	۱۳	معلے	مفضلے
۲۴	۱۳	گرداده حق قرا	گرداده حق ترا	۹۲	۱	درہر	درہر
۲۵	۵	آں بہ میرہن	آں پیرہن	۹۶	۵	بیرازی	بیزاری
۲۶	۱۷	شده	شد	۹۷	۱۹	مبرم	میرم
۲۷	۱۶	کہ سرینی	کہ سرینے	۹۸	۷	ہبرآں	ہمبرآں
۲۷	۲۱	پہ	بہ	۹۸	حاشیہ	میگذارم	میگدازم
۲۸	۱۵	بے نگار	بے فگار	۱۰۳	۱۳	گراتیم	گرانیم
۳۰	۱۰	انفعاہے	انفعالے	۱۰۶	۱۲	دلبرے	دلبری
۳۵	۱	بلائے	بلائے	۱۰۸	۸	بسے	لبے
۴۱	۱	ستنند	شتنند	۱۱۷	۱۱	محرومی	محرمی
۴۲	۲	ابوالفخال	ابوالفتح جلال	۱۱۹	۱۰	فراخے	فراقے
۴۳	۲۱	کہ	کہ	۱۲۲	۸	میری	میرے
۴۴	۱	آزار	آزاد	۱۲۳	۱۰	گر	گو
۴۴	۷	نمیدانم	نمیدانم	۱۲۵	۱۹	کردآر	گردآر
۴۸	۵	بیگوفت	میگوفت	۱۲۷	۶	فتوے	فتوحے
۵۱	۱۶	رسد	رسد	۱۳۵	۹	لوسے	بوسے
۵۲	۶	سلے	سہلے	۱۳۹	۸	یار عزیز	یارے عزیزے
۵۷	۷	چہ دارد	چہ لطف دارد	۱۴۱	۱۶	ہارے	بارے
۶۳	۹	بوے	جوے	۱۴۱	۲۰	کناری	کنارے
۶۶	۱۳	کہ	کہ	۱۴۵	۴	چنانکہ	چنانکہ

تمت

ان من البیان سحراً وان من الشعر حکمۃ

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الکاملین ولی الاکبر الصادق

مخدوم بندہ نواز حضرت

صدر الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

المسمّٰی بہ

انیس العشاق

بسلسلۂ مطبوعات کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اقبالہم

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد

شوال المکرم ۱۳۶۰ھ